مظہر کلیم
ایم اے
عمران سیریز
لیڈیز آئی لینڈ

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کُلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران --------- اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر --------- محمد یونس
طابع --------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت --------- -/40 روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "لیڈیز آئی لینڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر پر مبنی ہے ایک ایسا جزیرہ جس پر صرف عورتیں ہی عورتیں تھیں اور نہ صرف یہ کہ وہاں مرد نہ تھے بلکہ مردوں کا داخلہ بھی ممنوع تھا اور یہ سب کچھ اس جزیرے پر موجود ایکریمی اور اسرائیلی مشترکہ پراجیکٹ کو خفیہ رکھنے اور اسے [illegible] رکھنے کا ایک طریقہ تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی اس جزیرے میں داخل نہ ہو سکیں ۔ اس جزیرے کی انچارج مادام روزی ایکریمیا کی سپر ایجنٹ تھی اور وہاں موجود ہزاروں عورتیں سب کی سب تربیت یافتہ تھیں ۔ اس طرح ایک لحاظ سے اسرائیل اور ایکریمیا نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ مکمل طور پر روک دیا تھا لیکن عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہمراہ وہاں داخل ہونے اور اسرائیلی پراجیکٹ کو ہر صورت میں تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا لیکن کیا وہ اس میں کامیاب بھی ہو سکا یا نہیں ۔ جبکہ جولیا اور صالحہ علیحدہ ٹیم کی صورت میں اس جزیرے میں داخل ہونے اور وہاں موجود پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے علیحدہ کام کر رہی تھیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس مشن کو صالحہ کا ٹیسٹ مشن قرار دے دیا اور صالحہ نے اس مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے

لئے اپنی جان لڑا دی ۔ لیکن کیا وہ واقعی اس مشن میں کامیابی حاصل کر سکی یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کے اندھیروں میں اتار دی گئی ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر طرح سے انتہائی دلچسپ سسپنس ، ایکشن اور ہنگاموں سے بھرپور ثابت ہوگا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا ۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا اور اب اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

لاہور علامہ اقبال ٹاؤن سے سلیمان رضا صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کے ناول " بلاسٹرز " اور " سپیشل سیکشن " بے حد پسند آئے ہیں ۔ دونوں ناول اپنی اپنی جگہ شاندار اور قابل تعریف ہیں ۔ بلاسٹرز " فور سٹارز " کا دوسرا ناول تھا اور اس ناول میں فور سٹارز نے واقعی دہشت گردوں کے خلاف جس طرح جدوجہد کی ہے وہ قابل تعریف ہے ۔ اصل میں ہم عام لوگ ان دہشت گردوں کو دنیا سے علیحدہ کوئی مخلوق سمجھتے ہیں جبکہ یہ ناول پڑھنے کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ دہشت گرد اور اس قسم کے تمام مجرم دراصل ہماری طرح کے بظاہر عام لوگ ہی ہوتے ہیں ۔ اگر ہم سب تھوڑے سے چوکنا رہیں اور ارد گرد سے ہوشیار رہیں تو ایسے مجرموں کو آسانی سے نہ صرف پہچانا جا سکتا ہے بلکہ انہیں گرفتار کروا کر کیفر کردار تک بھی پہنچایا جا سکتا ہے ۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ناول بلاسٹرز ایسے مجرموں کو پہچاننے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں مشعل راہ ثابت ہوگا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی فور سٹارز کے اس خوبصورت سلسلے میں ایسے قومی مجرموں کو سامنے لاتے رہیں گے تاکہ ان کے وجود سے معاشرے کو پاک کیا جا سکے "۔

محترم سلیمان رضا صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ عام آدمی ایسے دہشت گردوں اور مجرموں کے بارے میں یہی احساس رکھتا ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے ہٹ کر کسی اور قسم کے لوگ ہوتے ہیں حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ ایسے مجرم ہر وقت ہمارے ارد گرد عام لوگوں کی طرح گھومتے پھرتے رہتے ہیں اگر ہم اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی سرگرمیوں کو جانچتے رہیں اپنے ارد گرد سے ہوشیار رہیں تو ایسے مجرموں کی نشاندہی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذریعے ان کی سرکوبی آسانی سے کی جا سکتی ہے ۔ اس طرح ہماری تھوڑی سی جدوجہد سے معاشرے کو ایسے مجرموں سے پاک کیا جا سکتا ہے اور یہ ہمارا فرض بھی ہے کہ ہم معاشرے کا سکون برباد کرنے والے اور معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جانیں لینے والے ایسے مجرموں کی گرفتاری کے لئے قانون سے مکمل اور بھرپور تعاون کریں ۔

" بورے والا سے شیخ رضوان احمد صاحب لکھتے ہیں ۔ " آپ کے ناول بے حد پسند ہیں ۔ آپ جس خوبصورت انداز میں ناول لکھتے ہیں وہ واقعی آپ کا ہی کام ہے ۔ آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر میں نے بھی ایک ناول لکھنا شروع کیا ۔ اس وقت میرا خیال تھا کہ میں آسانی سے ناول لکھ لوں گا لیکن جب میں نے ناول شروع کیا تب مجھے حقیقتاً اندازہ ہوا کہ ناول لکھنا اتنا آسان بھی نہیں جتنا ہم قارئین اسے پڑھتے

وقت سمجھ لیتے ہیں ۔ خود ناول لکھتے وقت مجھے آپ کی تحریر کی خوبصورتی دلکشی اور اثرانگیزی کا صحیح معنوں میں ادراک ہوا۔ پھر آپ کا دنیا کے ہر موضوع پر وسیع معلومات کا بھی اندازہ ہوا۔ یہ سب کچھ واقعی آپ کا ہی حصہ ہے ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے تاکہ آپ ان ناولوں کے ذریعے ہم نوجوانوں کی مثبت تربیت کا فریضہ ادا کرتے رہیں ۔

محترم شیخ رضوان احمد صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کو ناول لکھتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ ناول لکھنا آسان نہیں ہے ۔ یہ واقعی ایک حقیقت ہے کہ کسی تحریر کو پڑھتے وقت یہ احساس نہیں ہوتا کہ اسے تحریر کرنے والے نے اس پر کس قدر محنت کی ہے ۔ بقول علامہ اقبال ۔ تخلیق کی نمود خون جگر سے ہی ممکن ہوتی ہے ۔ یہ واقعی جانکاری کا کام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق اور خداداد صلاحیتوں اور خلوص اور جذبے کے بغیر کوئی تخلیق منصہ شہود پر نہیں آسکتی اور نہ قبولیت عام کا شرف حاصل کر سکتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران صبح کی نماز اور تلاوت سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا اور پھر فلیٹ پر پہنچ کر اس نے اپنا پسندیدہ ٹریک سوٹ پہنا ۔ یہ ٹریک سوٹ اس نے ابھی حال ہی میں خریدا تھا ۔ اس پر انتہائی شوخ سرخ اور زرد رنگ کی چوڑی دھاریاں بنی ہوئی تھیں ٹریک سوٹ پہننے کے بعد اس نے انہی رنگوں پر مشتمل جوگر پہنا اور پھر فلیٹ سے اتر کر وہ جوگنگ کے انداز میں دوڑتا ہوا فلیٹ سے کافی دور واقع پارک کی طرف بڑھ گیا اس وقت صبح صادق کا وقت تھا اس لئے سڑکیں تقریباً سنسان تھیں ۔ اکا دکا کاریں اور دوسری سواریاں البتہ گزر رہی تھیں ۔ ابھی وہ ایک موڑ مڑا ہی تھا کہ اس نے اپنے سے آگے ایک خاتون کو تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے دیکھا ۔ یہ محترمہ جسامت کے لحاظ سے خاصی پھیلی ہوئی تھیں اور قد خاصا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کی جسامت اور بھی زیادہ پھیلی ہوئی دکھائی دیتی تھی لیکن تھیں وہ نوجوان ۔ اپنے لباس اور

بالوں کے ہیئر سٹائل سے وہ اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون ہی نظر آ رہی تھیں۔ ان کے جسم پر فیروزی رنگ کا چست لباس تھا۔ پیروں میں جوگر تھے اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسی طرف کو بڑھی چلی جا رہی تھیں جس طرف عمران کا رخ تھا۔ عمران روزانہ ہی اس وقت ورزش کے لئے پارک جایا کرتا تھا لیکن یہ محترمہ اسے پہلے کبھی نظر نہ آئی تھیں۔ ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ان کی خواہش تو بھاگنے کی ہے لیکن شاید ایک تو خاتون ہونے کی وجہ سے اور دوسرا جسامت کے پھیلاؤ کی وجہ سے وہ بھاگنے سے گریز کر رہی ہیں۔ عمران جاگنگ کرتے ہوئے جیسے ہی اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھا۔

" آپ علی عمران صاحب ہیں "...... اچانک اس خاتون کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران جاگنگ کرتا ہوا مڑا۔

" کیا میری پشت پر میرے نام کا کارڈ چسپاں ہے "...... عمران نے خاتون سے مخاطب ہو کر کہا تو خاتون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" یہ بات نہیں۔ ایک ہفتہ ہوا۔ ہم نے اس بلڈنگ میں فلیٹ خریدا ہے جس میں آپ کا فلیٹ ہے۔ میں اپنے بھائی کے ساتھ آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ اس وقت آپ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر جا رہے تھے تو میرے بھائی نے بتایا تھا کہ آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کے صاحبزادے ہیں "...... محترمہ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

" اوہ اسی لئے آپ نے مجھے پشت سے پہچان لیا۔ کیونکہ ظاہر ہے

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بھی آپ نے میری پشت ہی دیکھی ہو گی "۔ عمران نے کہا تو خاتون ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" میرا نام شاکرہ ہے اور میں میرج منیجر ہوں "...... خاتون نے ہنستے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

" آپ کے بھائی صاحب کسی میرج بیورو کے مالک تو نہیں ہیں "...... عمران نے کہا۔

" میرج بیورو کے مالک۔ کیا مطلب "...... شاکرہ نے چونک کر پوچھا۔

" اس لئے کہ مجھے یا تو وہ لوگ پہچانتے ہیں جنہوں نے مجھے دیا ہوا قرض وصول کرنا ہوتا ہے یا پھر میرج بیورو والے۔ جہاں میں اکثر رشتے کی تلاش میں جاتا رہتا ہوں "...... عمران نے جواب دیا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" میرے بھائی کا نام نادر ہے اور وہ سنٹرل انٹیلی جنس میں سب انسپکٹر ہے "...... شاکرہ نے جواب دیا۔

" پھر تو اسے یقیناً سرکاری رہائش گاہ بھی ملی ہو گی۔ پھر آپ یہاں فلیٹ پر اکیلی کیوں رہتی ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اس دوران شاکرہ اسی طرح تیز تیز چلتی رہی جب کہ عمران جوگنگ کے انداز میں چل رہا تھا۔

" میں اکیلی نہیں رہتی۔ اپنی والدہ کے ساتھ رہتی ہوں۔ نادر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سرکاری رہائش گاہ پر رہتا ہے۔ ہم پہلے اس کے

ساتھ رہتے تھے لیکن پھر والدہ نے علیحدہ رہنے کے لئے کہا تو ہم نے یہ فلیٹ خرید لیا"...... شاکرہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیڈی تو سفارش کے قائل ہی نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر چونک پڑی۔

"سفارش کیسی سفارش۔ یہ آپ الجھی ہوئی سی باتیں کیوں کرتے ہیں"...... شاکرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ مجھ سے یہ نہیں کہیں گی کہ میں اپنے ڈیڈی سے آپ کے بھائی نادر کی سفارش کر کے اسے ترقی دلوا دوں"...... عمران نے کہا تو شاکرہ نے بے اختیار منہ بنالیا۔

"مجھے نادر نے بتا دیا ہے کہ آپ کے ڈیڈی آپ کو انتہائی نکما اور ناخلف بلکہ آوارہ سمجھتے ہیں وہ آپ کو اپنے دفتر میں ہی داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آپ سے سفارش کرا کر میں نے نادر کا کیرئیر تو ختم نہیں کرانا۔ میں نے تو اس لئے آپ سے تعارف حاصل کیا ہے کہ آپ ہمسائے ہیں"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمسایہ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب کیا ممکن نہیں ہے۔ آپ بھی اسی بلڈنگ میں رہتے ہیں جس بلڈنگ میں میں رہتی ہوں۔ اس لئے آپ ہمسائے تو ہوئے"...... شاکرہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اس لحاظ سے تو شاید ٹھیک ہو۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس بلڈنگ کے تمام فلیٹس ایک ہی ڈیزائن اور سائز کے ہوں گے۔

میں سمجھا تھا کہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی وجہ سے آپ ہمسایہ کہہ رہی ہیں اور آپ کے فراخدلانہ سائز کا سایہ اور مجھ جیسے ناتواں کا سایہ ایک کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو شاکرہ بجائے عمران کی بات کا برا منانے کے کہ اس نے اس کے موٹاپے پر طنز کی تھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ نے شاید اس لئے گھما پھرا کر میری جسامت کے بارے میں بات کی ہے کہ میں برا منا جاؤں گی لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ جسامت مجھے ذاتی طور پر پسند ہے۔ مجھے دبلے پتلے۔ ہڈیوں کے ڈھانچے پسند نہیں ہیں"...... شاکرہ نے کہا۔ تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے اور ہماری زبان کے قدیم شاعروں کے خیالات بہت ملتے ہیں۔ آپ کا تعلق کہیں کسی قدیم دور سے تو نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قدیم شاعروں کے خیالات کیا مطلب"...... شاکرہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہماری زبان کے قدیم شاعر جب اپنے شعروں میں حسن کا نقشہ کھینچتے ہیں تو وہ چال کو ہتھنی کی چال سے تشبیہہ دیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ پھر گھما پھرا کر بات کر رہے ہیں۔ کیا ضرورت ہے اس کی جب میں نے کہہ دیا کہ مجھے اپنی جسامت پسند ہے۔ چاہے آپ مجھے

ہتھنی کہیں یا بھینس میں برا نہیں مناؤں گی"...... شاکرہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔اس کے خیال کے مطابق شاکرہ پہلی خاتون تھی جو اپنے بارے میں ایسے خیالات رکھتی تھی اور یہ واقعی ایک انوکھی بات تھی اب وہ پارک میں داخل ہو چکے تھے جہاں کئی خواتین ۔مرد اور بچے مختلف ورزشوں میں مصروف تھے۔

"آپ کے خیالات بھی آپ کی جسامت کی طرح فراخدلانہ ہیں ۔ لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کس موضوع پر ریسرچ کرتی ہیں"۔ عمران نے پارک میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تعلق ایک بین الاقوامی ادارے سے ہے اور یہ ادارہ پوری دنیا میں مختلف موضوعات پر ریسرچ کراتا رہتا ہے ۔آج کل میں اس موضوع پر ریسرچ کر رہی ہوں کہ پاکیشیا میں بدمزاج شوہروں کا تناسب کیا ہے"...... شاکرہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ خاصی دلچسپ ریسرچ ہے ۔ یقیناً آپ اس ریسرچ کے لئے بالکل فٹ ہیں ورنہ عام خواتین بدمزاج مردوں کا سامنا اتنی آسانی سے نہیں کر سکتیں ۔ویسے اب تک آپ کی ریسرچ کے مطابق تناسب کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو یہ تناسب تقریباً سو فیصد ہے"...... شاکرہ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ سارے شوہر بدمزاج ہوتے ہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں وہ مرد بھی گھر میں داخل ہوتے ہی بدمزاج بن جاتے ہیں جو گھر سے باہر انتہائی خوش مزاج نظر آتے ہیں"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت طنز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن میرے خیال کے مطابق تو سو فیصد تناسب دوسری طرف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... شاکرہ نے چونک کر پوچھا۔

"بیویاں بدمزاج سے بدمزاج شوہر کو سیدھا کرنے کا فن جانتی ہیں میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ بدمزاج سے بدمزاج اکھڑ اور خود سر مرد گھر میں داخل ہوتے ہی بھیڑ سے بھی زیادہ تابعدار اور فرمانبردار بن جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ مردوں کا نقطہ نظر ہے ۔ عورتوں کا نہیں"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"تو آپ عورتوں کے نقطہ نظر سے ریسرچ کر رہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے ۔اب کوئی شوہر تو خود اپنے آپ کو بدمزاج کہنے سے رہا اور پھر مجھ جیسی خوبصورت اور طرحدار لڑکی جب ان سے پوچھ رہی ہو"...... شاکرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران واقعی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے ۔آپ سے باتیں کرتے ہوئے بدمزاج سے بدمزاج آدمی کو بھی مجبوراً خوش مزاج بننا پڑتا ہے او کے پھر باتیں

ہوں گی ۔ میں ذرا اپنی مخصوص ورزش کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر قلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہو چکی تھیں جب کہ شاکرہ اسی طرح تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی ۔ عمران کی عادت تھی کہ وہ گرمیوں میں پارک میں آکر کافی دیر تک اس طرح الٹا کھڑا رہتا تھا تھوڑی دیر بعد ایک بچہ دوڑتا ہوا عمران کے سامنے پہنچ کر رک گیا ۔ اس کی عمر آٹھ دس سال کے قریب تھی ۔ اس کے جسم پر بھی ٹریک سوٹ تھا ۔ اس کے چہرے پر البتہ معصومیت تھی لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی بے پناہ چمک موجود تھی ۔ وہ عمران کے سامنے کھڑا ہو کر بڑے غور سے عمران کو دیکھنے لگا ۔

"انکل آپ زیبرا ہیں یا انسان"...... اچانک بچے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"تو کیا زیبرے بھی آپ کے انکل ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہمارے ڈیڈی تو یہی کہتے ہیں کہ اپنے سے بڑے کو انکل کہا جاتا ہے ۔ اب چاہے وہ زیبرا ہو یا انسان"...... لڑکے نے جواب دیا تو عمران اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑا ۔

"اچھا آپ بتائیں کہ آپ مجھے کیا سمجھ رہے ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"میرا خیال ہے کہ آپ انکل زیبرے ہیں"...... لڑکے نے اسی طرح

معصومیت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ میں زیبرا ہوں ۔ کیا میری دم ہے"۔ عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا ۔

"انکل ہو سکتا ہے کہ آپ بغیر دم کے زیبرے ہوں ۔ اگر گدھے کے سر سے سینگ غائب ہو سکتے ہیں تو آپ کی دم بھی غائب ہو سکتی ہے"...... بچے نے اسی طرح معصوم لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

"تم نے تو مجھے بھی لاجواب کر دیا ہے ماسٹر ۔ واقعی بات تو تمہاری ٹھیک ہے ۔ اب تو مجھے بھی شک ہونے لگ گیا ہے کہ کہیں میں واقعی بغیر دم کے زیبرا تو نہیں ہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"انکل اگر آپ انسان ہیں تو پھر آپ الٹے کیوں کھڑے ہیں"۔ اس لڑکے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

"آپ بتائیں کہ میں الٹا کیوں کھڑا ہوں"...... عمران اب بچے کی ذہانت سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا ۔

"میرا خیال ہے انکل کہ آپ اپنا خالی دماغ بھر رہے ہیں اس لئے الٹے کھڑے ہیں"...... بچے نے اسی معصومیت سے جواب دیا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

"ماشاء اللہ تم نے تو واقعی مجھے لاجواب کر دیا ہے ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ میں ہی لوگوں کو لاجواب کر سکتا ہوں لیکن آج پتہ چلا کہ تم تو مجھ سے بھی دو جوتے کیا دس جوتے آگے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے

کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کسی نے بچے کو آواز دی۔

"اچھا انکل زبیرا خدا حافظ"...... لڑکے نے تیزی سے کہا اور دوڑتا ہوا عمران کے عقب میں چلا گیا اور عمران کافی دیر تک اس بچے کی ذہانت بھری باتوں پر خود ہی مسکراتا رہا۔

"آپ سیدھے ہو جائیں آسمان نہیں گرتا میری ذمہ داری"۔ اچانک شاکرہ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران قلا بازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"ارے آپ پہلے نہ آسکتی تھیں میں تو واقعی یہی سمجھ کر الٹا کھڑا تھا کہ میں نے دونوں پیروں پر آسمان کو اٹھا رکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ شاید کام کاج سے فارغ ہیں لیکن میں نے تو ڈیوٹی پر جانا ہے"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈیوٹی ۔ یعنی بدمزاج شوہروں کو تلاش کرنے والی ڈیوٹی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شوہروں کو نہیں ان کی مظلوم بیویوں کو تلاش کرنے کی ڈیوٹی کہیں"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا وہ دونوں اب واپس فلیٹ کی طرف جا رہے تھے۔

"آپ کا کام تو بے حد دلچسپ ہو گا ۔ قسم قسم کی بیویوں سے ملاقات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں جہاں دلچسپ بھی ہے وہاں بعض اوقات انتہائی تلخ واقعات بھی پیش آجاتے ہیں"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تلخ واقعات کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی کل کا ہی واقعہ ہے میں جارج ٹاؤن میں سروے کے سلسلے میں ایک کوٹھی میں داخل ہوئی ۔ خاتون خانہ ایک غیر ملکی خاتون تھیں ۔ یورپ کے کسی ملک کی تھیں ۔ میں نے جب ان سے انٹرویو کی بات کی تو وہ رضامند ہو گئیں ۔ انہوں نے مجھے ڈرائنگ روم میں بٹھایا ابھی بات چیت جاری تھی کہ اچانک قریبی کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ خاتون تیزی سے اٹھیں اور دوڑتی ہوئیں ڈرائینگ روم سے باہر چلی گئیں ۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ملازم واپس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ میں فوراً وہاں سے چلی جاؤں ۔ میرے حیرت ظاہر کرنے پر اس نے مجھے دھکے دینے شروع کر دیئے ۔ مجھے اس بے عزتی پر شدید غصہ آیا ۔ میں نے مزید احتجاج کیا تو اس ملازم نے ریوالور نکال کر مجھ پر تان لیا ۔ جس پر مجھے مجبوراً کوٹھی سے باہر آنا پڑا ۔ لیکن میں حیران تھی کہ آخر ہوا کیا ہے ۔ خاتون بے حد بااخلاق تھیں پھر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا کوٹھی سے کچھ دور ایک ریسٹوران تھا ۔ چونکہ میرا موڈ سخت آف ہو چکا تھا ۔ اس لئے میں اس ریسٹوران میں چلی گئی ۔ میں وہاں بیٹھی ابھی چائے پی رہی تھی کہ میں نے اس ملازم کو جس نے مجھے اس طرح گھر سے نکالا تھا ۔ اندر داخل ہوتے اور کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا ۔

میری سیٹ کاؤنٹر سے تو قریب تھی لیکن اس طرح سائیڈ پر تھی کہ وہاں اندھیرا تھا۔ میں ویسے تو اس اندھیری سیٹ پر بیٹھنا پسند نہ کرتی لیکن چونکہ میرا موڈ سخت خراب تھا اس لئے مجھے وہاں سکون مل رہا تھا۔ اس ملازم نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے فون پر جو بات کی اس نے مجھے اور زیادہ حیران کر دیا۔ وہ میرے ہی متعلق کسی کو اطلاع دے رہا تھا کہ میں جا چکی ہوں اس نے چیک کر لیا ہے۔ اس لئے اب لاش کو لے جایا جا سکتا ہے۔ فون کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریستوران سے باہر چلا گیا۔ اس نے مجھے جاتے ہوئے بھی نہ دیکھا تھا۔ اس ملازم کا فون پر بات کرتے ہوئے میرے متعلق انداز انتہائی ہتک آمیز تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے میں کوئی متعدی بیماری تھی جو اب وہاں سے دفعان ہو چکی ہوں۔ مجھے مزید کوفت ہوئی اور پھر میں کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہاں سے واپس گھر چلی آئی۔ پھر میری ہمت ہی نہ ہوئی کہ میں دوبارہ کام کروں اور آج بھی میں وہاں نہیں جانا چاہتی"...... شاکرہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید لاش کا لفظ سن کر ڈر گئی تھیں۔ کیا اس نے واقعی لاش کہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں واقعی لاش کا لفظ سن کر ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ویسے میں نے خود سنا تھا۔ اس نے ڈیڈ باڈی یعنی لاش ہی کہا تھا"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ آخر لاش کا مسئلہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی ان چکروں میں پڑنے کی۔ مجھے پاگل کتے نے تو نہیں کاٹا تھا"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے اگر آپ کو پاگل کتا کاٹ لیتا تب ہی آپ پولیس کو اطلاع کرتیں حالانکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ پولیس کو اطلاع دینا ہر سمجھدار شہری کا فرض ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کچھ بھی سمجھ لیں۔ ویسے مجھے وہ ملازم کسی جرائم پیشہ گروہ کا ہی آدمی لگ رہا تھا"...... شاکرہ نے کہا۔

"کس کی کوٹھی تھی۔ کوئی نمبر وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسا نہ ہو کہ میں آپ کو نمبر بتا دوں تو بعد میں مجھ پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑے"...... شاکرہ نے کہا۔

"آپ کو شاید اپنے دل کی جسامت بڑھانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں بزدل نہیں ہوں میں صرف کسی مسئلے میں نہیں الجھنا چاہتی"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو پھنسانے کے لئے اتنا بڑا مسئلہ کہاں سے آئے گا"۔ عمران نے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔ ظاہر ہے وہ عمران کا طنز

سمجھ گئی تھی۔ لیکن چونکہ وہ اپنے مٹاپے پر خود ہی نازاں تھی اس لئے عمران ایسے فقرے کہہ بھی رہا تھا اور شاکرہ بھی بجائے ناراض ہونے کے مسلسل ان فقروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"جارج ٹاؤن اے بلاک۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ۔ کوٹھی کے باہر نیم پلیٹ پر پروفیسر جلال لکھا ہوا تھا"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"اس ملازم کا حلیہ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو شاکرہ نے اس ملازم کا تفصیل سے حلیہ بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے واقعی اس حلیے کے ملازم رکھے ہی اس لئے جاتے ہیں کہ کسی کو فوراً بھگانے کے کام آ سکیں"...... عمران نے کہا اور شاکرہ ہنس پڑی۔

"آپ نے اب تک مجھے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت نہیں دی۔ فکر نہ کریں میں زیادہ کھانا نہیں کھاتی"...... شاکرہ نے بلڈنگ کے قریب پہنچتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ یا کم کا مسئلہ نہیں ہے مس شاکرہ۔ میرے ملازم کے پاس دراصل ریوالور نہیں۔ اس لئے پہلے مجھے اس کے لئے ریوالور خریدنا پڑے گا پھر ہی آپ کو دعوت دی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔

"اوکے جب ریوالور خرید لیا جائے تو مجھے دعوت دے دینا۔ میرا فلیٹ نمبر دو سو چار ہے۔ خدا حافظ"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر مڑ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر

سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔ سلیمان باورچی خانے میں مصروف تھا۔ عمران غسل خانے میں داخل ہوا۔ پھر غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ایک پتہ نوٹ کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جارج ٹاؤن اے بلاک کوٹھی نمبر ایک سو بارہ۔ کوٹھی کے باہر نیم پلیٹ پر پروفیسر جلال کا نام درج ہے۔ نوٹ کر لیا"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جارج ٹاؤن اے بلاک کوٹھی نمبر ایک سو بارہ پروفیسر جلال"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے پتہ اور نام دوہراتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک ملازم ہے۔ اس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاکرہ کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے رانا ہاؤس چھوڑ کر چلے جانا البتہ جوزف کو کہہ دینا کہ وہ

مجھے فون کرے اور ہاں اس ملازم کو اس انداز میں اغوا ہونا چاہئے کہ نہ ہی وہ ملازم تمہیں دیکھ سکے اور نہ کسی اور کو فوری طور پر اس کی عدم موجودگی کا احساس ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں خیال رکھوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب یہ ناشتہ کیا رات تک تیار ہو جائے گا"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"اگر رات تک کسی نے ناشتے کا سامان ادھار دے دیا تو ضرور تیار ہو جائے گا"...... باورچی خانے سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"تو پھر تم باورچی خانے میں کیا کر رہے ہو۔ جب سامان ہی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اپنا ناشتہ تیار کر رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔

"کیا مطلب۔ کیا میرے اور تمہارے ناشتے کا سامان علیحدہ علیحدہ آتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں آپ کے ناشتے کا سامان بیکری سے آتا ہے اور پورے دارالحکومت کی بیکریوں نے اجلاس کر کے باقاعدہ قرار داد پاس کی ہے کہ آپ کے ناشتے کے لئے ادھار سامان نہ دیا جائے بلکہ اب تو ان بیکری والوں نے آپ کے نام کے باقاعدہ سائن بورڈ لگا دیئے ہیں اپنی

اپنی دکانوں پر جس پر اس طرح سرخ رنگ کا کراس لگا ہوا ہے جیسے سگریٹ نوشی کے خلاف اشتہارات پر سگریٹ کے اوپر لگا ہوا ہوتا ہے"...... سلیمان نے باقاعدہ تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارے ناشتے کا سامان کہاں سے آتا ہے کیا کسی اصطبل سے لے آتے ہو"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں پنساری کی دکان سے آتا ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"پنساری کی دکان سے کیا مطلب۔ اب پنساریوں نے ناشتے کا سامان فروخت کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بادام، پستہ، کھوپرا، مغز اخروٹ، خشخاش، مصری اور ایسے تمام آئیٹم پنساری کی دکان سے ہی ملتے ہیں باقی رہا دودھ تو وہ یہاں دودھ والا دے ہی جاتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"لیکن ان آئیٹموں کا ناشتے سے کیا تعلق"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"حریرے، حلوے، یہ سب انہی چیزوں سے بنتے ہیں جناب"۔ سلیمان کا جواب سنائی دیا۔

"اچھا چلو دودھ تو آیا ہے وہی دے جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جتنا دودھ آتا ہے اس میں سے پانی نکال دو تو باقی صرف اتنا ہی

بجتا ہے جتنا میرے ناشتے میں کام آجاتا ہے آپ اگر حکم دیں تو کل سے وہ پانی پھینکنے کی بجائے آپ کو پیش کر دیا کروں گا"...... سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

"مطلب ہے اب پانی پی پی کر تمہیں کوسنا پڑے گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اگر دودھ میں ملا پانی پینے کے بعد آپ کوسنے کے قابل رہ جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ ڈاکٹر ادھار نہیں کیا کرتے"...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"اچھا بھائی تمہاری مرضی۔ بزرگ سچ ہی کہتے ہیں اپنا کیا بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ باورچی رکھ لو تو ایسا تو ہونا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مایوسی گناہ ہے"...... سلیمان کا اس بار راہداری سے جواب آیا اور چند لمحوں بعد وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ لیجئے ناشتہ میں نے سوچا کہیں آپ مایوسی کی بنا پر خود کشی نہ کر لیں اس طرح آپ کا تو کچھ نہ جائے گا۔ میری بڑی بھاری رقم ماری جائے گی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناشتہ میز پر لگانا شروع کر دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میرے ناشتہ کر لینے کے بعد تمہیں یہ رقم مل جائے گی منہ دھو رکھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو منہ دھونے کی تو اجازت ہے اس کی رقم تو دیجئے باقی بعد میں

دیکھا جائے گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا اب منہ دھونے پر بھی رقم خرچ ہوتی ہے"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں پانی سرکاری ٹینکی سے آتا ہے جس کا باقاعدہ بل ادا کرنا پڑتا ہے صابن بازار سے ملتا ہے پھر منہ دھونے کے بعد چہرے کو تروتازہ رکھنے کے لے پاؤڈر کریمیں وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ سب کچھ مفت میں مل جاتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"اگر صرف منہ دھونے پر اتنا خرچ آتا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے بے شک تم منہ نہ دھوؤ"...... عمران نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاتھوں کے بارے میں بھی بتا دیں"...... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا تم ہاتھ دھوئے بغیر ناشتہ اور دوسرے کھانے تیار کرتے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس پر بھی خرچ آتا ہے لیکن بہرحال منہ سے کم اب آپ کی مرضی ہے جیسے حکم کریں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو ہاتھ دھونے کا خرچہ میں برداشت کر لیا کروں گا مجھ سے دو تین روپے روز علیحدہ لے لیا کرنا"...... عمران نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن دو تین روپے آئیں گے کہاں سے کیا آسمان سے ٹپکیں گے یا

فرش سے نکلیں گے"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب کیا تمہارا خیال ہے کہ اب میں تمہیں دو تین روپے بھی نہیں دے سکتا ٹھیک ہے جاؤ میرے بڑی الماری کے سب سے نچلے خانے میں ایک نیلے رنگ کا لفافہ رکھا ہوا ہے وہ لے لو تمہارے ایک سال کا ہاتھ دھونے کا خرچہ پورا ہو جائے گا سال بعد پھر دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اس نیلے لفافے کی بات کر رہے ہیں جس میں اوپر نیچے کاغذ بھرے ہوئے ہیں صرف درمیان میں دس ہزار روپے رکھے ہوئے تھے اگر وہی لفافہ ہے تو وہ تو پچھلے ہفتے کے ہاتھ دھونے پر خرچ ہو چکا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا۔کیا مطلب کیا اب تم میری خاص الماری میں رکھی ہوئی چیزوں کی بھی تلاشی لیتے رہتے ہو"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تلاشی لینے کی اب بھلا چیل کے گھونسلے کی تلاشی کوئی احمق ہی لے سکتا ہے کہ وہاں سے گوشت مل جائے گا میں تو اپنے گھر خط لکھنے کے لئے لفافہ تلاش کر رہا تھا لفافہ مجھے نظر آیا تو میں نے اس میں موجود فضول کاغذ تو وہیں رکھ دیئے البتہ وہ دس ہزار روپے جو ان کاغذوں میں چھپا کر رکھے تھے وہ ہاتھ دھونے پر خرچ ہو گئے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تو یہ ہے اس آدمی کی آنکھوں میں تو کرنسی نوٹوں کو تلاش کرنے والے کوئی طاقتور لینز لگے ہوئے ہیں لاکھ چھپا کر رکھو اس کی نظریں وہیں پہنچتی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا ناشتہ سے فارغ ہو کر اس نے میز پر موجود اخباروں کا بنڈل اٹھایا اور اخبارات پڑھنے شروع کر دیئے ایک اخبار کے اندرونی صفحات پر موجود ایک سرخی پر اس کی نظریں جیسے ہی پڑیں وہ بے اختیار چونک اٹھا پھر اس نے تیزی سے اس خبر کو تفصیل سے پڑھنا شروع کر دیا۔ خبر کے مطابق ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا سے تقریباً چار سو بحری میل کے فاصلے پر ایک ویران اور بے آباد جزیرے کانڈا پر ایکریمیا کی عورتوں نے قبضہ کر کے اس کا نام لیڈیز آئی لینڈ رکھ دیا ہے یہ عورتیں وہاں مستقل طور پر آباد ہو گئی ہیں اور رسمی طور پر انہوں نے حکومت ایکریمیا سے اس جزیرے کو خرید بھی لیا ہے خبر کے مطابق ایکریمیا سے بے شمار عورتیں وہاں پہنچ گئی ہیں اور انہوں نے وہاں باقاعدہ حکومت قائم کر لی ہے جس کی سربراہ ایکریمیا کی ایک خاتون مادام روزی کو منتخب کیا گیا ہے وہاں انتہائی شاندار عمارتیں کلب ہوٹل سیر گاہیں اور تفریح گاہیں بھی تیار کی گئی ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں پولیس اور فوج بھی تعینات کی گئی ہے اور اس کے لئے ایکریمیا کی فوج ، پولیس اور کمانڈوز فورسز میں شامل خواتین کا انتخاب کیا گیا ہے اور انہیں انتہائی بھاری اور معقول معاوضے دے کر لے جایا گیا ہے ۔اس جزیرے میں چونکہ انتہائی قیمتی معدنیات دریافت ہو چکی

ہیں اس لئے ان معدنیات کو نکال کر صاف کرنے اور فروخت کرنے کا باقاعدہ کاروبار بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ کو ایکریمیا نے ایک علیحدہ مملکت کے طور پر بھی تسلیم کر لیا ہے اور اب اسے اقوام متحدہ کا باقاعدہ ممبر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس جزیرے کے قانون کے مطابق وہاں کسی بھی صورت کوئی مرد داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اسے فوراً گولی مار دی جاتی ہے
گو یہ ساری تفصیل خاصی دلچسپ تھی لیکن عمران جس بات پر چونکا تھا وہ سرخی کے نیچے لکھی ہوئی ایک سطر کی وجہ سے تھا جس میں درج کیا گیا تھا کہ یہ بات عام طور پر مشہور ہو رہی ہے کہ حکومت ایکریمیا لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی خفیہ سائنسی پراجیکٹ مکمل کرا رہی ہے اور جسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ سب اہتمام کیا گیا ہے۔ خبر کی تفصیل میں یہ بات اسرائیل کے ایک باخبر ذریعے کے حوالے سے لکھی گئی تھی۔ اس میں البتہ یہ اضافہ کیا گیا تھا کہ یہ پراجیکٹ دراصل یہودیوں کا خفیہ پراجیکٹ ہے اور اس کی دلیل یہ دی گئی تھی کہ اس جزیرے پر موجود عورتوں کی اکثریت یہودی مذہب کی ہے جب کہ انتہائی کم تعداد میں عیسائی عورتیں بھی ہیں لیکن ان دونوں کے علاوہ اور کسی مذہب کی عورت کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ عمران نے اخبار رکھا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے ریڈی ریفرنس کے طور پر ایک چھوٹی سی لائبریری بنا رکھی تھی۔ اس لائبریری میں دنیا بھر سے شائع ہونے والے رسائل

بھی موجود تھے۔ چونکہ یہ خبر ایک بین الاقوامی شہرت کے حامل رسالے کے حوالے سے شائع کی گئی تھی اس لئے عمران نے لائبریری سے وہ رسالہ نکالا اور اسے لے کر وہ دوبارہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے رسالے کو کھول کر پہلے تو اس کے صفحات پلٹ پلٹ کر دیکھے پھر اس میں درج اس کے ایکریمین دارالحکومت میں واقع آفس کا فون نمبر چیک کیا اور اس کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور پہلے ایکریمیا کے رابطہ نمبر ڈائل کیے پھر ایکریمیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے رسالے کے آفس نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈان جانسن سے بات کرائیں"..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈان جانسن بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ابھی تک ڈان جانسن ہی ہو یا ڈان جان بن چکے ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تمہیں ٹیلی فون آپریٹر نے میرا نام نہیں بتایا بڑا آسان سا نام ہے علی عمران"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ یہ تم اتنے طویل عرصے بعد کہاں سے ٹپک پڑے

میں تو سمجھا تھا کہ تم اب تک کتابیں پڑھ پڑھ کر اور لوگوں سے باتیں کر کر کے مرمرا چکے ہوگے" ...... دوسری طرف سے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"جو آدمی تم جیسے ڈھیٹ صحافی کا کلاس فیلو رہا ہو وہ کیسے اتنی آسانی سے مر سکتا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈان جانسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"صحافی تو میں زبردستی بنا ہوں ورنہ تم نے تو مجھے آرسین لوپن جیسا جاسوس بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ بہرحال اب بولو۔ کیسے اتنے عرصے بعد مجھے فون کیا ہے ضرور کوئی خاص ہی مطلب ہوگا۔ بہرحال بولو۔ اب یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں تمہارا کلاس فیلو بھی رہا ہوں اس لئے مجھے تم سے چھٹکارا تو نہیں مل سکتا" ...... ڈان جانسن جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم نے لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں اپنے رسالے میں کوئی مضمون شائع کیا ہے حالانکہ تمہارا رسالہ باقاعدگی سے میرے پاس آتا ہے اور اس میں مجھے مجبوراً تمہارے لکھے ہوئے گھٹیا قسم کے تحقیقاتی مضمون بھی پڑھنے پڑتے ہیں لیکن بہرحال پڑھتا ہوں کیونکہ تم میرے کلاس فیلو رہے ہو۔ لیکن میرے پاس جو رسالہ موجود ہے اس میں وہ مضمون سرے سے ہی موجود نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ مضمون مقامی ایڈیشن میں شائع ہوا

تھا۔ بس پھر کیا حکومت حرکت میں آگئی۔ مقامی ایڈیشن کو فوری طور پر ضبط کر لیا گیا۔ تمام کاپیاں حتیٰ کہ ہماری فائل کاپیاں بھی حاصل کر لی گئیں۔ مارکیٹ سے بھی تمام کاپیاں اٹھا لی گئیں۔ حتیٰ کہ لائبریری سے بھی کاپیاں زبردستی حاصل کر لی گئیں اور ہمیں حکم دیا گیا کہ اس مضمون کے بغیر فوری طور پر مقامی ایڈیشن شائع کیا جائے چنانچہ ہم نے دوسرا ایڈیشن شائع کرایا۔ تمہارے پاس انٹرنیشنل ایڈیشن آتا ہوگا۔ ظاہر ہے جب مقامی ایڈیشن میں اسے شائع نہیں ہونے دیا گیا تو انٹرنیشنل ایڈیشن میں یہ کیسے شائع ہو سکتا تھا۔ لیکن تمہیں کہاں سے اس کے بارے میں علم ہو گیا" ...... ڈان جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے مقامی اخبار میں تمہارے رسالے کے حوالے سے اسے خبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اچھا حیرت ہے مگر تمہارے اخبار والوں کو یہ ایڈیشن کہاں سے ہاتھ لگ گیا" ...... ڈان جانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ اس مضمون میں ایسی کیا بات تھی جس پر اس قدر سخت کارروائی کی گئی" ...... عمران نے کہا۔

"معلوم نہیں صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس آئی لینڈ کے بارے میں کسی کو آگاہ نہیں کرنا چاہتی۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہاں رہنے والی عورتیں عدم تحفظ کا شکار ہو سکتی ہیں" ...... ڈان جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مضمون کس نے لکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہماری ایک تحقیقاتی رپورٹر تھی مس ڈورسی۔ اب وہ اخبار کی نوکری چھوڑ کر حکومت کے شعبہ اطلاعات میں بڑی افسر لگ گئی ہے"...... ڈان جانسن نے جواب دیا۔

"اس مس ڈورسی سے کسی طرح رابطہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ اب تک مس ہی ہو"...... دوسری طرف سے ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تک کا کیا مطلب تمہاری اوارے میں موجودگی کے بعد تو مس کا لاحقہ صرف رسمی ہی رہ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈان جانسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ایک تو تمہارے پاس نجانے مخبری کے کون سے ذرائع ہیں کہ تم سے کوئی بات چھپائی بھی نہیں جا سکتی تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ڈورسی اب میری بیوی ہے"...... ڈان جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہاری بیوی۔ کیا مطلب کیا واقعی"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ڈان جانسن نے کہا۔

"ارے میں نے تو تمہاری فطرت کے پیش نظر ویسے ہی ایک فقرہ کہہ دیا تھا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم جس کے بارے میں اس لاتعلقی

سے بات کر رہے ہو وہ واقعی تمہاری بیوی بھی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ میری بیوی ہے اور اب حکومت کے محکمہ اطلاعات میں فرسٹ سیکرٹری ہے لیکن اب اس کا فون نمبر نہ پوچھ لینا وہ تمہیں ہرگز نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ اب مجھ میں کسی نئے تجربے کی قطعی ہمت نہیں ہے"...... ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہارے اس پہلے تجربے سے ہی مجھے عقل آگئی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ڈان جانسن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا اور ساتھ ہی اس نے ڈورسی کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"یہ تو تم نے اس کے آفس کا فون نمبر بتا دیا ہو گا اپنے گھر کا فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم واقعی مجھے دوسرے تجربے پر آمادہ کرنا چاہتے ہو کچھ تو پرانی دوستی کا خیال کرو مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس سے ایسی باتیں کرنی ہیں کہ اس کے بعد مجھے لامحالہ ایک بار پھر چرچ جانا پڑ جائے گا"...... ڈان جانسن نے کہا۔

"چلو وعدہ کہ تمہارا ماضی اسے نہیں بتاؤں گا ویسے بھی کچھ ایسا شاندار ماضی نہیں ہے تمہارا صرف آہیں بھرنا اور تصویریں بٹوے میں رکھنے کو تو شاندار ماضی نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"شکریہ شکریہ بس یہی کافی ہے اس کے بعد کے واقعات ڈورسی کو نہیں معلوم ہونے چاہئیں"...... ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور

اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گھر کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"بے حد شکریہ پہلے ڈورسی سے دو چار باتیں ہو جائیں پھر تم سے بات ہو گی گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں ضرور کوئی خاص کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے وہی اخبار اٹھایا اور اس پر شائع کردہ آفس کے فون نمبر دیکھ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف ایڈیٹر صاحب سے بات کرائیں میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف ایڈیٹر خلیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں ڈان جانسن بول رہا ہوں ایڈیٹر نارا ک گراف"...... عمران نے ڈان جانسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فرمایئے"...... ایڈیٹر نے کہا۔

"آپ کے اخبار میں لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں خبر ہمارے رسالے کے حوالے سے شائع ہوئی ہے حالانکہ ایسا کوئی مضمون

ہمارے رسالے میں شائع نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب یہ مضمون آپ کے رسالے سے لے کر شائع کیا گیا اور رسالہ ہمارے پاس موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ رسالہ آپ کو کہاں سے ملا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ردی سے ملا ہے"...... دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"واقعی ردی سے ہی ملا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی رسیور رکھا فون کی گھنٹی بج اٹھی عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس ٹائیگر ابھی ایک بے ہوش مقامی آدمی کو رانا ہاؤس پہنچا گیا ہے اس نے کہا ہے کہ آپ کو فون کر کے اطلاع دے دوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اچھا میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"پہلے ان صاحب سے شاکرہ کو اس طرح کوٹھی سے نکالنے کی وجہ معلوم کر لوں پھر اس ڈان جانسن کی بیگم سے بھی بات ہو جائے گی"۔ عمران نے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے بڑے باوقار مگر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈورسی بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس لیڈیز آئی لینڈ میں پاکیشیا کا مشہور ایجنٹ علی عمران دلچسپی لے رہا ہے"...... ڈورسی نے کہا تو ادھیڑ عمر باس بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران دلچسپی لے رہا ہے کیا مطلب اس تک لیڈیز آئی لینڈ کی خبر کیسے پہنچ گئی اور تمہیں کیسے اطلاع ملی"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے ایک مقامی اخبار میں لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں خبر شائع ہوئی ہے جس پر عمران نے میرے شوہر ڈان جانسن کو فون کیا۔ ڈان جانسن نے اسے بتایا کہ ایسا کوئی مضمون ناراک گراف میں کبھی شائع نہیں ہوا تو اس عمران نے اسے بتایا کہ پاکیشیا کے مقامی اخبار میں ناراک گراف کے حوالے سے تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ مضمون میں نے تحریر کیا تھا۔ اس نے میرے شوہر سے میرا نمبر لیا پھر اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے بھی جب وہی بات کی جو ڈان جانسن نے کی تھی تو اس نے بتایا کہ اس نے خود وہ رسالہ دیکھا ہے جو اس کے ملک کے مقامی اخبار کے ایڈیٹر کو ردی سے ملا تھا۔ وہ مجھ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہاں اسرائیل اور ایکریمیا مل کر کسی ایسے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جسے خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ گو میں نے اس بات سے انکار کر دیا لیکن مجھے محسوس ہوا کہ وہ اس میں انتہائی دلچسپی لے رہا ہے۔ چونکہ وہ میرے شوہر کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو رہا ہے اس لئے میں نے اپنے شوہر سے بات کی تو اس نے بتایا کہ عمران پاکیشیا کا انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ پھر مجھے یاد آگیا کہ آپ نے بھی ایک بار اس کے بارے میں بتایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کو فون کرنا ضروری سمجھا"...... ڈورسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ کوئی رسالہ کسی ایکریمی شہری کے پاس رہ گیا تھا جو ردی میں بکتا ہوا پاکیشیا پہنچ گیا اور وہاں اسے اخبار میں

شائع کر دیا گیا۔ ویری بیڈ"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس کیا یہ عمران اس قابل ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل سے ٹکرا سکے"...... ڈورسی نے کہا۔

"نہیں وہ اس قابل تو بہرحال نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اس پراجیکٹ کو ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہے اسی لئے تو تمہیں اخبار کی بجائے یہاں ملازمت میں لے لیا گیا۔ بہرحال ٹھیک ہے میں اعلیٰ حکام کو اس کی اطلاع دے دیتا ہوں وہ خود ہی اس کا کوئی بندوبست کر لیں گے"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب جہاں کہیں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کراؤ"...... باس نے کہا اور دوسری طرف سے یس سر کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب لائن پر ہیں باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو جیمز چیف آف رائل گروپ سپیکنگ"...... باس نے کہا۔

"یس سپیشل سیکرٹری مارجر اسٹنڈنگ کیا بات ہے جیمز کیوں ایسی ایمرجنسی کال کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی باوقار لہجے میں کہا

گیا۔

"ایک اہم بات آپ کو بتانی ہے"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈورسی کی کال اور اس کی بتائی ہوئی ساری باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کا پراجیکٹ خطرے میں آگیا"...... سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں انتہائی تشویش ابھر آئی تھی۔

"لیکن جناب لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد تو داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر اس عمران سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اسی لئے تو یہ انوکھا آئیڈیا اپنایا گیا تھا تاکہ عمران تو کیا کسی بھی ملک کا ایجنٹ کسی بھی طرح جزیرے میں داخل نہ ہو سکے لیکن اس عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ بہرحال مجھے مادام روزی کو مطلع کرنا پڑے گا کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا کرنا ضروری ہے"...... جیمز نے کہا۔

"جیمز تم خود مادام روزی سے بات کر لو۔ اسے تم زیادہ تفصیل سے سب کچھ بتا سکتے ہو۔ ویسے بھی وہ تمہارے سیکشن سے وابستہ رہی ہے"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں اس سیکشن میں وہ میری ساتھی رہی ہے لیکن جب سے وہ لیڈیز آئی لینڈ گئی ہے اس سے رابطہ ہی نہیں ہو سکا اور نہ ہی میرے

پاس اس کا نمبر ہے"...... جیمز نے کہا۔

"نمبر میں بتا دیتا ہوں اور میں اسے کال کر کے یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ وہ تمہاری بات کو دھیان سے سنے۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جزیرے کا خفیہ کوڈ نمبر اور مادام روزی کا فون نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا جیمز نے رسیور رکھا اور سامنے دیوار پر موجود کلاک پر ایک نظر ڈال کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ لیکن پھر اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز مقفل کی اور ایک بار پھر کلاک کی طرف دیکھا لیکن ظاہر ہے اتنی جلدی دس منٹ نہ گزر سکتے تھے۔ اس کے چہرے پر اضطراب کی لہریں نمایاں تھیں۔ اچانک وہ ایک خیال کے تحت چونکا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز بول رہا ہوں رابرٹ۔ پاکیشیا میں تمہارے ایجنٹ تو کام کر رہے ہوں گے"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں کیوں۔ یہ اچانک تمہیں پاکیشیا کیسے یاد آ گیا خیریت"۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"حکومت ایکریمیا کے ایک خفیہ پراجیکٹ میں عمران کی دلچسپی لینے کی اطلاع ملی ہے۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آ گیا کہ تم وہاں اپنے

ایجنٹوں کے ذریعے اس عمران کی نگرانی کرا سکتے ہو"۔ جیمز نے کہا۔

"کیا وہ پراجیکٹ ایکریمیا میں ہی مکمل ہو رہا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں لیڈیز آئی لینڈ میں اسرائیل اور ایکریمیا کا مشترکہ پراجیکٹ ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اچھا مادام روزی والا جزیرہ۔ لیکن وہاں کے لئے تم کیوں فکر مند ہو۔ عمران تو وہاں داخل ہی نہیں ہو سکتا"...... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ لیڈیز ایجنٹ وہاں بھیج دے"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں بھیج تو سکتا ہے لیکن اصل آدمی تو عمران ہے۔ باقی ایجنٹوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس لئے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن کیا تم اس کی نگرانی نہیں کرا سکتے تاکہ اگر وہ اس سلسلے میں کوئی اقدام کرے تو حکومت ایکریمیا کو اس کی بروقت اطلاع مل جائے اور ساتھ ہی تفصیل بھی"...... جیمز نے کہا۔

"مسلسل نگرانی تو ناممکن ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ایئر پورٹ پر تعینات میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دوں کہ اگر عمران خود وہاں سے روانہ ہو یا کسی دوسرے کو سی آف کرنے ایئر پورٹ آئے تو اس بارے میں اطلاع مل سکتی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم یہ کام شروع کر دو اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملے تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"تحریری آرڈر بھجوادو"...... رابرٹ نے کہا۔

"ابھی بھجوادیتا ہوں"...... جیمز نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے فون کا رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"گریسی کو فوراً میرے پاس بھیج دو"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ بیٹھو گریسی ایک لیٹر رابرٹ کو بھجوانا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس"...... گریسی نے کہا اور میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کاپی کھول کر میز پر رکھ لی۔ جیمز نے اسے ڈکٹیشن دینا شروع کر دی۔

"اسے فوراً بھجوادینا"...... جیمز نے ڈکٹیشن مکمل کراتے ہوئے کہا اور گریسی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ گریسی کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد جیمز نے سر اٹھا کر ایک بار پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف رائل گروپ جیمز بول رہا ہوں مادام روزی سے بات کرائیں"...... جیمز نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ہیلو جیمز روزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دلکش اور سریلی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والی نوجوان عورت ہے۔

"کیا ہوا روزی تم تو لیڈیز آئی لینڈ جا کر بھول ہی گئی ہو جب کہ ہم تو اب بھی تمہارے ہی خواب دیکھتے ہیں"...... جیمز نے بھی بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو روزی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"جھوٹ مت بولو جیمز مجھے معلوم ہے کہ تم صرف بھنورے ہو۔ تمہیں اس سے کوئی تعلق نہیں کہ تم نے کس پھول پر بیٹھنا ہے۔ تمہارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ پھول موجود ہو"...... دوسری طرف سے روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں روزی پھولوں میں بڑا فرق ہوتا ہے"...... جیمز نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اوکے پھر کبھی آجاؤں گی۔ وعدہ رہا"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب نے تمہیں کال کی ہو گی"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں لیکن مسئلہ کیا ہے۔انہوں نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی اہم ا
دو گے ۔کیا خبر ہے"...... روزی نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جیمز نے ا
ڈورسی کی بتائی ہوئی تفصیل سنادی۔

"میں اس عمران کو اچھی طرح جانتی ہوں ۔جب میں ایکریمی
ایجنسی میں تھی تو دو کیسز میں اس سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے ۔اس
ساتھ ایک سوئس لڑکی جس کا نام شاید جولیا ہے کام کرتی ہے لیکن
فکر مت کرو لیڈیز آئی لینڈ میں انتظامات اس قسم کے ہیں کہ عمران کا
خیر یہاں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر جولیا یا کوئی ا
عورت یہاں داخل ہوئی تو پہلے ہی قدم پر مارک کر لی جائے گی اور
اس کا خاتمہ یقینی ہے"...... روزی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"پہلے قدم پر کیسے مارک کر لی جائے گی میں سمجھا نہیں"...... ج
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں آئی لینڈ میں موجود تمام عورتیں مخصوص ہیں ۔ان سب
مکمل ریکارڈ کمپیوٹر میں موجود ہے اس ریکارڈ میں ایسے نشانات بھی ف
ہیں کہ اگر کوئی یہاں کی کسی عورت کے میک اپ میں آئے تب بھ
وہ فوری چیک ہو جائے گی"..... روزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے اس قدر تعداد میں عورتوں کو چیک کرنے کا نظام
شاید دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے"...... جیمز نے انتہائی حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی ایسا نظام کہیں موجود بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا۔

جو کچھ یہاں ہو رہا ہے اس کے پیش نظر ایسا انتظام انتہائی ضروری
ہے"...... روزی نے کہا۔

"اچھا کیا ہو رہا ہے کیا کوئی خاص بم بنایا جا رہا ہے"...... جیمز نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایسے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا تم تو کیا دنیا کا کوئی
شخص بھی تصور نہیں کر سکتا"...... روزی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا وہ کیا پراجیکٹ ہے مجھے تو بتاؤ"...... جیمز نے اور زیادہ
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ پراجیکٹ ٹاپ سیکرٹ ہے لیکن ظاہر ہے تم حکومت کے ایک
اہم سیکشن کے انچارج ہو ۔اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں
ہے اور پھر میں تمہاری طبیعت اور فطرت کو بھی اچھی طرح سمجھتی ہوں
کہ تم اس راز کی حفاظت مجھ سے بھی بہتر انداز میں کرو گے ۔یہ
پراجیکٹ سائنسی ہے اور یہاں آئی لینڈ پر ایک زیر زمین لیبارٹری میں
اس پر تیزی سے کام ہو رہا ہے ۔اس پراجیکٹ میں ایسی مشینری تیار ہو
رہی ہے جس سے دنیا کے مختلف خطوں پر مختلف اوقات میں موجود ہوا
کے دباؤ میں یکلخت کمی یا زیادتی کی جا سکتی ہے"...... روزی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سے کیا ہو گا"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو
دوسری طرف سے روزی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سائنس وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں

ہے"۔روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دلچسپی تو ہے۔لیکن ظاہر ہے تفصیل کا تو علم نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ہوا کے دباؤ کے کم یا زیادہ ہونے سے ہی زمین پر موسم بدلتے ہیں۔بارشیں ہوتی ہیں۔ہوائیں چلتی ہیں۔آندھیاں آتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔یہ سب کچھ فطری طور پر اور مسلسل ہوتا رہتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی مشین یا آلہ ایجاد ہو جاتا ہے جس سے ہم اپنی مرضی سے کسی بھی وسیع علاقے میں ہوا کے دباؤ کو کم یا زیادہ کر سکیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے دنیا پر کنٹرول کر لیا۔ اس پراجیکٹ کا بھی یہی مقصد ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں تو اب بھی کچھ نہیں آیا۔ہوا کے کم یا زیادہ دباؤ سے کیا مطلب ہے۔ہوا تو ہر جگہ ہوتی ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کچھ تفصیل سے بات کرنی پڑے گی۔ تمہیں معلوم ہے کہ جو چیز وزن رکھتی ہے اور جگہ گھیرتی ہے اس کا دباؤ بھی ہوتا ہے۔چونکہ ہوا بھی وزن رکھتی ہے اور جگہ گھیرتی ہے۔اس لئے اس کا بھی دباؤ ہے۔ہوا میں دیگر خصوصیات بھی ہیں۔یہ کہ دبانے سے دب جاتی ہے اور گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے۔ زمین پر حرارت کی تقسیم ایک جیسی نہیں۔اس لئے ہوا کا دباؤ بھی ہر جگہ مختلف ہوتا ہے۔ہوائی کرہ زمین کے اردگرد تقریباً دو سو میل کی

بلندی تک پھیلا ہوا ہے۔زمین کے قریب ہوا بھاری ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے اوپر جائیں ہوا ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے۔ہوا گرم ہو کر جب پھیلتی ہے تو ہلکی ہو جاتی ہے جس سے اس کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔گرم علاقوں میں ہوا کے کم دباؤ کی یہی وجہ ہے۔سردیوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔سردی اور گرمی کے علاوہ بلندی اور بخارات بھی ہوا کے دباؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔اس دباؤ سے موسمی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ہوا کبھی ساکن نہیں ہوتی۔اگر ایک جگہ گرمی سے ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے دوسری ہوا آجاتی ہے۔دنیا پر چلنے والی ہواؤں کی مختلف روئیں ہوتی ہیں جنہیں بری، بحری اور تجارتی ہوائیں کہا جاتا ہے اسی طرح آندھیاں بھی ہوا کی ہی ایک صورت ہے جب اچانک ہوا ہلکی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور اس کا دباؤ یکلخت کم ہو جاتا ہے تو اردگرد کی ہوائیں اس جگہ کو پر کرنے کے لئے انتہائی تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور اسے ہم آندھی کہتے ہیں"۔روزی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز...... یہ تو انتہائی دلچسپ موضوع ہے میں نے تو کبھی اس پر غور ہی نہیں کیا۔ویسے تمہیں اس قدر تفصیل کا کیسے علم ہو گیا"۔جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"مجھے جب اس پراجیکٹ کا علم ہوا تو میں نے خاص طور پر اس خصوصی سبجیکٹ کو پڑھا"...... روزی نے جواب دیا۔

"اوہ تو اس لئے تمہیں اس قدر تفصیل کا علم ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اس پراجیکٹ میں جو آلہ تیار ہو رہا ہے وہ آندھیاں پیدا کرے گا"۔ جیمز نے کہا۔

"آندھی تو معمولی چیز ہے اس آلے سے ہری کین اور ٹائی فون پیدا کیے جائیں گے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہری کین اور ٹائی فون۔ مطلب ہے ہوا کے زبردست طوفان، لیکن تم نے ہری کین اور ٹائی فون کے درمیان اور کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا ان دونوں کا مطلب علیحدہ ہوتا ہے۔ میں تو انہیں ایک ہی چیز سمجھتا ہوں"۔ جیمز نے کہا۔

"مطلب تو ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی ہوا کا خوفناک طوفان لیکن مختلف علاقوں کی وجہ سے نام مختلف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے چکروں کا رخ بھی مختلف ہوتا ہے۔ یہ طوفان دنیا کے شمالی منطقوں میں گھڑی کے رخ سے الٹے اور جنوبی منطقوں میں گھڑی کے رخ سیدھے چلتے ہیں اس لئے جو طوفان عرب الہند میں چلتے ہیں انہیں ہری کین اور جو جزائر شرق الہند میں چلتے ہیں انہیں ٹائی فون کہا جاتا ہے اور یہ طوفان اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ ان علاقوں میں موجود ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کر دیتے ہیں جب کہ اس پراجیکٹ سے جو طوفان پیدا کئے جائیں گے وہ ان طوفانوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور اور خوفناک ہوں گے۔ ان طوفانوں سے پورے ملک کو ایک لمحے میں مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے"...... روزی نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خوفناک پراجیکٹ ہے۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ مشین ایک لحاظ سے پوری دنیا کی کنٹرولر ہوئی لیکن ایک بات ہے کہ جہاں یہ طوفان لانے مقصود ہوں گے مشین کو وہاں لے جا کر نصب کرنا پڑے گا۔ اس طرح تو وہاں کی حکومت اور خفیہ ادارے اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"یہی تو اس پراجیکٹ کی خوبی ہے کہ اسے اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہیں سے یہ پوری دنیا کو کنٹرول کر سکے گا۔ جہاں حکومت اسرائیل چاہے گی طوفان پیدا کر کے اس جگہ کو تباہ کر دیا جائے گا اس طرح پوری دنیا پر یہودیوں کا مکمل کنٹرول ہو جائے گا اور پھر پوری دنیا پر یہودی حکومت کریں گے صرف یہودی"...... روزی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن حکومت ایکریمیا جب اس پر کام کر رہی ہے تو وہ کیسے برداشت کرے گی کہ یہ صرف اسرائیل میں نصب ہو۔ اس طرح تو اسرائیل ایکریمیا پر بھی قبضہ کر لے گا"...... جیمز نے کہا۔

"ایکریمیا کے صرف یہودی حکام کو اصل پراجیکٹ کا علم ہے جب کہ حکومت ایکریمیا کو یہی بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک نئی قسم کا میزائل تیار کیا جا رہا ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے گو تمہارا انتظام فول پروف ہو گا لیکن پھر بھی ہوشیار رہنا۔ ویسے میں نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ اگر عمران یا اس کے ساتھیوں

نے تمہارے جزیرے کا رخ کیا تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں پیشگی اطلاع بھی دے دوں گا"...... جیمز نے کہا۔

"بے حد شکریہ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے روزی نے کہا اور جیمز نے بھی گڈ بائی کہتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر روکی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ عمران کار اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ برآمدے میں جوانا کھڑا تھا۔ جیسے ہی عمران کی کار رکی جوانا برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پورچ کی طرف بڑھ آیا۔

"سلام ماسٹر۔ آپ تو اب رانا ہاؤس کا راستہ ہی بھول گئے ہیں"...... جوانا نے قریب آکر عمران کو سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا کروں رانا ہاؤس کے دیوؤں سے اب ڈر لگنے لگ گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے جوزف بھی پورچ میں پہنچ گیا۔

"باس یہ جوانا اب بے حد تنگ کرنے لگ گیا ہے"...... جوزف

نے آتے ہی جوانا کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

" اچھا پھر تو اس کے لئے جوانی کا بندوبست کرنا ہی پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

" یہ بات نہیں باس جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ بیکار رہ رہ کر تنگ آگیا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اسے کوئی پاجامہ لا کر دے دو۔ ادھیڑ ادھیڑ کر سیتا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

" ماسٹر کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ اگر آپ کو یہاں رانا ہاؤس میں یا آپ کے فلیٹ میں پابند کر کے بٹھا دیا جائے تو آپ کی کیا حالت ہو گی"...... جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے تو لطف آئے گا۔ مجھے تو اطمینان سے کتابیں پڑھنے کا وقت مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو تو کوئی مثال بھی نہیں دی جا سکتی۔ ویسے ماسٹر اصل بات یہی ہے کہ میں اب واقعی بیکاری اور فراغت سے تنگ آچکا ہوں"۔ جوانا نے کہا۔

" تو پھر جا کر ایکریمیا میں ماسٹر کلرز کو دوبارہ زندہ کر لو۔ خوب لوگوں کی گردنیں توڑو"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب یہی کام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا آپ کوئی ایسا بندوبست نہیں کر سکتے کہ مصروفیت رہے"...... جوانا نے کہا۔

" سب سے بڑی مصروفیت تو شادی کے بعد ہی سامنے آتی ہے۔ اسی لئے تو میں جوزف کو کہہ رہا تھا کہ اب جوانا کے لئے جوانی تلاش کرنی پڑے گی۔ بہر حال تم فکر نہ کرو میں نے تم دونوں کی مصروفیت کے لئے ایک تجویز سوچی ہے ذرا اس کے خدوخال واضح ہو جائیں پھر بتاؤں گا وہ آدمی کہاں ہے جسے ٹائیگر چھوڑ گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ بلیک روم میں ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں ایک قوی ہیکل آدمی لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی سر پر ابھرا ہوا گومڑ صاف دکھائی دے رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ اس کا حلیہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا شاکرہ نے بتایا تھا۔ لباس سے وہ ملازم ہی لگتا تھا۔ عمران نے اس کی کرسی کے سامنے پڑی ہوئی کرسی کھسکائی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹا اور پھر وہ جوانا کے ساتھ ہی عمران کی کرسی کے عقب میں آکر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی

لیکن اس کی ڈھلکی ہوئی گردن سیدھی ہو گئی تھی اور وہ اب انتہائی حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے عقب میں دیوؤں کی طرح کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔یہ۔میں کہاں ہوں۔تم۔تم کون ہو"...... اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"م۔میرا نام رشید ہے۔مگر۔مگر۔یہ سب کیا ہے"...... رشید کے لہجے میں بے پناہ بوکھلاہٹ تھی۔

"دیکھو رشید تم پروفیسر جلال کی کوٹھی میں ملازم ہو لیکن کل تم نے وہاں ایک شریف خاتون کے ساتھ بد تمیزی کی۔اسے دھکے دے کر کوٹھی سے نکال دیا اس پر ریوالور تان لیا۔ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں تفصیل بتا دو کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا یا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میری کرسی کے عقب میں کھڑے ہوئے دونوں دیو ایک لمحے میں تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ دیں گے۔یہ ایسے کاموں کے ماہر ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"م۔م مگر آپ کون ہیں۔م۔م میں تو ملازم ہوں۔حکم کا غلام ہوں۔مجھے تو جو حکم دیا گیا میں نے ویسے ہی کیا"...... رشید نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر یکلخت شدید

گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"اس حکم کی وجہ۔پوری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے کوٹھی سے قریبی ریستوران میں جا کر کاؤنٹر سے فون کیا اور کسی کو بتایا کہ وہ خاتون جا چکی ہیں اس لئے اب لاش کو منتقل کیا جا سکتا ہے اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو رشید بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ۔آپ کون ہیں کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے"...... رشید نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمارا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ہمارا ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور اس خاتون نے ہمیں اس کام پر مامور کیا ہے کہ ہم اسے تفصیل سے آگاہ کریں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے تو نہ ہی فون کیا اور نہ کسی لاش کی بات کی ہے"...... رشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رشید کا ایک بازو توڑ دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی لو ماسٹر"...... جوانا نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے رشید کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔میں بتاتا ہوں رک جاؤ"...... جوانا جیسے دیو قامت آدمی کو اپنی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر رشید خوف کی

شدت سے ہذیانی انداز میں بے اختیار چیخ پڑا۔

"رک جاؤ جوانا میں رشید کو آخری چانس دینا چاہتا ہوں۔ اب اگر اس نے جھوٹ بولا یا ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو پھر اس کی دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دینا۔ دونوں آنکھیں بھی نکال دینا اور زبان بھی کاٹ ڈالنا تاکہ یہ فٹ پاتھوں پر پڑا سسکتا رہے اور اس پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ جس کا ملازم ہے وہ اس کے لئے کیا کرتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں خدا کے لئے ایسا مت کرنا۔ اوہ یہ انتہائی بھیانک اور روح فرسا بات ہے۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ اب میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولوں گا"...... رشید نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں پروفیسر جلال کا ملازم ہوں۔ پروفیسر جلال کئی سال پہلے وفات پا چکے ہیں۔ ان کی بیگم کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا ایک لڑکا ہے جس کا نام نازش ہے۔ نازش ایکریمیا میں رہتا تھا۔ اس نے وہاں ایکریمی عورت سے شادی کی تھی۔ نازش سائنس دان تھا۔ جب پروفیسر جلال فوت ہوئے تو نازش ایکریمیا چھوڑ کر پاکیشیا مستقل طو پر آگیا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی جس کا نام کیلی ہے اور اس ایکریمی بھائی جس کا نام رابرٹ ہے یہاں آگئے۔ اب یہ اس خاندان

بد قسمتی ہے کہ نازش بھی ایک روز بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اس طرح کوٹھی اور یہاں کی جائیداد کیلی کے قبضے میں آگئی اور کیلی اور رابرٹ دونوں اکیلے یہاں رہنے لگے۔ رابرٹ اور کیلی دونوں اکثر ایکریمیا آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے گھر غیر ملکی بھی آتے رہتے ہیں۔ ایک روز ایک مقامی آدمی جس کا نام منصور تھا۔ کوٹھی میں لایا گیا وہ بقول کیلی کے کوئی سائنسدان تھا۔ کیلی اور رابرٹ پہلے تو اسے قائل کرتے رہے کہ وہ کسی جزیرے پر جائے اور وہاں کام کرے لیکن منصور مان نہیں رہا تھا۔ کیلی اور رابرٹ دونوں نے اسے بے حد لالچ بھی دیئے۔ دھمکیاں بھی دیں لیکن منصور کسی طرح بھی نہ مان رہا تھا۔ اس نے واپس جانے کی کوشش کی تو رابرٹ نے اسے کمرے میں بند کر دیا۔ وہ کئی روز تک وہاں بند رہا۔ پھر ایک روز جب اس کا کمرہ کھولا گیا تو وہ زخمی حالت میں پڑا ہوا ملا۔ اس نے کسی تیز دھار چیز سے اپنا گلا کاٹنے کی کوشش کی تھی لیکن گلا پوری طرح نہ کٹا تھا لیکن اس کا خون کافی ضائع ہو گیا تھا۔ رابرٹ اور کیلی نے خود ہی اس کی مرہم پٹی اور اس کا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن کسی ڈاکٹر کو نہ بلایا اس طرح اس کا زخم بگڑتا چلا گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ کل ایک موٹی سی عورت کیلی سے ملنے آگئی تو کیلی گھبرا گئی۔ اس نے سمجھا کہ اس سائنس دان کے بارے میں مخبری کرنے آئی ہے لیکن جب اس عورت نے اس سے بات چیت کی تو کیلی مطمئن ہو گئی کہ وہ عورت کوئی سروے کر رہی تھی اور اس کا تعلق کسی بین الاقوامی ادارے سے تھا کیلی ابھی اس سے باتیں کر

رہی تھی کہ منصور کو اچانک ہوش آگیا کیلی اس کے کراہنے کی آواز سن کر اس کمرے میں گئی ۔ رابرٹ جس کا کمرہ ساتھ ہی تھا وہ بھی اس کی آواز سن کر وہاں پہنچ گیا ۔ لیکن منصور ہوش میں آنے کے بعد اچانک مر گیا ۔ اس پر کیلی اور رابرٹ دونوں بری طرح گھبرا گئے ۔ میں چونکہ ان کا راز دار تھا اس لئے انہوں نے مجھے بلایا اور مشورہ کیا ۔ میں نے انہیں رائے دی کہ لاش کو یہاں سے نکال کر کسی ویران جگہ پر پھینک دیا جائے ۔ اگر لاش یہاں سے برآمد ہو گئی تو پھر انہیں پھانسی کے پھندے سے کوئی نہ بچا سکے گا ۔ انہوں نے میری بات مان لی ۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ خاتون ڈرائینگ روم میں موجود تھی اور کیلی اب کسی طرح بھی اس کے سامنے نہ جانا چاہتی تھی چنانچہ یہ فرض بھی مجھے ادا کرنا پڑا چونکہ حالات بے حد ہنگامی نوعیت کے تھے اور میں بھی سخت پریشان تھا اس لئے میں نے جا کر پہلے تو اس خاتون کو کمرہ سے جانے کے لئے کہا لیکن وہ جرح پر اتر آئیں تو مجبوراً مجھے انہیں دھمکی دے کر باہر بھیجنا پڑا ۔ لیکن کیلی اور رابرٹ دونوں کو خطرہ تھا کہ جس انداز میں اس خاتون کو نکالا گیا ہے کہیں وہ باہر نگرانی نہ کر رہی ہو اس لئے انہوں نے مجھے چیکنگ کے لئے بھیجا ۔ میں نے باہر آکر دیکھا تو وہ خاتون جا چکی تھیں ۔ میں ریستوران میں گیا وہاں بھی وہ مجھے نظر نہ آئیں تو میں نے وہیں سے فون کر کے رابرٹ کو اطلاع کر دی تاکہ وہ لاش کو فوری طور پر کار کی ڈگی میں منتقل کر دیں ۔ پھر میں واپس گیا اور میں نے وہ کار نکالی اور نیشنل پارک کے ایک ویران کونے میں لاش کو

پھینک کر واپس آگیا ۔ بس یہی بات ہے "...... رشید نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" کیلی اور رابرٹ اب بھی کوٹھی میں موجود ہیں "...... عمران نے پوچھا ۔

" جی نہیں وہ کل رات کو ہی ایک چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا چلے گئے ہیں ۔ آج میں کوٹھی میں اکیلا تھا کہ ایک نوجوان آیا ۔ اس نے بجلی کا میٹر چیک کرنا تھا ۔ میں اسے میٹر چیک کرا رہا تھا کہ اچانک میرے سر پر ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو گیا ۔ اب ہوش آیا ہے تو یہاں موجود ہوں "...... رشید نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ نوجوان ٹائیگر ہو گا ۔

" ایکریمیا میں ان کا پتہ کیا ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" مجھے نہیں معلوم انہوں نے کبھی نہیں بتایا "...... رشید نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔

" او کے میں تصدیق کر لوں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ اس کے بعد کوئی فیصلہ ہو گا "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بلیک روم سے باہر آکر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس انکوائری پلیز "...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" نیشنل پارک کے ساتھ کوئی پولیس اسٹیشن ہو گا اس کا فون نمبر چاہئے "...... عمران نے کہا ۔

"نیشنل پارک میں ہی ایک پولیس اسٹیشن قائم ہے وہاں کا نمبر دے دوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ یس تھینک یو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے وہی نمبر دوبارہ ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس اسٹیشن نیشنل پارک"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"انچارج سے بات کراؤ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کی کرختگی یکلخت مؤدبانہ پن میں بدل گئی۔

"ہیلو میں شفقت حسین ایس ایچ او پولیس اسٹیشن نیشنل پارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"انٹیلی جنس آفس کو اطلاع ملی ہے کہ کل نیشنل پارک سے کوئی لاش ملی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے اسی طرح باوقار لیکن قدرے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی لاش پارک کے ایک ویران کونے سے ملی ہے لیکن اس لاش سے کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جس سے اس کی شناخت ہو سکتی اس لئے ہم نے لاش کو ہسپتال کے مردہ خانے میں رکھوا دیا ہے اور ہیڈ کوارٹر اطلاع کر دی ہے۔ کل اخبارات میں اس

کے فوٹو شائع ہوں گے پھر شاید اس کی شناخت ہو سکے"...... ایس ایچ او نے جواب دیا۔

"لاش کے فوٹو آپ کے پاس تو ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر ایک کاپی موجود ہے"...... ایس ایچ او نے جواب دیا۔

"او کے ہمارا نمائندہ آپ کے پاس پہنچ رہا ہے تم فوٹو یا اس کی کاپی اسے دے دینا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چوہان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں چوہان۔ تمہاری رہائشی بلڈنگ سے نیشنل پارک قریب ہے وہاں سے پولیس کو ایک لاش ملی ہے جو شناخت نہیں ہو رہی۔ میں نے ابھی نیشنل پارک تھانے کے ایس ایچ او کو سنٹرل انٹیلی جنس کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بن کر بات کی ہے۔ تم انٹیلی جنس کا نمائندہ بن کر اس کے پاس جاؤ اور لاش کا فوٹو یا اس کی کاپی لے کر رانا ہاؤس جوزف کو پہنچا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوہان کی کوئی بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا لیکن چند لمحے وہیں بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔

"اس رشید کا خیال رکھنا اور اگر چوہان یہاں آئے تو اس سے فوٹو لے لینا میں اس کوٹھی کی تلاشی لینے جا رہا ہوں جہاں رشید رہتا ہے"...... عمران نے باہر موجود جوزف اور جوانا سے کہا اور پورچ کی

طرف بڑھ گیا۔

" ماسٹر کیا میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں"...... جوانا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" واقعی بے حد اکتا گئے ہو تم ۔بہر حال ٹھیک ہے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بھی مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ کوٹھی تھی ۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر عمران نے کار روک دی ۔

" گیٹ تھوڑا سا کھلا ہوا ہے اسے نیچے اتر کر پورا کھول دو"۔ عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھوڑے سے کھلے ہوئے گیٹ کو دھکیل کر پوری طرح کھول دیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں جا کر اس نے کار روک دی ۔جوانا پھاٹک بند کر کے پورچ میں آگیا۔

" تم گیٹ پر رک کر خیال رکھو میں اس دوران تلاشی لیتا ہوں"...... عمران نے جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھ گیا پہلے تو اس نے پوری کوٹھی کا تفصیلی راؤنڈ لگایا اسے کسی تہہ خانے کی تلاش تھی کیونکہ اس کے ذہن کے مطابق ایسی کوٹھیوں میں تہہ خانے لازماً بنائے جاتے ہیں اور یہ بھی انسانی نفسیات ہے کہ انتہائی اہم اور خفیہ چیزیں ہمیشہ انہی تہہ خانوں میں ہی رکھی جاتی ہیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تہہ خانہ خاصا بڑا اور صاف ستھرا تھا وہاں باقاعدہ ایک

کونے میں دفتر بنایا گیا تھا عمران نے تہہ خانے میں موجود الماریوں میزوں اور ایسی ہی دوسری چیزوں کی مکمل تلاشی لی لیکن کسی قسم کی کوئی مشکوک چیز اس کے سامنے نہ آئی تو اس نے دیواروں کو تھپک کر کسی خفیہ سیف یا الماری کی تلاش شروع کر دی اور پھر ایک تصویر کے عقب میں اسے سیف کا مخصوص ہک نظر آگیا چند لمحوں بعد سیف ظاہر ہو چکا تھا سیف نمبروں والا تھا اور ظاہر ہے عمران کو اس کے نمبروں کا تو علم نہ تھا لیکن عمران ایسے سیفوں کے نمبر رکھنے کی تکنیک سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس نے اس تکنیک کے مطابق مختلف نمبروں کو آزمانا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ سیف کھولنے میں کامیاب ہو گیا سیف تین گہرے خانوں پر مشتمل تھا۔ دو خانوں میں اسرائیلی اور ایکریمی کرنسی بھری ہوئی تھی جبکہ نچلے خانے میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی عمران نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا فائل میں دس بارہ ٹائپ شدہ کاغذات تھے جیسے جیسے عمران کی نظریں اس فائل میں موجود کاغذوں پر درج تحریر پر پڑتی جا رہی تھیں اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے اس نے سرسری طور پر سب کاغذوں کو پڑھا پھر فائل کو بند کر کے تہہ کیا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر اس نے سیف بند کیا اسے واپس دیوار میں غائب کر کے اس نے تصویر کو واپس اس کی پہلی جگہ پر ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر اوپر والی عمارت میں آیا اور

چند لمحوں بعد وہ پورچ میں پہنچ چکا تھا جوانا پورچ میں موجود تھا۔

"کچھ ملا ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں یہاں آنا بے کار ثابت نہیں ہوا"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ جوانا نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا۔ عمران نے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر وہ پھاٹک سے باہر لے آیا۔ جوانا نے پھاٹک کو دوبارہ بند کیا اور کار کی طرف بڑھا۔

"تم کار چلاؤ میں ذرا فائل کو اچھی طرح پڑھ لوں"...... عمران نے کھسک کر سائیڈ سیٹ پر ہوتے ہوئے کہا تو جوانا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"رانا ہاؤس جانا ہے یا کہیں اور"...... جوانا نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس"...... عمران نے جیب سے فائل نکال کر اسے کھولتے ہوئے کہا اور جوانا نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ رانا ہاؤس پہنچنے تک عمران فائل ہی پڑھتا رہا۔ جب جوانا نے کار پورچ میں روکی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑے وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ جوزف پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا۔

"چوہان صاحب آئے تھے دو فوٹو دے گئے ہیں"...... جوزف نے قریب آ کر کہا اور جیب سے دو فوٹو نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ ان میں سے ایک تو دور سے کھینچا گیا تھا جس میں پوری لاش نظر آ رہی

تھی جب کہ دوسرا چہرے کا کلوز اپ تھا۔ عمران غور سے اس چہرے کو دیکھتا رہا پھر اس نے دونوں فوٹو جیب میں رکھ لئے۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بلیک روم میں موجود اس آدمی کو بے ہوش کر کے کسی ویران جگہ چھوڑ آؤ۔ یہ خود ہی واپس کوٹھی پہنچ جائے گا اور جوانا تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے جوزف سے بات کرتے ہوئے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا جوانا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کے کسی مارکوئیس کو جانتے ہو کسی گینگ کا سربراہ ہو یا کسی مجرم تنظیم کا کوئی بڑا عہدے دار"...... عمران نے ایک کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے اور جوانا کو سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مارکوئیس۔ اوہ۔ اوہ۔ ایک آدمی کو تو جانتا ہوں اسے زیر زمین دنیا میں سارجنٹ مارکوئیس کہا جاتا ہے وہ سارجنٹ نامی مجرم تنظیم کا سرغنہ تھا اور ہر قسم کا کام کر لیتا تھا"...... جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس سے بات ہو سکتی ہے فون پر"...... عمران نے کہا۔

"جب میں وہاں تھا تو اس کا اڈہ ریجنٹ ہوٹل میں تھا اب کا معلوم نہیں بہر حال اگر وہ زندہ ہے تو اسے تلاش کیا جا سکتا ہے لیکن آپ اس

کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"جو فائل اس کوٹھی سے ملی ہے اس میں ایک خط مارکوئیس کی طرف سے بھی لکھا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مال اس تک اگر پہنچا دیا جائے تو وہ اسے منزل مقصود پر بھجوا دے گا اور میرا خیال ہے کہ مال سے مطلب یہ آدمی ہے جو ہلاک ہو گیا بقول اس ملازم کے وہ آدمی جس کا نام منصور تھا کوئی سائنس دان ہے اور وہ لوگ اسے کسی جزیرے پر بھجوانا چاہتے تھے اگر مارکوئیس مل جائے تو اس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تو ایکریمیا جانا پڑے گا ماسٹر فون پر وہ شخص کچھ نہیں بتائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"تم پہلے اپنے والے مارکوئیس کو تو تلاش کرو اس کے بعد دیکھیں گے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک عورت کی آواز سنائی دی زبان ایکریمی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا کہ جوانا ایکریمیا کی انکوائری سے بات کر رہا ہے۔

"ریجنٹ ہوٹل کا نمبر دو"...... جوانا نے کرخت لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا جوانا نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریجنٹ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ مگر کرخت

واز سنائی دی۔

"رائس سے بات کراؤ میں ماسٹر کلرز کا جوانا بول رہا ہوں"۔ جوانا اجے بے حد کھردرا اور کرخت تھا۔

"اوہ باس رائس تو چار سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں اب تو ان کا ڈکا چارلس ہوٹل کا مالک ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لجے میں کہا گیا۔

"سارجنٹ مارکوئیس یہاں بیٹھتا ہے کیا وہ یہاں موجود ہے"۔ وانا نے کہا۔

"نہیں جناب سارجنٹ مارکوئیس تو اب بہت بڑے آدمی بن چکے ہی انہوں نے ہوٹل رین بو خرید لیا ہے۔ وہ وہیں ہوتے ہیں نب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس ہوٹل کا نمبر دے دو"...... جوانا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور جوانا نے کریڈل دبا دیا۔

"ماسٹر اس مارکوئیس سے کیا بات کرنی ہے"...... جوانا نے ریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اس سے کہو کہ کیلی اور رابرٹ اس کے پاس پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔ وئی بھی بات بنا دینا۔ اگر وہ ان دونوں سے کوئی شناسائی ظاہر کرے تو پھر یہ ہمارا مطلوبہ مارکوئیس ہو گا ورنہ نہیں"...... عمران نے ما تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور مبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا
دی ۔چونکہ فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آو
عمران بھی سن رہا تھا۔

"سارجنٹ مارکوئیس سے بات کراؤ۔ میں ماسٹر کلرز کا جوانا بو
رہا ہوں"...... جوانا کا لہجہ پہلے کی طرح کھردرا اور سخت تھا۔

"چیف باس تو ایکریمیا سے باہر گئے ہوئے ہیں آپ منیجر مارکو
سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جوانا مارکونی کا نا
سن کر نمایاں طور پر چونک پڑا۔

"ہیلو مارکونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور کرخت
بھاری آواز سنائی دی اور جوانا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر کلرز کا جوانا"...... جوانا نے اس
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کلرز کا جوانا۔ اوہ اوہ کیا واقعی ۔ کیا تم واقعی جوانا بول ر
ہو ۔ میرے دوست میرے بھائی ۔ اوہ کیا واقعی"...... دوسری طرف
سے مارکونی کی حیرت کی شدت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور جوا
مسکرا دیا۔

"اچھے دوست اور بھائی ہو کہ آواز ہی نہیں پہچان رہے ۔ جب
میں نے تمہاری آواز فوراً ہی پہچان لی تھی"...... جوانا نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ دراصل اتنے طویل عرصے بعد تمہاری آواز سن کر

انوں پر شک پڑنے لگ گیا ہے۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا
ے یا یہاں ایکریمیا سے"...... مارکونی نے کہا۔

"پاکیشیا سے بول رہا ہوں ۔ یہ تم نے سارجنٹ مارکوئیس کی
وکری کر لی ہے ۔ وہ تو تمہارے برابر کا آدمی تھا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں تمہارے زمانے میں تھا ۔ لیکن اب وہ ایکریمیا کا بہت بڑا
گینگسٹر ہو چکا ہے ۔ اب اس کے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر ہیں ۔ اب
وہ بہت بڑا آدمی ہے ۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا کوئی حکم کرو"۔
مارکونی نے اسی طرح شدت جذبات سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارکوئیس سے ہی بات کرنی تھی ۔ یہاں پاکیشیا سے ایک
عورت کیلی اور اس کا بھائی رابرٹ ایکریمیا گئے ہیں ۔ ان سے مجھے کام
تھا ۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ان کا پتہ مارکوئیس سے مل جائے گا"۔ جوانا
نے کہا۔

"مجھے تو ان کے بارے میں علم نہیں ہے ۔ البتہ مارکوئیس تو خود
آج صبح پاکیشیا گیا ہے ۔ وہ وہاں اب تک پہنچ بھی چکا ہوگا تم وہیں اس
سے مل لو"...... مارکونی نے کہا۔

"یہاں وہ کس جگہ ملے گا"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے جاتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ کسی فائل کے حصول کے
سلسلے میں جا رہا ہے اگر کوئی کام ہو تو ریڈ سٹار ہوٹل فون کر لوں وہ
وہیں ٹھہرے گا ۔ اس کے کہنے کے مطابق ریڈ سٹار ہوٹل اس کے کسی
دوست کا ہوٹل ہے"...... مارکونی نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے شکریہ۔ میں اسے تلاش کر لوں گا۔ میں جلد ہی ایکریمیا آؤں گا پھر ملاقات ہو گی گڈ بائی"...... جوانا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارکوئیس کسی فائل کے چکر میں آیا ہے۔ ایسے آدمی کسی عام سی فائل کے سلسلے میں خود تو اتنی دور نہیں آتے۔ اس کا مطلب ہے کوئی خاص ہی فائل ہے۔ بہرحال اب اسے تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ریڈ سٹار ہوٹل کہاں ہو گا۔ میں نے تو اس کا نام پہلی بار سنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"انکوائری سے معلوم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو"...... عمران نے لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ریڈ سٹار ہوٹل کا فون نمبر بھی بتاؤ اور اس کا ایڈریس بھی"۔ عمران نے کہا۔

"ریڈ سٹار نام کا کوئی ہوٹل دارالحکومت میں تو نہیں ہے جناب"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ جوانا۔ اب ٹائیگر سے بات کرنی پڑے گی"۔ عمران نے رسیور رکھ کر جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر یہاں دارالحکومت میں کوئی ریڈ سٹار نامی ہوٹل بھی ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے فون انکوائری آپریٹر نے تو کہا ہے کہ ریڈ سٹار نام کا کوئی ہوٹل دارالحکومت میں نہیں ہے اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی بات بھی درست ہے باس۔ ریڈ سٹار تو زیر زمین دنیا کے لئے نام ہے۔ ویسے اس کا نام اپائن ہوٹل ہے۔ اس کے نیچے ایک خفیہ بار اور جوا خانہ ہے۔ دراصل اس بار اور جوئے خانے کا نام ریڈ

"سٹار ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ ہوٹل اوور"...... عمران نے کہا۔

"ایپل روڈ پر باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مالک کون ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جاکی ہے باس۔ زیر زمین دنیا کا بڑا معروف آدمی ہے۔ شراب کی سمگلنگ کرتا ہے لیکن باس آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جس کوٹھی سے تم اس ملازم کو اغوا کر کے لائے تھے۔ وہاں سے ایک فائل ملی ہے جس میں ایکریمیا کے ایک زیر زمین دنیا کے آدمی مارکوئیس کا نام سامنے آیا ہے۔ وہاں ایکریمیا سے پتہ چلا ہے کہ مارکوئیس آج صبح ہی پاکیشیا روانہ ہوا ہے اور وہ ریڈ سٹار ہوٹل میں ٹھہرے گا۔ ہوٹل کا مالک اس کا دوست ہے۔ میں نے اس مارکوئیس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس سے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس میں ابھی معلوم کر کے رانا ہاؤس فون کرتا ہوں کہ کیا واقعی کوئی مارکوئیس جاکی کے پاس پہنچا بھی ہے یا نہیں اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"معلوم کر کے بتاؤ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس مارکوئیس کو یہاں رانا ہاؤس میں نہ لایا جائے ماسٹر"۔ جوانا نے کہا۔

"دیکھو پہلے معلوم تو ہو کہ تمہارے دوست مارکونی نے درست بھی بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ فون ٹائیگر نے کیا ہوگا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس ایک ایکریمی مارکوئیس جاکی کے پاس پہنچا ہے اور اس کے دفتر میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس مارکوئیس سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کرنی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کہاں کی جائے وہیں ہوٹل میں یا اسے یہاں رانا ہاؤس لایا جائے" عمران نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ جاکی سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر تو تمہارے تعلقات اس سے دوستانہ ہیں تو پھر اس مارکوئیس کو میں تمہارے علاوہ کسی اور سے اغوا کرا کر یہاں رانا ہاؤس لے آؤں اور اگر نہیں تو پھر اتنا لمبا بکھیڑا پالنے کی ضرورت نہیں میں وہیں جاکی کے دفتر میں ہی اس سے پوچھ گچھ کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں باس کریں۔ جاکی وغیرہ مجھے جانتے ضرور

ہیں لیکن میری اس سے دوستی وغیرہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے پھر تم وہیں الپائن ہوٹل پہنچ جاؤ میں جوانا کے ساتھ آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ جوانا وہیں اس سے دو باتیں کر لیں"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر الپائن ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جوانا موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار الپائن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ خاصی پرانی عمارت تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے ٹائیگر نکل کر ان کی طرف آیا۔

"مارکوئیس ابھی تک جاکی کے دفتر میں ہے باس میں نے معلوم کر لیا ہے"...... ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"تو آؤ چلو کہاں ہے وہ دفتر"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ٹائیگر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک سائیڈ پر موجود سیڑھیوں کے قریب پہنچ گئے جہاں دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"جاکی اوپر دفتر میں ہے"...... ٹائیگر نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہے تو سہی مگر باس کا مہمان آیا ہوا ہے اور باس کا حکم ہے کہ جب تک وہ اجازت نہ دے کسی کو اوپر نہ آنے دیا جائے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مجھے بھی تم اوپر نہ جانے دو گے"...... ٹائیگر کے لہجے میں تلخی تھی۔

"مجبوری ہے باس کا حکم ہے"...... اس آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔ دوسرے نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرنی چاہی لیکن اسی لمحے وہ بھی چیختا ہوا فضا میں اٹھتا چلا گیا جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بھی اچھل کر اٹھتے ہوئے اپنے ساتھی سے ٹکرایا۔

"اب اگر حرکت بھی کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر اور عمران سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھ گئے۔ جوانا نے ان دونوں کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور انہیں ایک جھٹکے سے دور پھینک دیا اور پھر وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا عمران اور ٹائیگر کے پیچھے اوپر برآمدے میں پہنچ گیا برآمدے کے اختتام پر ایک بند دروازہ نظر آرہا تھا جس کے باہر آفس کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"تم باہر رکو ٹائیگر میں اور جوانا بات کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مگر باس"...... ٹائیگر نے کچھ کہنا چاہا۔

"میں اپنا آرڈر دوہرانے کا عادی نہیں ہوں سمجھے"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا تو وہ کھلتا چلا گیا عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے انتہائی شاندار اور جدید فرنیچر سے سجایا گیا تھا انداز دفتر جیسا ہی تھا۔ ایک سائیڈ پر صوفوں پر دو غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک ادھیڑ عمر جبکہ دوسرا نوجوان تھا۔ عمران کے پیچھے جوانا بھی اندر آ گیا تھا۔

"کون ہو تم اور کیسے اندر آئے ہو"...... اس نوجوان نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جب کہ دوسرا ادھیڑ عمر صوفے پر بیٹھا رہا لیکن پھر اس کی نظریں جیسے ہی عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے جوانا پر پڑیں وہ بھی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام جاکی ہے اور یہ مارکوئیس ہے۔ ایکریمیا سے آیا ہے"...... عمران نے جاکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو اور تم اندر کیسے آئے کیا تمہیں نیچے میرے آدمیوں نے"...... جاکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے جاکی چیختا ہوا اچھلا اور دھڑام سے فرش پر جا گرا۔ ایک لمحے کے لئے

اس نے سمٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک جھٹکے سے ہی ساکت ہو گیا۔ جاکی کی کنپٹی پر پڑنے والی عمران کی ایک ہی بھرپور اور جچی تلی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... مارکوئیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر مارکوئیس آپ سے ہم نے چند باتیں کرنی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں جاکی کا فکر نہ کریں یہ تھوڑی دیر بعد خود ہی ہوش میں آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے مارکوئیس سے کہا۔

"تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم مجھے پہچان گئے ہو مارکوئیس اور یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہے کتنے بڑے گینگسٹر بن گئے ہو لیکن میں ابھی وہی جوانا ہوں اور یہ میرے ماسٹر ہیں اس لئے میری طرف سے اسے وارننگ سمجھنا کہ اگر تم نے ماسٹر کے سوالات کے درست جواب نہ دیئے تو پھر تمہارے ساتھ یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن کیا باتیں۔ میرا آپ سے کیا تعلق ہے۔ میں تو آج ہی ایکریمیا سے آیا ہوں ذاتی بزنس کے سلسلے میں"...... مارکوئیس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیلی اور رابرٹ تمہارے پاس پہنچے تھے وہ اب کہاں ہیں"۔ عمران نے اچانک کہا تو مارکوئیس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک کک کون رابرٹ کون کیلی اور میں تو انہیں نہیں

جانتا"...... مارکوئیس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی جاکی کی طرح چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا ۔ پھر وہ جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا جوانا کا بازو گھوما اور اس بار مارکوئیس پہلے سے بھی زیادہ زوردار انداز میں چیختا ہوا کئی فٹ دور جا گرا ۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا تھا ۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اسے فضا میں اٹھا لیا

"بولو جواب دے رہے ہو یا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا ۔

"بب بب بتاتا ہوں بتاتا ہوں"...... مارکوئیس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو جوانا نے اسے صوفے پر پٹخ دیا ۔

"اب اگر چوں چرا کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا"...... جوانا نے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جب کہ عمران سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا ۔

"ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے مارکوئیس ۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ بتادو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"ہاں وہ دونوں ایکریمیا میرے پاس پہنچے تھے"...... اس بار مارکوئیس نے منہ سے نکلنے والا خون ایک طرف تھوکتے ہوئے کہا ۔

"اب وہ کہاں ہیں"...... عمران نے کہا ۔

"وہاں ولنگٹن میں ان کی ، نئی رہائش گاہ ہے ۔ ٹمپل پلازہ میں فلیٹ

نمبر تھری تھری سکس وہیں ہوں گے"...... مارکوئیس نے جواب دیا ۔

"وہ یہاں سے ایک سائنس دان کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن وہ سائنس دان مر گیا اور تمہارے پاس پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ یقیناً یہی رپورٹ تمہیں دینے گئے ہوں گے ۔ اب بولو کہ تم اس سائنس دان کو کیوں اغوا کرانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا تو مارکوئیس ایک بار پھر چونک پڑا ۔

"تمہیں ۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے"...... مارکوئیس نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے وہیں صوفے پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگا ۔ اس کے عقب میں کھڑے جوانا نے اس کی بائیں آنکھ میں یکلخت انگلی کسی نیزے کی طرح مار دی تھی اور اب وہ اپنی انگلی پر لگے ہوئے خون اور مواد کو صوفے کی پشت سے صاف کر رہا تھا ۔

"یہ لاسٹ وارتنگ ہے مارکوئیس ۔ تم نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا ہے جب کہ تمہیں صرف جواب دینے کی اجازت ہے"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اوہ ۔ تم ۔ تم ۔ میری آنکھ"...... مارکوئیس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔

"یہی حشر دوسری آنکھ کا بھی ہو سکتا ہے اور تم جانتے ہو کہ اس کے بعد کیا ہوگا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

"مم ۔ مم میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ایسا مت کرو ۔ میں بتا دیتا

ہوں"...... اس بار مار کوئیس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بتاؤ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل مل کر ایک جزیرے لیڈچ آئی لینڈ میں کوئی خفیہ پراجیکٹ مکمل کر رہی ہیں میرے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے رابطے ہیں اور وہ کام جو وہ اپنی سرکاری ایجنسیوں سے کرانا مناسب نہیں سمجھتے وہ میں سرانجام دیتا ہوں۔ ایکریمیا کے سپیشل سیکرٹری مارجر نے مجھے کام دیا کہ پاکیشیا میں ایک سائنس دان ہے منصور۔ اسے اغوا کر کے اس طرح ایکریمیا لے آنا ہے کہ پاکیشیا [illegible]سی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ منصور جس پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا اس کی فائل بھی لے آنی تھی کیلی اور رابرٹ دونوں میری تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں وہ پاکیشیا میں میرے نمائندے ہیں۔ میں نے یہ کام ان دونوں کے ذمہ لگا دیا۔ انہوں نے اس منصور کو تلاش کیا اور اسے اپنی کوٹھی میں لے آئے۔ حکومت ایکریمیا کا کہنا تھا کہ اس منصور کو اس کی مرضی سے لے آیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے آفر دی تھی کہ منصور جتنی رقم بھی چاہے اسے دے دی جائے اور اسے بتا دیا جائے کہ ایک جزیرے پر واقع انتہائی بڑی لیبارٹری میں اسے دو سال کام کرنا پڑے گا۔ وہ جو تنخواہ اور سہولیات طلب کرے اسے منظور کر لیا جائے اور اگر وہ کسی صورت بھی رضامند نہ ہو تو پھر اسے جبراً لے آیا جائے۔ چنانچہ کیلی نے

اس منصور سے تعلقات بڑھائے اسے اپنی کوٹھی میں بلایا اور پھر اس سے بات کی لیکن اس منصور نے انکار کر دیا کیلی اور رابرٹ اسے بڑی بڑی آفرز دیتے رہے لیکن وہ کسی صورت نہ مانا تو کیلی نے مجھ سے بات کی میں نے اسے کہا کہ وہ اسے کوٹھی میں بند کر دے۔ چند روز بند رہے گا تو اس کا دماغ ٹھکانے آجائے گا اور پھر وہ رضامند ہو جائے گا۔ کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ اپنی رضامندی سے ہی آئے اس طرح ہم بے شمار الجھنوں سے بچ سکتے تھے۔ سپیشل سیکرٹری نے مجھے اس کے لئے چونکہ ایک ماہ کا وقت دیا تھا اس لئے ہمیں جلدی بھی نہ تھی لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس منصور نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے کیلی کو کہہ دیا کہ وہ اس کا کوٹھی میں ہی علاج کرے اور جب وہ ٹھیک ہو جائے تو پھر وہ مجھے اطلاع دے پھر میں اسے وہاں سے اغوا کرا کر لے آؤں گا کیونکہ اس کا یہ اقدام بتا رہا تھا کہ وہ کسی طور پر بھی رضامند نہیں ہو سکتا لیکن شدید زخمی ہونے کی صورت میں اگر اسے اغوا کرایا جاتا تو وہ مر بھی سکتا تھا لیکن پھر اچانک کیلی اور رابرٹ میرے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اچانک منصور ہلاک ہو گیا ہے۔ شاید اس کا زخم بگڑ گیا تھا یا کچھ اور ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے یہاں آ گئے ہیں کہ اس منصور کی لاش ملنے کے بعد کہیں انکوائری میں وہ سامنے نہ آجائیں۔ میں نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اگر منصور ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی ریسرچ فائل منگوا لی جائے چونکہ منصور کی موت کی وجہ سے میری ساکھ کو

دھمکا لگا تھا کہ میں ناکام رہا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود یہاں پاکیشیا پہنچ کر وہ فائل حاصل کر کے لے جاؤں چنانچہ میں یہاں آگیا۔ یہاں یہ جاکی میرا واقف ہے۔ ابھی میں اس سے باتیں کر ہی رہا تھا کہ تم یہاں پہنچ گئے"...... مارکوئیس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فائل تم نے کہاں سے حاصل کرنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"منصور کی ذاتی لیبارٹری سے"...... مارکوئیس نے جواب دیا اس نے ایک ہاتھ اپنی دائیں آنکھ پر رکھا ہوا تھا اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات موجود تھے لیکن شاید دوسری آنکھ نکلنے اور اندھا ہونے کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا۔

"کہاں ہے اس کی لیبارٹری"...... عمران نے پوچھا۔

"آصف کالونی کی کوٹھی نمبر سات سو اے بلاک۔ یہی پتہ مجھے کیلی نے بتایا تھا"...... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"کیا تم سائنس پڑھے ہوئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں۔ نہیں۔ میرا سائنس سے کیا تعلق"...... مارکوئیس نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر تم کیسے اپنی مطلوبہ فائل پہچان سکتے ہو۔ لیبارٹری میں تو نجانے کتنی فائلیں ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"منصور کے ساتھ تین چار اس کے اسسٹنٹ بھی کام کرتے ہیں۔ سپیشل سیکرٹری نے بتایا تھا کہ ہم نے وہ فائل حاصل کرنی ہے جس کا تعلق ایئر پریشر ریسرچ سے ہو۔ میں نے یہی منصوبہ بنایا تھا کہ اس کے

کسی اسسٹنٹ پر تشدد کر کے اس سے اصلی فائل حاصل کروں گا یا دوسری صورت میں لیبارٹری میں جتنی بھی فائلیں ہوئیں سب ساتھ لے جاؤں گا"...... مارکوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"منصور کو آئی لینڈ تم نے خود پہنچانا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے سپیشل سیکرٹری کو اطلاع دینی تھی۔ پھر ان کے آدمی اسے لے جاتے"...... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ آئی لینڈ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فلوریڈا سے کچھ فاصلے پر ہے۔ کانڈا نام کا ویران جزیرہ تھا لیکن اب اسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ بس اتنا معلوم ہے"۔ مارکوئیس نے جواب دیا۔

"تم خود وہاں کبھی گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک بار گیا ہوں لیکن مجھے جزیرے کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ ہماری لانچ کو جزیرے سے بہت دور روک دیا گیا اور پھر جزیرے کی انچارج مادام روزی خود اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ وہاں آئی۔ ہم نے ایک خاص قسم کی مشین اسے پہنچانی تھی۔ اس مادام روزی نے وہ مشین لی اور پھر واپس چلی گئی"...... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"لیکن یہ مشین حکومت خود بھی تو بھیج سکتی تھی پھر اس کے لئے تمہاری خدمات کیوں حاصل کی گئیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ مشین اسرائیل کی طرف سے آئی تھی اور اسے ایکریمیا کے

سرکاری حکام کی نظروں سے بچا کر جزیرے پر پہنچانا تھا"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"اس مادام روزی کا حلیہ کیا ہے اس کے بارے میں تفصیل"۔ عمران نے کہا تو مار کوئیس نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ مادام روزی یہودی عورت ہے اور ایکریمیا کے خفیہ اداروں میں کام کرتی رہی ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"تم نے جزیرے پر اپنی آمد کی اطلاع کیسے دی تھی"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہمیں ایک فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر دیا گیا تھا۔ ہم نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی جس کا جواب مادام روزی نے دیا تھا۔ پھر خصوصی کوڈ نمبر کا تبادلہ ہوا اور اس کے بعد وہ لانچ پر بیٹھ کر آ گئی"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"فائل جو تم یہاں سے حاصل کرنے آئے ہو یہ تم نے ایکریمیا میں کس کے حوالے کرنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل سیکرٹری کے چیف اسسٹنٹ مارشل کے"۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

"تمہارے تعلقات براہ راست سپیشل سیکرٹری سے ہیں یا اس کے عملے کے کسی آدمی سے"...... عمران نے کہا۔

"براہ راست سپیشل سیکرٹری سے"...... مار کوئیس نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپیشل سیکرٹری کو اس جزیرے کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہی انچارج ہے"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"او کے مسٹر مار کوئیس تم نے واقعی ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس تعاون کا انعام تمہیں ضرور ملے گا اور وہ انعام ہے آسان موت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اوہ اوہ"...... مار کوئیس نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اس کے عقب میں کھڑے ہوئے جوانا کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی مار کوئیس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔

"آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی جہازی سائز کی میز کے پیچھے گھومنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر سے نظریں اٹھائیں ۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ موٹے فریم اور موٹے شیشوں والی عینک موجود تھی ۔ وہ چند لمحے اس طرح غور سے بند دروازے کو دیکھتا رہا جیسے دروازے پر موجود کسی سکرین پر وہ کوئی منظر دیکھ رہا ہو ۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا ۔ اس کا قد لمبا جسم بھاری اور سڈول تھا لیکن اس کے چہرے کے خدوخال ایسے تھے کہ جیسے وہ ایکریمین اور ایشیائی مخلوط نسل کا ہو ۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی ۔ پیشانی تنگ تھی لیکن جبڑے خاصے بھاری سے تھے ۔ ناک کی بناوٹ منگولوں جیسی

تھی ۔ سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے ۔ اس کے چہرے سے سفاکی اور سختی خصوصی طور پر نمایاں تھی ۔

"ہیلو باس" ...... آنے والے نوجوان نے قدرے بھاری مگر سپاٹ آواز میں کہا ۔

"بیٹھو کاسٹر" ...... ادھیڑ عمر باس نے فائل بند کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا تو کاسٹر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا ۔ اس کے انداز میں لاتعلقی کا عنصر نمایاں تھا ۔ باس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر اس دراز کو بند کر کے اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک پتلی لیکن چوڑی بوتل نکالی ۔ اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود انتہائی تیز شراب کے دو گھونٹ اس نے اپنے حلق میں انڈیلے پھر بوتل کا ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل واپس جیب میں رکھ لی ۔ کاسٹر خاموش بیٹھا ہوا لاتعلقی کے انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھتا رہا ۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو کاسٹر" ...... چند لمحوں بعد باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو کاسٹر چونک پڑا ۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں کیا مطلب" ...... کاسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"جو کچھ جانتے ہو وہ پہلے بتا دو" ...... باس نے کہا ۔

"اتنا جانتا ہوں باس کہ وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری میں ایکریمیا اور اسرائیل کے سائنس دان مل کر کسی خصوصی سائنسی آلے

ریسرچ کر رہے ہیں اور ایسی ریسرچ کو تحفظ دینے کی خاطر خصوصی انتظامات کے گئے ہیں وہاں اسرائیل اور ایکریمیا کی تربیت یافتہ عورتوں کو خصوصی طور پر آباد کیا گیا ہے ۔وہاں مرد کا داخلہ ہر صورت میں منع ہے ۔مادام روزی وہاں کی انچارج ہے"...... کاسٹر نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کبھی گئے ہو"...... باس نے ایک اور سوال پوچھا۔

"نہیں"...... کاسٹر نے مختصر سا جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... باس نے کہا۔

"صرف اتنا سنا ہے کہ یہ لوگ خاصے تیز اور فعال ہیں ۔اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"اگر تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران سے ٹکراؤ ہو جائے تو کیا کرو گے"...... باس نے کہا۔

"ان کے متعلق جو حکم ہوگا اس کی تعمیل کروں گا"...... کاسٹر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے پوچھا نہیں کہ میں تم سے اس قسم کا انٹرویو کیوں کر رہا ہوں"۔اس بار باس نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسی باتوں پر غور نہیں کیا کرتا۔ کوئی وجہ ہو گی ۔اگر آپ ضرورت سمجھیں گے تو بتا دیں گے نہ ضرورت سمجھیں گے نہیں بتائیں گے"...... کاسٹر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ تمہاری یہ عادت مجھے پسند ہے کہ تم صرف کام سے کام رکھتے ہو مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وجہ سے لیڈیز آئی لینڈ میں دلچسپی لے رہے ہیں وہاں لیڈیز آئی لینڈ میں ایسے حفاظتی انتظامات موجود ہیں کہ اگر یہ لوگ وہاں جائیں بھی ہی تو انہیں کچھ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن جس انداز کے یہ شاطر ذہین اور عیار لوگ ہیں میں یہ رسک بھی نہیں لینا چاہتا۔اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں وہاں جانے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے اور اس کے لئے میں نے تمہارے گروپ کا انتخاب کیا ہے کیونکہ تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو اور ان لوگوں کے خلاف صرف وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو ڈائریکٹ ایکشن کرے"...... باس نے اس بار تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... کاسٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو باس نے سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھولا اور پھر میز پر پھیلا دیا۔

"اچھی طرح میری باتیں ذہن نشین کر لو"...... باس نے کہا تو کاسٹر نقشے پر جھک گیا۔

"یہ بحر اوقیانوس ہے اور یہ جزائر غرب الہند اور یہ ہے چونچ کی طرح نکلی ہوئی ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا اور یہ ہے کانڈا ۔لیڈیز آئی لینڈ ۔جہاں عمران یا اس کے ساتھی پہنچنا چاہتے ہیں ۔ظاہر ہے یہ لوگ وہاں ہیلی کاپٹر سے نہیں پہنچ سکتے نہ کسی جہاز کے ذریعے لامحالہ یہ تیز رفتار

لانچوں یا سٹیمروں کے ذریعے وہاں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ان کے وہاں پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ پہلے راستے کے مطابق یہ پہلے فلوریڈا آئیں اور یہاں سے کانڈا جائیں لیکن یہاں ایکریمی بحریہ کے انتہائی سخت ترین اور فول پروف انتظامات ہیں۔ یہاں سے کوئی لانچ یا سٹیمر بغیر انتہائی سخت ترین چیکنگ کے آگے نہیں جا سکتا۔ خاص طور پر پرائیویٹ لانچ یا سٹیمر تو کسی طور پر نہیں جا سکتا اس لئے یہ لوگ اس راستے سے جانے کی کوشش کریں گے تو لامحالہ چیک بھی ہو جائیں گے اور مارے بھی جائیں گے۔ اس لئے اس راستے کے بارے میں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ دوسرا راستہ وسطی ایکریمیا یا میکسیکو سے جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ انتہائی طویل راستہ ہے اور راستے میں ایکریمی بحریہ کی انتہائی سخت چیکنگ ہے اس لئے یہ راستہ بھی ان کے لئے بند ہے تیسرا راستہ یہ ہے کہ یہ لوگ براہ راست کیوبا پہنچیں اور وہاں سے کانڈا جائیں لیکن یہاں بھی ہر طرف ایکریمی بحریہ کا ہولڈ ہے۔ صرف یہ چوتھا راستہ ایسا ہے جہاں سے یہ لوگ کانڈا پہنچ سکتے ہیں اور یہ راستہ ہے جزیرہ سراما سے۔ یہ جزیرہ بین الاقوامی کنٹرول میں ہے اس لئے یہاں کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ہر نسل و قومیت کے افراد بھی رہتے ہیں جن میں اکثریت جرائم پیشہ افراد کی ہے جن کا تعلق سمگلنگ سے ہے۔ یہاں سے کانڈا بے حد قریب بھی پڑتا ہے۔ پھر سراما سے کانڈا کے درمیان کوئی بحری چیکنگ بھی نہیں ہے اور سراما میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے اور ہیلی کاپٹر

سروس بھی۔ اس لئے یہ لوگ پہلے سراما پہنچیں گے پھر وہاں سے کانڈا اور میں تمہیں اور تمہارے گروپ کو سراما بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں تم ان کا خاتمہ کر دو۔ سراما تمہارے لئے نیا نہیں ہے۔ تم بے شمار بار وہاں کام بھی کر چکے ہو اور وہاں کے جرائم پیشہ گروپوں سے بھی تمہاری واقفیت ہے اس لئے تم وہاں ان لوگوں کو ٹریس بھی آسانی سے کر لو گے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... کاسٹر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... باس نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی ایک فائل نکال کر اس نے کاسٹر کی طرف بڑھا دی۔

"اس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام مطلوبہ معلومات موجود ہیں"...... باس نے فائل کاسٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"باس چند سوالات ذہن میں آ رہے ہیں"...... کاسٹر نے کہا۔

"ہاں پوچھو یہ انتہائی اہم مشن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس مشن میں کامیاب رہو"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد داخل نہیں ہو سکتا پھر یہ لوگ کس حیثیت سے وہاں داخل ہوں گے"...... کاسٹر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس میں عورتوں کا شعبہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران جزیرے پر ہی رک جائے اور عورتوں کو وہاں بھیجا جائے۔ وہ کوئی بھی ترکیب استعمال کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بات

طے ہے کہ چاہے عورتوں کا گروپ ہو یا مردوں کا یا مخلوط ۔ عمران ہی ان کا لیڈر ہو گا"...... باس نے جواب دیا۔

" اگر یہ لوگ کسی بھی طرح کانڈا میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ فرض کیا کہ وہ جزیرے سراما پر نہیں آتے کسی آبدوز کے ذریعے براہ راست وہاں پہنچ جاتے ہیں پھر"...... کاسٹر نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ جزیرے کے گرد چالیس بحری میلوں تک ایسے انتظامات ہیں کہ کوئی لانچ، سٹیمر یا آبدوز داخل ہی نہیں ہو سکتی اگر داخل ہو بھی جائے تو خود بخود بغیر کسی وارننگ کے تباہ ہو جائے گی"...... باس نے کہا۔

" جزیرے کے اوپر سے گزرتے ہوئے یہ پیرا شوٹس کے ذریعے نیچے اتر سکتے ہیں"...... کاسٹر نے کہا۔

" نہیں جزیرے کے اوپر سے کوئی فوجی یا غیر فوجی جہاز نہیں گزر سکتا۔ اسے بغیر کسی وارننگ کے اڑا دیا جاتا ہے"...... باس نے کہا۔

" میں یہ چاہتا ہوں کہ روزی سے میرا رابطہ ہو تاکہ اگر کوئی بھی بات ہو تو وہ مجھ سے رابطہ کر سکے یا میں اس سے ۔ باقی میں سنبھال لوں گا"...... کاسٹر نے کہا۔

" اس کا انتظام ہو جائے گا لیکن تم یا تمہارا کوئی آدمی بھی اس جزیرے پر نہ جا سکے گا اور نہ ہی جزیرے سے کوئی عورت تمہارے پاس آ سکے گی۔ اس بات کا خیال رکھنا"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... کاسٹر نے کہا اور باس نے میز پر پڑی ہوئی فائل

اپنی طرف کھسکائی اور جیب سے قلم نکال کر اس نے فائل کھول کر اس کے ایک کاغذ پر نمبر لکھنے شروع کر دیئے۔

" یہ مادام روزی کا فون نمبر ہے ۔ اس پر تم اسے کال کر سکتے ہو ۔ میں اسے تمہارے متعلق تفصیل بتا دوں گا۔ لیکن وہاں جانے سے پہلے تم نے اس فائل کا ایک ایک لفظ ضرور پڑھنا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا مقابلہ کس قسم کے لوگوں سے ہے"...... باس نے فائل بند کر کے اسے کاسٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... کاسٹر نے کہا اور فائل اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

" وہاں پہنچ کر تم نے مجھ سے رابطہ کرنا ہے ۔ ایک اور سیکشن بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے وہ پاکیشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ اگر عمران یا اس کے ساتھی پاکیشیا سے نکلیں گے تو وہ جدھر کا بھی رخ کریں گے اس سیکشن کو اطلاع مل جائے گی اور وہ مجھے اطلاع دے دیں گے کیونکہ حکومت نے اب اس سارے مشن کا انچارج ہمارے سیکشن بلیک سٹار کو بنا دیا ہے"۔ باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس"...... کاسٹر نے اسی طرح مختصر لفظوں میں جواب دیا اور پھر فائل کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتا ہوا وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو باس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک سٹار چیف بول رہا ہوں ۔ سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... باس نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سپیشل سیکرٹری مارجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھی ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"رالگر بول رہا ہوں جناب۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے کاسٹر اور اس کے گروپ کو جزیرہ سراما بھجوا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کاسٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لے گا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دے گا"...... رالگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاسٹر تیز رفتاری سے کام کرتا ہے وہ سنبھال لے گا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ویسے ایک بات ہے اگر عمران نے براہ راست آپ پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر کیا ہوگا"...... رالگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ مجھ پر وہ کیسے ہاتھ ڈال سکتا ہے"...... سپیشل سیکرٹری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی سارجنٹ مارکوئیس کے متعلق بتایا ہے کہ وہ آپ کا خاص آدمی تھا اور آپ نے اسے پاکیشیا ایک ضروری فائل حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن پھر اطلاع ملی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور ظاہر ہے پاکیشیا میں وہ عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگا ہوگا۔

انہوں نے اس سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہونگیں انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ ہی اس جزیرے کے انچارج ہیں اس لئے اگر انہوں نے آپ پر ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی جگہ لے لی تو پھر میں کاسٹر یا مادام روزی کیا کر سکیں گے"...... رالگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے انہیں کیا ملے گا۔ میں تو خود وہاں نہیں جا سکتا"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"آپ وہاں موجود کسی بھی سائنس دان کو طلب بھی کر سکتے ہیں اور وہاں بھجوا بھی سکتے ہیں اور یہ سائنس دان مرد ہوتے ہیں"۔ رالگر نے کہا۔

"جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں ایسا نہیں کروں گا"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"میں نے صرف آپ کو ہوشیار رہنے کے لئے یہ سب کچھ کہا ہے"۔ رالگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں ۔ تم فکر مت کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رالگر نے رسیور رکھا اور پھر انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ابھی میری سپیشل سیکرٹری سے فون پر بات ہوئی ہے۔ فون سیکشن کو کہو کہ اس بات چیت کی ٹیپ اور فون سے منسلک ہونے

والا ٹیپ ریکارڈر میرے پاس بھیج دیں ابھی"...... راقگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو راقگر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور مائیکرو ٹیپ موجود تھی جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں میز پر رکھیں اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو راقگر نے ٹیپ اٹھا کر اسے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کیا اور اس کا بٹن دبا دیا۔ چونکہ ٹیپ پہلے ہی ریوائنڈ کر کے بھیجی گئی تھی۔ اس لئے بٹن آن ہوتے ہی "یس" کا لفظ سنائی دیا۔ آواز نسوانی تھی۔ یہ سپیشل سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کی آواز تھی۔ اس کے بعد راقگر کی آواز سنائی دی۔ پھر سپیشل سیکرٹری کی اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ راقگر خاموش بیٹھا یہ ساری گفتگو سنتا رہا۔ جب آواز آنی بند ہو گئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کی اور اس کے ریوائنڈ کرنے والا بٹن آن کر دیا۔ جب ٹیپ ریوائنڈ ہو گئی تو اس نے اس کا لنک میز پر رکھے ہوئے فون کے ساتھ کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مارکس کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو ون سے بات کراؤ میں راقگر بول رہا ہوں"...... راقگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر دوہرا دیا گیا۔

"اور کوئی بات"...... راقگر نے پوچھا۔

"کوڈ پنک پتھر اور ملکی ماؤس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راقگر نے کریڈل دبایا اور اس لڑکی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو ون سے بات کراؤ"...... راقگر نے کہا۔

"کوڈ"...... دوسری ف سے پوچھا گیا۔

"پنک پتھر"...... راقگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ کوڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ملکی ماؤس"...... راقگر نے کہا۔

"او کے کون بول رہا ہے"...... اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"راقگر"...... راقگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راقگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو زیرو زیرو ون بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"راقگر بول رہا ہوں جناب"...... راقگر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیڈیز آئی لینڈ پر مکمل ہونے والا پراجیکٹ خطرے میں ہے"۔رالگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں یکلخت بے پناہ حیرت امڈ آئی تھی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... رالگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ یہ انتہائی دھماکہ خیز خبر ہے"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے جو تفصیل سپیشل سیکرٹری نے بتائی ہے۔اس کے مطابق سب سے پہلے ڈورسی نے اپنے سیکشن انچارج کو اطلاع دی کہ لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں اس کا لکھا ہوا مضمون پاکیشیا کے کسی مقامی اخبار میں شائع ہوا ہے اور پاکیشیا کے علی عمران کے اس کے شوہر سے پرانے تعلقات تھے اس لئے عمران نے یہ مضمون پڑھ کر ڈورسی کے شوہر کو فون کیا اس سے اسے ڈورسی کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے ڈورسی کو ٹٹولنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے ڈورسی اسے کیا بتا سکتی تھی۔البتہ اس نے سیکشن چیف کو اطلاع کر دی۔سیکشن چیف نے ایک اور سیکشن کے ذمے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پاکیشیا میں نگرانی کا کام لگا دیا۔اور لیڈیز آئی لینڈ کی مادام روزی کو ساری تفصیل بتا دی۔مادام روزی بھی اس عمران کو جانتی ہے۔اس نے یہ

تفصیل سپیشل سیکرٹری کو بتا دی۔ادھر سپیشل سیکرٹری صاحب نے ایک مقامی گینگسٹر مارکوئیس کے ذمے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے اسے لیڈیز آئی لینڈ پہنچانے کا کام لگایا ہوا تھا۔مارکوئیس کے گروپ کے افراد پاکیشیا میں کام کرتے تھے۔انہوں نے اس سائنس دان جس کا نام منصور بتایا گیا ہے۔اغوا کر لیا اور پہلے کوشش کی کہ وہ رضامندی سے جزیرے پر جائے لیکن جب وہ راضی نہ ہوا تو اسے جبراً لے آنے کا پروگرام بنایا گیا۔لیکن سائنس دان نے خود کشی کر لی۔اس پر وہ دونوں فرار ہو کر یہاں مارکوئیس کے پاس پہنچ گئے۔مارکوئیس نے سپیشل سیکرٹری کو تفصیل بتائی تو سپیشل سیکرٹری نے اسے کہا کہ وہ وہاں سے فائل حاصل کرے۔چنانچہ مارکوئیس اس فائل کے حصول کے لئے خود پاکیشیا گیا لیکن پھر سپیشل سیکرٹری کو اطلاع ملی کہ مارکوئیس کو وہاں کسی ہوٹل میں گردن توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔اس پر سپیشل سیکرٹری گھبرا گیا۔اس نے مجھے کال کر کے ساری تفصیل بتائی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچنے سے روکنے کا مشن سونپ دیا۔میں نے کاسٹر گروپ کو سراما بھجوا دیا ہے۔کیونکہ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سراما کے ذریعے ہی لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد میں نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی اور اسے بتایا کہ اس نے مارکوئیس جیسے عام غنڈے کو اس انتہائی اہم مشن میں کام سونپ کر سخت غلطی کی ہے۔پاکیشیا میں یقیناً مارکوئیس سے

وہ عمران ٹکرایا ہوگا اور اسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ سپیشل سیکرٹری اس سارے مشن کا انچارج ہے اور اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے براہ راست سپیشل سیکرٹری پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر وہ اس کے ذریعے سائنس دانوں کے روپ میں جزیرے بلکہ لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی یہودیوں کا یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور سپیشل سیکرٹری نے میری بات کو تسلیم کیا ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا ہونا چاہئے"...... رافگر نے کہا۔

"تم نے سپیشل سیکرٹری سے کیا بات کی ہے"...... مارکس نے پوچھا۔

"اس بات چیت کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ میں اسے آن کر دیتا ہوں۔ آپ خود سن لیں"...... رافگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹیپ سے نکلنے والی آواز اس کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اور دوسری طرف زیرو زیرو ون تک بھی۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو رافگر نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"آپ نے سن لی تمام بات"...... رافگر نے کہا۔

"ہاں اور تمہاری بات درست ہے کہ سپیشل سیکرٹری کے ذریعے یہ لوگ سب کچھ ختم کر سکتے ہیں۔ اس آدمی نے اس اہم ترین پراجیکٹ کے سلسلے میں حد درجہ حماقت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن اب

کیا کیا جائے"...... زیرو زیرو ون نے کہا۔

"اس سپیشل سیکرٹری کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ ہم سب دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ لوگ کام کر گزریں گے۔ عمران حد درجہ شاطر اور ذہین آدمی ہے"...... رافگر نے کہا۔

"لیکن سپیشل سیکرٹری کے ہلاک ہونے سے اس کا عہدہ اور دفتر تو ختم نہیں ہو جائے گا۔ اس پراجیکٹ کا مکمل چارج سپیشل سیکرٹری کو دیا گیا ہے اس لئے دوسرا سپیشل سیکرٹری بنے گا۔ اس کے پاس بھی تو ریکارڈ موجود ہوگا"...... زیرو زیرو ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے بہرحال میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کو اس خطرے کی صحیح نوعیت سے آگاہ کر سکوں ویسے تو لیڈیز آئی لینڈ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور کاسٹر کو سراما آئی لینڈ پر بھیج کر میں پوری طرح مطمئن ہو گیا ہوں لیکن یہی ایک راستہ ایسا تھا جس پر چل کر عمران ہمارے تمام انتظامات کو درہم برہم کر سکتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں"...... رافگر نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ہے۔ واقعی یہ انتہائی اہم خطرہ ہے۔ اس کا میرے نزدیک ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ سپیشل سیکرٹری سے اس جزیرے کے بارے میں تمام ریکارڈز اور اختیارات واپس لے لئے جائیں اور اس کے بعد سپیشل سیکرٹری اور اس کے ساتھ ہی اس سے متعلقہ تمام افراد کا خاتمہ کر دیا جائے"...... مارکس نے کہا۔

"یہ مناسب رہے گا جناب لیکن سرکاری طور پر چارج تو کسی نہ

کسی کو دینا ہی پڑے گا"...... راڈگر نے کہا۔

"ریزرو سیکرٹری انتہائی سمجھدار آدمی [illegible] اسرائیل کا خاص ایجنٹ ہے اسے چارج دے دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے زیرو زیرو ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راڈگر نے ہاتھ کریڈل پر رکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راڈگر بول رہا ہوں بلیک سٹار چیف۔ مادام روزی سے بات کرائیں"...... راڈگر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد روزی کی مترنم آواز سنائی دی۔

"راڈگر بول رہا ہوں مادام روزی تمہیں سپیشل سیکرٹری کی طرف سے اطلاع مل چکی ہو گی کہ لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں تمام ایجنسیوں سے اختیارات واپس لے کر صرف بلیک سٹار کے حوالے کر دیئے گئے ہیں"...... راڈگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے اطلاع مل گئی ہے۔ لیکن کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... روزی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وجہ وہی ہے۔ تمہارے جزیرے پر موجود لیبارٹری کی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران سے اس کا تحفظ"...... راڈگر نے

جواب دیا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی مسٹر راڈگر۔ کیا وہ لوگ اتنی اہمیت کے قابل بھی ہیں"...... اس بار روزی کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

"حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل دونوں اسی ایک پوائنٹ پر متفق ہیں کہ اصل خطرہ ہی عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے اسے خفیہ رکھنے کا انتظام کیا گیا لیکن ڈورسی کے اس مضمون کی پاکیشیا کے مقامی اخبار میں اشاعت نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے اور شاید اب سپیشل سیکرٹری صاحب سے بھی اس کا چارج لے لیا جائے کیونکہ سپیشل سیکرٹری صاحب کا ایک خاص آدمی پاکیشیا میں عمران کے ہاتھ لگ چکا ہے اور عمران نے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ بہرحال میں نے اپنے گروپ کے سب سے تیز اور فعال سیکشن کاسٹر گروپ کو تمہاری امداد پر تعینات کر دیا ہے۔ کاسٹر اپنے گروپ کے ساتھ سراما جزیرے پر رہے گا۔ اسے تمہارا فون نمبر دے دیا گیا ہے وہ تمہیں کال کرے گا اور تم خود اس سے کوڈ ورڈز طے کر لینا"۔ راڈگر نے کہا۔

"لیکن کیا آپ نے کاسٹر کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ اسے لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے کی کسی صورت بھی اجازت نہیں ملے گی"۔ روزی نے کہا۔

"ہاں اسے بتا دیا گیا ہے۔ دراصل میرا خیال ہے کہ عمران یا اس

کے ساتھی جزیرہ سراما سے ہی تمہارے جزیرے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر تمام راستے ایکریمیا بحریہ کے مکمل کنٹرول میں ہیں اور انہیں انتہائی سخت چیکنگ کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے اور کاسٹر سراما میں کارکردگی کے لحاظ سے سب سے مناسب آدمی ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سراما پہنچے تو کاسٹر انہیں ٹریس بھی کر لے گا اور ان کا خاتمہ بھی کر دے گا"۔ راڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسی صورت میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے روزی نے کہا اور راڈگر نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھا اور ایک لمبا اطمینان بھرا سانس لے کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے فائل نکال کر سامنے رکھی اور پھر بڑے مطمئن انداز میں اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران ایک ڈائری سامنے رکھے اس کی ورق گردانی میں مصروف تھا جب کہ بلیک زیرو کچن میں گیا ہوا تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافیل کارپوریشن"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رافیل سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں علی عمران"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے بلیک ایگل جہاں کہیں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اسی لمحے بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کے مگ تھے اس نے ایک مگ عمران کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے خیال کے مطابق اس لیڈیز آئی لینڈ میں کیا ہو رہا ہوگا"۔ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونا کیا ہے فیشن پریڈ ہو رہی ہوگی مقابلہ جات حسن منعقد کیے جا رہے ہوں گے مینا بازار سٹائل کے میلے لگ رہے ہوں گے"۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہونا تو واقعی یہی چاہئے لیکن اگر واقعی ایسی ہی بات ہے تو آپ کیوں اتنے پریشان ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میری پریشانی صرف اتنی ہے کہ مقابلہ حسن کے لئے وہاں جج کسے مقرر کیا جائے گا"۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تو آپ وہاں مقابلہ حسن کا جج بننا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کیسے بن سکتا ہوں مجھے تو ساری خواتین ہی حسین نظر آتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کوئی بھی بن جائے آپ کو پریشانی کس بات کی ہے"۔ بلیک زیرو نے بھی لطف لیتے ہوئے کہا۔

"یہی سوچ رہا ہوں کہ موقع اچھا ہے رقیب روسفید کو جج بنوا دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"رقیب روسفید کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ایک ہی تو بیچارہ اکلوتا رقیب ہے میرا۔ تم اس پر بھی حیران ہو رہے ہو اور لوگوں کو دیکھو جن کے سینکڑوں رقیب ہوتے ہیں رو سفید بھی اور روسیاہ بھی اور روبیزار بھی لیکن اب کیا کیا جائے اپنی اپنی قسمت کی بات ہے اب میری قسمت میں ایک ہی لکھا گیا ہوگا"۔ عمران نے اس طرح منہ بنائے ہوتے کہا جیسے اسے ایک سے زیادہ رقیب نہ ہونے پر بڑی دلی تکلیف پہنچ رہی ہو۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ تنویر کو وہاں بھجوانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس طرح تو آپ اپنے اس اکلوتے رقیب روسفید سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ تنویر نے وہاں جس کو بھی حسینہ جزیرہ قرار دینا ہے دوسری خواتین نے اس کا لامحالہ برا منانا ہے اور پھر جب حسینہ بننے والیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہو تو پھر بیچارے تنویر کی واپسی مشکل ہی ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے منہ میں گھی شکر یہی تو میں چاہتا ہوں کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو میں سے ایک تو بہرحال رہے گی۔ بانس نہیں رہے گا تو پھر بانسری تو ہو گی" ...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ سنجیدگی سے تنویر کو وہاں بھیجنے کے لئے سوچ رہے ہیں" ...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تنویر کا نام تو عورتوں جیسا ضرور ہے لیکن بہرحال وہ عورت نہیں ہے اور وہاں مردوں کا داخلہ ممنوع ہے اور اس ایک بات نے مجھے زیادہ مشکوک کر دیا ہے کہ وہاں کوئی عام کام نہیں ہو رہا" عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا آپ وہاں صرف جولیا کو بھیجیں گے۔ اکیلی جولیا وہاں کیا کرے گی" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ پنک فورس ختم ہو گئی۔ ورنہ اس موقع پر وہ بڑے کام آتی۔ اب صرف صالحہ رہ گئی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ صالحہ کو اس بار جولیا کے ساتھ بھیج کر اس کے لئے اس مشن کو سیکرٹ سروس میں شمولیت کا ٹیسٹ کیس بنا دوں لیکن مسئلہ پھر وہی آ جاتا ہے کہ دو عورتیں وہاں اس قدر تربیت یافتہ عورتوں کے مقابل کیا کریں گی"۔ عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا آپ چاہتے ہیں کہ کسی طرح آپ اور سیکرٹ سروس

کے دوسرے ممبران بھی وہاں پہنچ سکیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی تک مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے۔ جب تک حتمی طور پر اس بات کا علم نہ ہو جائے وہاں کے بارے میں کوئی حتمی پلاننگ نہیں بنائی جا سکتی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"سائنس دان منصور کی فائل سے آپ کو کوئی آئیڈیا نہیں ملا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آئیڈیا تو ہے۔ لیکن میں حتمی معلومات چاہتا ہوں۔ منصور موسمیات کا سائنس دان ہے۔ مطلب ہے ماہر موسمیات اس کو وہاں لے جانے کی کوشش اور اس فائل کے حصول کی کوشش سے دو باتیں سامنے آئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں بہرحال لیبارٹری کی حد تک مرد موجود ہیں اور وہاں جاتے رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس لیبارٹری میں ہونے والے کام کی نوعیت کا انحصار موسمیات پر ہے۔ یا پھر اس پراجیکٹ کا کسی نہ کسی پہلو سے موسمیات سے قریبی تعلق ہے لیکن کوئی بات حتمی معلوم نہیں ہو سکی" ...... عمران نے کہا۔

"آپ نے ایکریمیا میں فارن ایجنٹس کے ذریعے جو معلومات حاصل کی ہیں ان سے کیا معلوم ہوا ہے" ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہاں سے سرکاری طور پر تو یہی رپورٹ ملی ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل کسی جدید قسم کے میزائل پر کام کر رہے ہیں لیکن صرف میزائل کے لئے اس قسم کے انتظامات نہیں کئے جا سکتے۔ میزائل تو

اکریمیا اور اسرائیل کی خفیہ لیبارٹریوں میں بھی بنائے جا رہے ہوں گے اور بنائے جا سکتے ہیں۔ اس کے لئے اس طرح دور دراز جزیرے پر اس قسم کے خصوصی انتظامات نہیں کیے جا سکتے۔ وہاں یقیناً کسی ایسے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جسے وہ ہر صورت میں دوسروں کی نظروں سے بچانا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہوں نے اسے لیڈیز آئی لینڈ کا روپ دیا ہے اور شاید اسی لئے ڈورسی کے مضمون والا رسالہ بھی غائب کر دیا گیا ہو اور ڈورسی کو بھی ملازمت میں لے لیا گیا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ جہازوں میں آنے والی ان ترقی یافتہ ملکوں کی ردی میں وہ رسالہ یہاں پہنچا اور مقامی اخبار کے ایڈیٹر کے ہاتھ لگ گیا اور اس نے اسے دلچسپ سمجھتے ہوئے اخبار میں شائع کر دیا۔ ورنہ شاید ہمیں اس کا سرے سے علم ہی نہ ہو سکتا۔ لیکن اس کے بعد پے در پے جو واقعات ہوئے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات بے حد گہرے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر آپ نے اس سلسلے میں کوئی پلاننگ کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کوشش تو کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ مگ میں بچی ہوئی باقی چائے سپ کرنی شروع کر دی۔ اس کی نظریں بار بار سامنے دیوار پر نصب کلاک پر جمی ہوئی تھیں۔ جب دس منٹ گزر گئے تو عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافیل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے عمران بول رہا ہوں رافیل سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رافیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ بلیک ایگل سے رابطہ ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں فون نمبر نوٹ کیجئے"...... دوسری طرف سے رافیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر دوہرا دیا۔

"یہ ولنگٹن کا ہی نمبر ہے۔ آپ نے پرنس آف ڈھمپ کہنا ہے۔ بات ہو جائے گی"...... رافیل نے کہا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر رافیل کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ نے بڑے طویل عرصے بعد خادم کو یاد کیا ہے"۔ دوسری طرف سے ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سچ کا ذائقہ بڑا تلخ ہوتا ہے۔ جب تک یہ ذائقہ منہ میں رہتا ہے۔ مٹھاس کی تلاش میں بھاگتا رہتا ہوں۔ لیکن جب مٹھاس کی شدت

بڑھ جائے تو پھر وہ سچ سے بھی زیادہ کڑوی ہو جاتی ہے اس وقت پھر غا
یاد آتا ہے کہ چلو تلخ ہی سہی سچ تو بہرحال ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ اب آپ کو پھر ٹرومین کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ حکم
کریں"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا اور اسرائیل کی حکومتوں اور بااثر اور باوسائل یہودیوں نے مل کر ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا سے چار پانچ سو کلو میٹر دور ایک ویران جزیرہ جس کا نام کانڈا ہے۔ وہاں نہ صرف قبضہ کیا ہے بلکہ نمائشی طور پر اس جزیرے کو حکومت ایکریمیا سے خرید بھی لیا ہے کیونکہ بین الاقوامی قانون کے تحت یہ جزیرہ ایکریمیا کی حدود میں ہی آتا ہے اور وہاں تربیت یافتہ خواتین کو بھیجا گیا ہے۔ اس جزیرے کا نام لیڈیز آئی لینڈ رکھا گیا ہے۔ یہ دنیا کا واحد جزیرہ ہے جہاں مردوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔ وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری بھی قائم ہے سرکاری طور پر تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس لیبارٹری میں کسی میزائل پر ریسرچ کی جا رہی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہاں کسی ایسے سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جسے وہ خاص طور پر پاکیشیا کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب تک جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اس سائنسی پراجیکٹ اور اس جزیرے کا انچارج ایکریمیا کا سپیشل سیکرٹری ہے کیا تم اس سپیشل سیکرٹری یا اس کے آفس سے

اس بات کا پتہ چلا سکتے ہو کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بالکل معلوم کر سکتا ہوں عمران صاحب بلکہ بڑی آسانی سے کر سکتا ہوں۔ سپیشل سیکرٹری آفس میں میرے خاص آدمی موجود ہیں۔ کیونکہ میرا اپنی تنظیم بلیک ایگل کے سلسلے میں سپیشل سیکرٹری آفس سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندازاً کتنے سال لگ جائیں گے تمہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایگل اگر شکار پر جھپٹنے کے لئے سالوں لگائے تو پھر بیچارہ دوسرے ہی روز بھوک سے مر جائے۔ صرف دو گھنٹے کے اندر اندر حتمی معلومات مل جائیں گی"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو میں انتظار کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کے سپیشل فون کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ میں پہلے ہی فون کر دوں گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ٹرومین اس قدر خفیہ معلومات حاصل کر لے گا"...... بلیک زیرو نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کا کام ہی ایسا ہے۔ عام معلومات تو ہمارے فارن ایجنٹ

معلوم کر لیتے لیکن ایسی معلومات ان کے بس کا روگ نہیں جب کہ ٹرومین کے لئے ایسا مشکل نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ اس مشن کے سلسلے میں مختلف باتیں کرتے رہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد میز پر رکھے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین بول رہا ہوں جناب میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"واہ اس کا مطلب ہے سچ کا بول بالا ہونے والا محاورہ درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ٹرومین ہنس دیا۔

"عمران صاحب لیڈیز آئی لینڈ میں سرکاری طور پر تو واقعی ایک جدید میزائل پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں ایک خصوصی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا کوڈ نام "اے پی سی" رکھا گیا ہے۔ تفصیلات اس سلسلے میں میسر ہوئی ہیں اس کے مطابق اس پراجیکٹ میں ایک ایسی مشین تیار کی جا رہی ہے جو نصب تو اسرائیل میں ہو گی لیکن کسی خصوصی سٹیلائٹ کے ذریعے دنیا کے کسی بھی علاقے میں اس مشین کے ذریعے ہوا کا دباؤ یکلخت انتہائی کم یا انتہائی زیادہ کر کے وہاں انتہائی خوفناک ہوائی طوفان پیدا کیے جا سکیں گے جس سے علاقہ چشم زدن میں مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ بس اتنا ہی

معلوم ہوا ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"ٹھیک ہے اتنا ہی بہت کافی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کتنے سائنس دان کام کر رہے ہیں اور سائنس دانوں کے وہاں جانے یا وہاں سے آنے کا کیا طریقہ کار ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں نہ معلوم ہو سکا ہے اور نہ اب ہو سکتا ہے کیونکہ سپیشل سیکرٹری سے تمام ریکارڈ ہنگامی طور پر حکومت نے واپس لے لیا ہے اور اب یہ ریکارڈ حکومت اسرائیل کی تحویل میں رہے گا اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ رات سپیشل سیکرٹری اور اس کا چیف اسسٹنٹ مارشل ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ دونوں کلب سے واپس آ رہے تھے کہ ایک ٹرک ان کی کار سے ٹکرایا اور پھر کچھ بھی باقی نہ بچا۔ آج سپیشل سیکرٹری آفس اس وجہ سے بند تھا۔ میرا ایک آدمی ریکارڈ آفس میں کام کرتا ہے۔ میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ ویسے اب وہاں اس بارے میں کسی قسم کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ البتہ ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ سپیشل سیکرٹری نے ایک دو روز قبل اس مشن کے سلسلے میں تمام اختیارات ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی بلیک سٹار کو سونپ دیئے تھے جس کے چیف کا نام راگر ہے۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں"...... ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اتنا ہی کافی ہے شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسی مشین ہوگی عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انتہائی خوفناک منصوبہ ہے۔ آئیڈیا تو بہرحال نیا نہیں ہے لیکن یہ آئیڈیا واقعی انتہائی خطرناک ہے کہ مشین کو اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہاں سے کسی خفیہ سٹیلائٹ کے ذریعے دنیا میں جہاں بھی چاہیں وہ کارروائی کر سکتے ہیں ورنہ اس آئیڈیے کے تحت تو مشینری کو اس خاص علاقے میں لے جانا پڑتا جہاں کارروائی کی جانی مقصود ہوتی۔ اس میں بچ نکلنے کا سکوپ نکل سکتا ہے۔ لیکن یہاں موجودہ سیٹ اپ میں تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ وہ لوگ کب اور کس وقت دنیا کے کس علاقے کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں گے اچانک ہوا کا دباؤ یکلخت کم ہوگا اور انتہائی خوفناک ہوائی طوفان سب کچھ تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ فوجیں، اسلحہ، عمارتیں، انسان، حیوان، جنگلات سب کچھ آناً فاناً ختم ہو جائے گا اور کوئی اس کے خلاف انگلی بھی نہ ہلا سکے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ یہ تو واقعی انتہائی خوفناک اور بھیانک ترین منصوبہ ہے"۔ بلیک زیرو نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"اور اب اس بات کے سامنے آنے سے کہ یہ مشین اسرائیل میں نصب ہوگی اور سپیشل سیکرٹری سے ریکارڈ بھی لے لیا گیا ہے اور وہ

ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایکریمیا کی حکومت کے صرف وہی حکام اس میں ملوث ہیں جو یہودی ہیں۔ چونکہ یہ جزیرہ ایکریمیا کی حدود میں تھا اور وہاں ایکریمین کی رضامندی کے بغیر کوئی کام ممکن ہی نہ تھا اس لئے اسرائیل اور ایکریمی یہودیوں نے یہ کھیل کھیلا ہے۔ ایکریمیا کے اعلیٰ ترین حکام کو یہی معلوم ہوگا کہ وہاں میزائل پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں "اے پی سی" پر کام ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح اچانک سپیشل سیکرٹری سے تمام ریکارڈ واپس لینا اور پھر اس کا ہلاک بھی ہو جانا۔ اس میں بھی کوئی خاص راز ہی پوشیدہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے مارکوئیس کے ہلاک ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے یقیناً یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اس جزیرے میں سپیشل سیکرٹری کے ذریعے ہم سائنس دانوں کے روپ میں داخل ہو سکتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ سارا کھیل کھیل کر ہمارا راستہ روک دیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بلیک سٹار اور رالگر کو تو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ لوگ صرف جزیرے کے باہر کے علاقے کو کور کریں گے۔ تم ایسا کرو کہ ایکریمیا اور اس کے اردگرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آؤ پھر اس بارے میں کچھ سوچتے

ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مطلب ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس پراجیکٹ کو ختم کر دیا جائے"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان یہودیوں نے اس مشین کو سب سے پہلے مسلم ممالک کے خلاف ہی استعمال کرنا ہے اور خاص طور پر پاکیشیا تو ان کی نظروں میں دشمن نمبر ایک ہے اور میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ پاکیشیا کے چودہ کروڑ معصوم عوام کے ساتھ ساتھ کروڑوں اربوں مسلمانوں کو موت کے منہ میں جاتے ہوئے دیکھتا رہوں۔ اس پراجیکٹ کو ختم ہونا پڑے گا۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس مشین کو تباہ کرنے کی بجائے اسے پاکیشیا لے آئیں۔ اس طرح طاقت کا توازن ہمارے حق میں چلا جائے گا اور ہم اس کی مدد سے ان یہودیوں کو مزہ چکھا سکیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دشمنی میں بھی مسلمان انسانیت کی سطح سے نیچے نہیں گرتا سمجھے آئندہ ایسی بات میرے سامنے منہ سے نہ نکالنا جس سے مجھے یہ خیال آئے کہ تم ذہنی طور پر انسانیت کی سطح سے گر چکے ہو۔ یہ مشین انسانیت کو تباہ کر سکتی ہے اس لئے اسے بہرحال تباہ ہونا پڑے گا"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار سہم گیا۔

"آئی ایم سوری۔ بس ویسے ہی یہ بات منہ سے نکل گئی تھی"۔

بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"محتاط ہو کر بات کیا کرو تم جس پوزیشن میں ہو اس پوزیشن پر کام کرنے والے کو مذاق میں بھی بات کرتے ہوئے ہزار بار پہلے سوچنا پڑتا ہے"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے بے اختیار سر جھکایا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا عمران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیا اور پھر اسے کھول کر اس پر جھک گیا۔

"یہ ہے کانڈا جزیرہ جسے لیڈیز آئی لینڈ کا نام دیا گیا ہے"...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے قلمدان میں سے سرخ رنگ کا بال پوائنٹ اٹھا کر نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے جو نقشے پر جھکا ہوا تھا اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ اس جزیرے تک محفوظ صورت میں پہنچنے کے لئے کون سا راستہ استعمال کیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے بعد اس نے اس جزیرے کے چاروں طرف نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ سب سے محفوظ راستہ اس جزیرہ سراما سے ممکن ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے چند لمحے غور کرنے کے بعد کہا۔

"وہ کیوں جب کہ میرا خیال ہے کہ کیوبا سے زیادہ محفوظ طریقہ سے

کانڈا پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کیوبا سے کانڈا کے درمیان لامحالہ ایکریمیا کی بحری فورس چیکنگ کرتی ہو گی جب کہ سراما سے کانڈا کے درمیان فاصلہ اتنا نہیں ہے کہ یہاں کوئی چیکنگ پوائنٹ ہو سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا بحری فورس کی چیکنگ اوہ تمہارا آئیڈیا واقعی درست ہے میرے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آئی تھی ایکریمیا چونکہ اس مشن میں براہ راست ملوث ہے اس لئے لامحالہ اس نے ہر طرف سخت ترین چیکنگ کے انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے ہونہہ ٹھیک ہے واقعی یہی ایک جزیرہ سراما رہ جاتا ہے جہاں سے محفوظ طریقے سے آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... عمران نے فوراً ہی بلیک زیرو کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

"انہوں نے اس جزیرے کے گرد بھی یقیناً حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور جزیرے کے اندر بھی اس لئے وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی خصوصی پلاننگ بھی کرنی ہو گی اور جزیرے کے اندر پہنچ کر تو اور زیادہ خطرہ بڑھ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے انہوں نے اس بار اس جزیرے کو صرف عورتوں کے لئے مخصوص کر کے مجھ سمیت پوری دنیا کے مرد سیکرٹ ایجنٹس کا راستہ تو پہلے ہی محدود کر دیا ہے باقی رہ گئیں لیڈیز سیکرٹ ایجنٹس تو وہاں موجود عورتوں کی چیکنگ کے بھی یقیناً خاص انتظامات ہوں گے

اس لئے یہ مشن سابقہ تمام مشنز سے زیادہ کٹھن بھی ہو گا اور منفرد بھی اسی لئے تو میں سوچ رہا تھا کہ سائنس دانوں کے روپ میں براہ راست لیبارٹری میں پہنچا جائے لیکن سپیشل سیکرٹری سے تمام اختیار لے کر اسرائیل کے حوالے کر دینے سے انہوں نے ہمارا یہ راستہ ہی روک دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس پراجیکٹ کو بہر حال تباہ ہونا ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سراما جزیرے پر بھی انہوں نے یقیناً کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا کیونکہ یہ بات ان کے ذہن میں بھی آسکتی ہے کہ اس جزیرے سے کانڈا تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے اور جہاں تک میری معلومات ہیں جزیرہ سراما سمگلروں کی جنت کہلاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے تو نجانے کیا کیا کر رکھا ہو گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بیٹھ کر کوئی پلاننگ کرنے کی بجائے جزیرہ سراما پہنچ کر وہاں کے حالات کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایکریمین بحری فورس کے اعلیٰ افسروں کو اغوا کر کے ان کے روپ میں آپ اور سیکرٹ سروس کے ممبرز اس جزیرے تک پہنچ جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں یہ بات چھپی نہیں رہے گی۔ ایکریمین بحری فورس کے پاس چیکنگ کے انتہائی جدید ترین آلات ہیں اور اس جزیرے کو جانے والے راستے پر وہ مزید چوکنا ہوں گے اس لئے ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز

پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمام ممبرز کو ایک گھنٹے بعد دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچنے کا کہہ دو تاکہ ایک انتہائی اہم مشن کے سلسلے میں انہیں بریف کیا جائے۔ اس مشن میں صالحہ بھی بطور رکن سیکرٹ سروس شامل ہو گی اسے تم اپنے ساتھ لے کر میٹنگ روم میں پہنچو گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ مشن کیا ملک سے باہر ہے یا ملک کے اندر"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ملک سے باہر ایکریمیا کے قریب ایک جزیرہ ہے وہاں مکمل ہونا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"جولیا اور صالحہ یہاں سے ٹیم کے ساتھ جائیں گی۔ جزیرہ سراما پہنچ کر وہاں جیسے حالات بھی ہوں گے ویسے ہی پلاننگ کر لی جائے گی۔ تم نے صالحہ کو خصوصی طور پر اس بات سے آگاہ کر دینا ہے کہ یہ اس کا ٹیسٹ کیس ہو گا۔ اگر اس کی کارکردگی قابل اطمینان رہی تو اسے آئندہ سیکرٹ سروس میں مستقل طور پر شامل کر لیا جائے گا ورنہ نہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ممبرز کو اس مشن کے سلسلے میں کیا بتانا ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں جو تفصیلات ہمیں معلوم ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس پراجیکٹ کے بارے میں کہ یہ کس قدر تباہ کن ہے۔ باقی سپیشل سیکرٹری والی اور دوسری تمام تفصیلات گول کر جانا مزید بریف میں انہیں خود کر لوں گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ ابھی سے وہاں جا کر بیٹھیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے نہیں میں فلیٹ جاؤں گا اور پھر وہاں سے یہاں آؤں گا"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مس جولیا کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ جب بھی آئیں انہیں فون کر لیں"...... فلیٹ پہنچتے ہی سلیمان نے جولیا کا پیغام دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے انگیج ٹون ملنے پر اس نے فون کا ایک مخصوص نمبر پریس کیا اور رسیور رکھ دیا۔ فون میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ جیسے ہی جولیا کے نمبر سے انگیج ٹون ختم ہوتی۔ فون میں مخصوص گھنٹی بج اٹھتی اور اس کے ساتھ ہی خود بخود جولیا کا نمبر بھی ڈائل ہو جاتا

اس طرح بار بار ڈائل کرنے اور انگیج ٹون سننے کی زحمت سے فون کرنے والا بچ جاتا تھا اور وہی ہوا چند لمحوں بعد ہی مخصوص گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"فرمایئے کیسے فون کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ بلکہ قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"کون عمران بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"خالی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہو مس جولیانا فٹز واٹر"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ کیا اپنی اماں بی سے جوتیاں کھا کر آ رہے ہو یا سلیمان نے تنخواہوں کی وصولی کا کوئی سخت نوٹس دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے خلاف توقع جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو میرے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا حق کس نے دیا ہے آپ فرمائیں کس لئے فون کیا تھا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ایک گھنٹے بعد دانش منزل پہنچ جانا۔ چیف نے وہاں ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"...... جولیا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"کس چیف کی بات کر رہی ہیں آپ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور جولیا کے نمبر ایک بار پھر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے ایک بار پھر انگیج ٹون سننے کے بعد اس نے وہی پہلے والا بٹن دوبارہ پریس کیا اور رسیور رکھ دیا۔ جولیا شاید دوسرے ممبرز کو اطلاع دینے کے لئے فون کر رہی تھی اس لئے انگیج ٹون سنائی دے رہی تھی لیکن چند لمحوں بعد دوبارہ وہی مخصوص گھنٹی بجی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان علی عمران"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران کی گردان رک گئی۔

"اب خود کرے گی فون"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا وہ عمران کے لہجے سے ہی اس کے موڈ کو سمجھ جاتا تھا۔

تم نے ایک بار یہ کہا تھا کہ کوئی ایسا علاق [illegible] ہونا

چاہئے جہاں صرف اور صرف عورتیں ہی ہوں اور تمہیں وہاں کی سیر کا موقع مل جائے یاد ہے یہ بات"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں یاد ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ایسا ایک علاقہ ٹریس ہو چکا ہے اس کا نام لیڈیز آئی لینڈ ہے۔ ایکریمیا سے قریب ایک انتہائی سرسبز وشاداب جزیرہ ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ اگر تم نے جانا ہو تو مجھے بتا دو اس بار میں تمہیں بھی ساتھ لے جا سکتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی اس پیش کش کا شکریہ۔ لیکن میں آپ کے ساتھ وہاں نہیں جانا چاہتا"...... سلیمان نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں وجہ"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"وجہ تو میں نے بتا دی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کون سی میں تمہاری بات نہیں سمجھا"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ آپ خود ہیں۔ آپ کے ساتھ اس جزیرے میں جانے کا مطلب ہے کہ وہاں موجود عورتوں کو نظریں اٹھا کر دیکھنے تک کی بھی اجازت نہیں ہو گی۔ ایسی صورت میں وہاں جا کر میں کیا کروں گا"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران نہ چاہتے ہوئے بھی سلیمان

کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو اخلاقی فریضہ ہے کہ نامحرم عورتوں کے سامنے نظریں نیچی رکھی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اس اخلاقی فریضہ پر پابندی کے بعد وہاں جا کر میں کیا کروں گا۔ زمین پر اگی ہوئی گھاس پر تحقیق کروں گا یا زمین پر پڑے ہوئے پتھروں کی تاریخ پر ریسرچ کرتا رہوں گا اور مجھے ان دونوں میں سے کسی ایک کا بھی شوق نہیں ہے"...... سلیمان بھی آہستہ آہستہ پٹڑی سے اترتا جا رہا تھا۔

"اور اگر تمہیں اس اخلاقی فریضہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ آپ کسی اخلاقی فریضہ سے کسی کو مستثنیٰ کریں اور چونکہ آپ کو یہ حق ہی حاصل نہیں ہے اس لئے آپ ایسا کر بھی نہیں سکتے"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا کیونکہ سلیمان کی بات واقعی درست تھی۔ ظاہر ہے اخلاقی فریضہ تو بہرحال فریضہ ہی ہوتا ہے اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔

"او کے تم جا سکتے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں وہاں کی سیر کرا لاؤں لیکن اب کیا کیا جائے یہ تمہاری قسمت میں ہی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ وہاں جا رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں بتایا تو ہے کہ پوری سیکرٹ سروس سمیت جا رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو میں آپ کی عدم موجودگی میں طاہر صاحب کو کہہ دوں کہ مس جولیا کے علاوہ باقی سیکرٹ سروس کے لئے نئی بھرتی کا اشتہار اخبار میں دے دیں"...... سلیمان نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے واقعی نہ سمجھنے والی کیفیت میں کہا۔

"ضروری تو نہیں کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران میری طرح اخلاقی فریضوں کے پابند ہوں اور اس کے بعد واپسی ظاہر ہے ناممکن ہو جائے گی اس لئے نئی سیکرٹ سروس بھرتی کرنی پڑے گی"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اس صورت میں بچنے کا کوئی طریقہ ہے"...... عمران نے پوری طرح لطف لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ایک طریقہ ہے کہ آپ اور سارے سیکرٹ سروس کے ممبران پہلے شادی کر لیں اور پھر بیگمات سمیت وہاں جائیں"۔ سلیمان نے جواب دیا اور عمران اس بار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پھر وہاں جا کر کیا کریں گے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہی اخلاقی فریضے کی پابندی اور کچھ کرنے کے آپ قابل ہی نہ ہوں گے۔ ویسے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ وہاں جائیں ہی نہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا سارا کاروبار عقل کی بنیاد پر چلتا ہے یا مارشل آرٹ کی بنیاد پر۔ جہاں تک عقل کا تعلق ہے۔ عورت کے سامنے مرد کی عقل کام نہیں کرتی اور جہاں اتنی ساری عورتیں ہوں وہاں ظاہر ہے نتیجہ کیا نکلتا ہے اور جہاں تک مارشل آرٹ کے استعمال کا تعلق ہے تو عورتوں پر ہاتھ اٹھانا مارشل آرٹ میں جائز ہی نہیں ہے۔ اس لئے آپ وہاں جا کر سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ کر سکیں گے"۔ سلیمان نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں عقلمندی۔ اگر تم کسی دشمن ملک کی سیکرٹ سروس کے چیف بن جاؤ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سوائے قوالیاں کرنے کے اور کوئی کام نہ رہے گا۔ کیونکہ تم نے عورتوں کو مقابلے پر بھیج دینا ہے اور مسئلہ ختم"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سلیمان بھی مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے گھڑی دیکھی اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"آغا سلیمان پاشا کی عقلمندی کا شکار علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"یہ بتاؤ کہ پہلے تم نے فون کرتے وقت سرد اور سخت لہجہ کیوں اپنایا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہاری ملازمہ ہوں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ملازموں سے سخت لہجہ اختیار کرنے والے کو آج کل سپریم کورٹ کے چکر لگانے پڑتے ہیں اس لئے ملازموں سے تو انتہائی نرم لہجہ ہی کام

دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا سمجھ کر اس لہجے میں بات کی تھی"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے باس سے ہی ایسا لہجہ اختیار کیا جا سکتا ہے تاکہ ماتحت کی خودی بلند رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری باس کیسے ہو گئی"...... اس بار جولیا کے لہجے میں شوخی تھی۔

"چلو اگر گرائمر کے لحاظ سے باس غلط ہے تو باسی کہہ دیتا ہوں۔ لیکن یہ تمہاری وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ ورنہ میرے لئے تو تم باسی نہیں بلکہ ترو تازہ ہو"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ اور یہ سن لو کہ مجھے تمہارا یہی لہجہ اچھا لگتا ہے آئندہ اگر مجھ سے اجنبی لہجے میں بات کی تو گولی پہلے ماروں گی بات بعد میں کروں گی"...... جولیا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"گولی مارنے کے بعد بات کرنے کے لئے سلیمان بچ جائے گا اور سلیمان اب اتنا عقلمند ہو گیا ہے کہ میں اس کے سامنے لاجواب ہو جاتا ہوں۔ اس کی عقل حریرہ بادام کھا کھا کر تیز ہوتی جا رہی ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھ سے ہی بات کرتی رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں میٹنگ میں جا رہی ہوں۔ فوراً آجاؤ اور سنو ایک بات پیشگی

بتا دوں کہ صالحہ پہلی بار ہمارے ساتھ بطور رکن جا رہی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تم اور وہ صحیح سلامت واپس آؤ"...... دوسری طرف سے جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا پیش بندی کے طور پر ایسا کہہ رہی ہے۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے لبوں پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

کاسٹر نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاسٹر بول رہا ہوں مادام روزی سے بات کراؤ"...... کاسٹر نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روزی بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی مترنم اور گرمجوش سی آواز سنائی دی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں آ رہی ہو یا میں وہاں آؤں۔ میں انتظار کرتے کرتے سوکھ گیا ہوں"...... کاسٹر نے انتہائی بے تکلفانہ

لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا سراما میں تمہیں کوئی لڑکی نظر نہیں آئی۔ وہاں تو ایک سے ایک ملکہ حسن موجود ہے"...... اس بار روزی نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر وہی باتیں جب تمہیں معلوم ہے کہ میں کسے پسند کرتا ہوں تو پھر ایسی فضول باتیں کیوں کرتی ہو"...... کاسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تم پر مجھ سے ملنے کا دورہ سراما پہنچ کر کیوں پڑ گیا ہے۔ اس سے پہلے ایکریمیا میں تو تمہیں میرا کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس وقت مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ تم کہاں ہو اور اب جبکہ معلوم ہو گیا ہے اور اب فاصلہ بھی زیادہ نہیں ہے تو پھر تم جانتی ہو کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہو گی"...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں تو تمہارے باس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا ہے۔ تم اس کی بجائے دوسرے سلسلے میں پڑنا چاہتے ہو"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کی فکر نہ کرو اول تو ان کے یہاں آنے سے پہلے ہی مجھے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ یہاں دوسرا سانس نہ لے سکیں گے اور اگر نہ بھی ہوئی تو یہاں میرے گروپ نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ ہر اجنبی کو باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے وہ یہاں آنے کے بعد میری نظروں سے نہیں بچ سکتا اور جیسے ہی وہ نظروں میں آیا دوسرا لمحہ

اسے نصیب ہی نہ ہوگا لیکن اب وہ کب آتا ہے۔ آتا بھی ہے یا نہیں۔ اس بارے میں مجھے معلوم نہیں اور میں ظاہر ہے اتنا عرصہ بیکار بیٹھ کر مکھیاں مارنے سے تو رہا تم یہاں آجاؤ تو بھرپور تفریح رہے گی یا پھر مجھے اپنے پاس آنے دو۔ جب میری یہاں ضرورت ہوگی میں واپس آجاؤں گا"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو تم کسی صورت بھی نہیں آسکتے یہ تو طے ہے لیکن میں بھی زیادہ عرصہ جزیرے سے غیر حاضر نہیں رہ سکتی اور تمہاری عادت میں جانتی ہوں کہ تم نے جب تک سراما میں رہنا ہے مجھے واپس نہیں جانے دینا اس لئے سوری"...... روزی نے کہا۔

"میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ حالات کیا ہیں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم جس وقت چاہو واپس جا سکو گی میں تمہیں قطعی نہ روکوں گا"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے وعدے کا کیا اعتبار"...... روزی نے بڑے شگفتہ لہجے میں کہا۔

"مجھ پر اعتبار کرو روزی"...... کاسٹر نے کہا۔

"اوکے آجاتی ہوں۔ اب تمہارے جیسے آدمی کی دعوت بھی تو رد نہیں کی جا سکتی"...... اس بار روزی نے ہنستے ہوئے کہا تو کاسٹر کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ بس فوراً آجاؤ"...... کاسٹر نے بڑے بے چین سے لہجے میں

کہا۔

"فوراً نہیں دو گھنٹے بعد تم سے ملاقات ہوگی۔ مجھے سراما آنے سے پہلے یہاں کچھ خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے۔ تم کون سے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہو"...... روزی نے کہا۔

"راسٹی میں کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے بس تم کمرے میں رہنا میں کسی بھی وقت پہنچ جاؤں گی"...... روزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کاسٹر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے جھٹکے سے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کاسٹر کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"راڈگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ یس باس میں کاسٹر بول رہا ہوں"...... کاسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تیار ہو جاؤ کاسٹر۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے وینزویلا کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور اس کے وینزویلا جانے سے ہی ظاہر ہے کہ وہاں سے سراما ہی پہنچے گا۔ ویسے میں نے وینزویلا میں اپنے خاص ایجنٹوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ وہ وہاں اس کی نگرانی کریں گے اور پھر وہ جس طرف بھی گیا وہ مجھے اطلاع دے دیں گے۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ سراما پہنچے گا"...... راڈگر نے کہا۔

"کب روانگی ہوئی ہے اس کی پاکیشیا سے"...... کاسٹر نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی فلائٹ پاکیشیا سے روانہ ہوئی ہے"۔ رانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اگر وہ ویزویلا پہنچتے ہی دوسری پرواز سے سراما آیا تب بھی کل شام تک ہی پہنچ سکے گا اس سے پہلے تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا"...... کاسٹر نے کہا۔

"ہاں لیکن تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے"...... رانگر نے کہا

"کیا وہ اصل شکل میں آ رہا ہے"...... کاسٹر نے پوچھا۔

"وہاں سے روانگی کے وقت تو وہ اصل شکل میں تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور آٹھ مرد ہیں۔ ایک عورت سوئس نژاد ہے جب کہ دوسری ایشیائی ہے مردوں میں سے ایک ایکریمیائی سیاہ فام ہے جبکہ باقی افراد ایشیائی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ویزویلا پہنچ کر وہ میک اپ کرے یا پھر اس شکل میں ہی سراما پہنچے کچھ کہا نہیں جا سکتا"...... رانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ایجنٹ تو بہرحال نگرانی کر رہے ہوں گے۔ وہ جس میک اپ میں بھی ویزویلا سے سراما کے لئے روانہ ہو وہ آپ کو بتا دیں گے آپ مجھے بتا دیں۔ اس کے بعد جیسے ہی یہ لوگ سراما پہنچیں گے انہیں ایئرپورٹ پر ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... کاسٹر نے ت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دوں گا"...... رانگر نے جواب دیا۔

"آپ سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کریں گے کیونکہ اب جب تک یہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا میں انتظامات کے سلسلے میں مسلسل حرکت میں رہوں گا"...... کاسٹر نے پیش بندی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ روزی شام کو آ رہی ہے اور روزی کے ساتھ اسے نائٹ کلب بھی اٹنڈ کرنے پڑیں گے اس لئے اس نے سپیشل ٹرانسمیٹر کی بات کی تھی۔

"ٹھیک ہے"...... رانگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کاسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے کل شام پہنچے گا یہ عمران۔ اگر آج پہنچ جاتا تو خواہ مخواہ بدمزگی ہوتی"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ہوٹل سے باہر پبلک فون بوتھ سے اپنے نمبر ٹو جیمز کو فون کرنے جا رہا تھا اس کی عادت تھی کہ مشن کے سلسلے میں وہ ہمیشہ فون پبلک فون بوتھ سے ہی کیا کرتا تھا۔

جیٹ طیارے کی آرام دہ نشستوں پر عمران سمیت پوری سیکرٹ
سروس موجود تھی ۔چونکہ اس بار جولیا کے ساتھ صالحہ بھی تھی اس لئے
جولیا حسب عادت عمران کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے صالحہ کے ساتھ والی
سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عمران کے ساتھ جوانا بیٹھا ہوا تھا ۔
چونکہ ویزویلاتک جہاز نے انتہائی طویل پرواز کرنی تھی اس لئے عمران
نے جہاز کے فضا میں اٹھتے ہی حسب عادت نشست سے سر ٹکایا اور
آنکھیں بند کر کے خراٹے لینے شروع کر دیئے ۔جوانا ایک رسالہ کھولے
اس کے سرسری مطالعے میں مصروف تھا ۔ عمران اور جوانا کی عقبی
نشستوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے
پیچھے تنویر اور چوہان اور اس طرح ترتیب سے اس کے بعد خاور اور
صدیقی بیٹھے تھے سب سے آخر میں نعمانی تھا ۔جب کہ جولیا اور صالحہ
دوسری رو میں تھیں ۔ جہاز کے باقی مسافر بھی یا تو آنکھیں بند کے

ہوئے تھے یا پھر رسائل وغیرہ پڑھنے میں مصروف تھے ۔

" عمران صاحب تو اس طرح خراٹے لے رہے ہیں جیسے صدیوں سے جاگتے رہے ہوں "...... اچانک صفدر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں تو خود حیران ہوں کہ ماسٹر کو اتنی جلدی اتنی گہری نیند کیسے آ جاتی ہے ۔آنکھیں بند کرتے ہی انہوں نے خراٹے لینے شروع کر دیئے ہیں "...... جوانا نے گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں جوانا کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ عمران صاحب واقعی سو رہے ہیں "۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ظاہر ہے بغیر نیند کے کوئی خراٹے کیسے لے سکتا ہے اور وہ بھی اس طرح مسلسل "...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" اور کوئی لے سکتا ہو یا نہ ۔لیکن عمران صاحب کے گلے میں شاید کوئی خود کار مشین نصب ہے کہ ادھر اس کا بٹن دباتے ہیں ادھر خراٹوں کا ٹیپ چلنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ ٹیپ شاید سالوں بھی اسی طرح چلتا رہ سکتا ہے "...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" لیکن اس کا ماسٹر کو فائدہ کیا ہوتا ہے "...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" وہ یکسوئی سے پلاننگ کر لیتے ہیں ۔اب بھی مجھے یقین ہے "

خراٹوں کی مشین آن کر کے وہ کسی گہری پلاننگ میں مصروف ہو
گے"...... صفدر نے جواب دیا۔
"ظاہر ہے اب پلاننگ تو کرنی ہی پڑے گی۔ کیونکہ مس صالحہ
ساتھ ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"توبہ توبہ قیامت واقعی نزدیک آگئی ہے کس قدر نظر باز ہو گ
ہیں یار لوگ کہ دماغ کے اندر خیالات تک کو باہر بیٹھے چیک کر ل
ہیں"...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک
پھر خراٹے شروع ہو گئے اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اخ
ہنس پڑے لیکن جوانا اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے ا
یقین نہ آرہا ہو کہ یہ آواز عمران کی ہی تھی۔

"ماسٹر آپ واقعی جاگ رہے ہیں"...... آخر کار جوانا سے نہ رہا گیا
وہ بول پڑا۔
"جاگنا تو پڑتا ہے ورنہ زمانہ قیامت کی چال چل جاتا ہے"۔ عمرا
نے ایک لمحے کے لئے خراٹے بند کر کے جواب دیا اور خراٹے پھر شر
ہو گئے۔
"لیکن اگر آپ واقعی جاگ رہے ہیں تو پھر یہ خراٹے کیوں لے ر
ہیں اس سے کیا فائدہ"...... جوانا واقعی حیران ہو رہا تھا شاید اس
سامنے عمران کی یہ حیرت انگیز صلاحیت پہلی بار آئی تھی کہ جاگتا
آدمی اس تواتر سے خراٹے لے رہا ہو۔
"تاکہ گلے کی گراریوں کو زنگ نہ لگ جائے"...... عمران نے

آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس
سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی ایک ایئر ہوسٹس عمران
کے قریب آکر رکی۔
"آپ کا نام علی عمران ہے"...... ایئر ہوسٹس نے عمران سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔
"والدین نے بچپن میں تو یہی نام رکھا تھا۔ اب بدل دیا ہو تو میں
ہہ نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"آپ کا فون ہے"...... ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور آگے بڑھ گئی۔ فون کا سن کر عمران کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی
کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سیٹ سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پائلٹ
کیبن کی سائیڈ پر بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔
"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے بلیک
زیرو کی آواز سنائی دی۔
"کیا بات ہے۔ خیریت"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
ہا۔
"ایئرپورٹ پر آپ کی باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی ہے۔ ٹائیگر آپ کے
ساتھ ایئرپورٹ گیا تھا۔ آپ کی فلائٹ کی روانگی کے کچھ دیر بعد اس
نے مجھے فون کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ ایک ایکریمی جو ایئرپورٹ پر
یک ایکریمین ہوائی کمپنی میں افسر ہے نے فون پر آپ کے اور آپ کے

ساتھیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ کسی باس کو دی ہے ۔ ٹائ
کا ایک دوست وہاں ایئرپورٹ پر کام کرتا ہے ۔ فلائٹ کی روانگی ک
بعد ٹائیگر اس سے ملنے چلا گیا ۔ اس کے قریب ہی ایک فون پر وہ آد
بات کر رہا تھا اس نے جب آپ کا نام لیا تو ٹائیگر چونک پڑا اور پھر ا
نے جو باتیں سنیں اس کے مطابق وہ آدمی کسی باس کو یہ اطلاع د
رہا تھا کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ویزویلا جانے والی فلائٹ پر س
ہوئے ہیں ۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آپ کے ساتھ دو لڑکیاں جن
ایک سوئس اور ایک مقامی لڑکی ہے اور آٹھ مرد جن میں ای
ایکریمین سیاہ فام اور سات مقامی مرد شامل ہیں ۔ جب بات چیت
ہو گئی تو ٹائیگر نے فوری طور پر پبلک فون بوتھ سے مجھے فون کیا او
ساری تفصیل بتائی تو میں نے ٹائیگر کو کہہ دیا کہ وہ اس آدمی کو اغ
کے رانا ہاؤس پہنچا دے اور میں خود اسی وقت رانا ہاؤس پہنچ گیا تا کہ ا
آدمی سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے ۔ ٹائیگر اسے میری توقع سے بھی پ
پہلے لے آیا ۔ وہاں میں نے اس سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس
مطابق اس آدمی کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے
معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے اور اس کے باس جس کا نام ا
نے رابرٹ بتایا تھا نے کچھ روز پہلے پاکیشیا میں موجود اپنے آدمیو
یہ حکم دیا تھا کہ وہ آپ کی نگرانی کریں اور اگر آپ اکیلے یا ساتھیوں
ساتھ کسی فلائٹ پر جائیں تو فوراً اسے اطلاع کریں ۔ یہ آدمی آپ
اچھی طرح پہچانتا تھا چنانچہ اس نے جب آپ کو اور آپ کے ساتھ

کو دیکھا تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد باس کو اطلاع کر دی ۔ میں رانا ہاؤس سے ہی بات کر رہا ہوں"...... طاہر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مخالفوں کو پہلے سے ہی معلومات مل گئی تھیں کہ ہم اس مشن پر کام کریں گے ۔ میرا خیال ہے مار کوئیس کی ہلاکت کے بعد انہیں اطلاع ملی ہو گی ۔ بہر حال ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے فوری اطلاع کر دی ۔ اب میں ہوشیار رہوں گا ۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا اور فون روم کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

"کس کا فون تھا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کے سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"کوئی خاتون تھیں ۔ آہیں بھر رہی تھیں کہ ہجر و فراق کے یہ طویل لمحات کیسے گزریں گے ۔ میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکیشیائی ٹی وی باقاعدگی سے دیکھنا شروع کر دے ۔ پھر اسے آہیں بھرنے کی ضرورت نہ رہے گی اور ہجر و فراق کے یہ لمحات بھی ہنستے ہوئے گزر جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے تھے۔

"تو آپ اسے ساتھ لے آتے"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہاری کارکردگی صفر ہو جاتی اور میں یہ بھی نہ چاہتا تھا"۔

عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"میری کارکردگی کا اس خاتون سے کیا تعلق۔ اس نے آپ کو فون کیا ہے تو ظاہر ہے آپ کے لئے ہی آہیں بھر رہی ہوگی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایس ایس میرا نام ہے تو پھر ایسا ہی ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایس ایس کیا مطلب۔ یہ کیسا نام ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"صفدر سعید کا مخفف ایس ایس ہی بنتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے عمران صاحب اس نے ایس ایس نہیں ایس او ایس کہا ہوگا اور ایس او ایس کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ مدد کے لئے پکارتے ہوئے کہا جاتا ہے اور وہ آپ سے ہی مدد مانگ رہی تھی"...... صفدر نے جواب دیا تو اس بار کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا دماغ ہجر و فراق میں زیادہ کام کرنے لگتا ہے۔ پھر تو ٹھیک ہے بھرتی رہے آہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کس کا فون ہو سکتا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس کا ہو سکتا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"سیدھی سی بات ہے۔ ہم مشن پر جا رہے ہیں اور اس بارے میں صرف چیف کو ہی علم ہے اس لئے یہاں فون چیف ہی کر سکتا ہے اور کس نے کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"بات تو واقعی سیدھی سادھی ہے"...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اتنی بھی سیدھی نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہے ہو۔ اگر اتنی ہی سیدھی ہوتی تو وہ محترمہ آہیں بھرنے کی بجائے دوسری فلائٹ پر ہم سے پہلے وینزویلا پہنچ کر تمہارا استقبال کر رہی ہوتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور اب عمران صاحب کی بات سننے کے بعد میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ چیف نے فون پر کیا کہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ چلو یہ اندازہ تو واقعی لگ سکتا ہے کہ فون چیف نے کیا ہوگا لیکن بات چیت کا تمہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی سیدھی سی بات ہے۔ عمران صاحب نے وینزویلا میں استقبال کی بات کی ہے اور چیف کو براہ راست جہاز میں ہی فون کرنا پڑا ہے تو اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ چیف نے عمران صاحب کو

آگاہ کیا ہے کہ ہمارے مخالفوں کو ہماری روانگی کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ وینزویلا میں ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اس انداز میں کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جیسے اسے اس کی ذہانت پر رشک آرہا ہو۔

"میرا خیال ہے تمہارا نام کیپٹن شکیل کی بجائے کیپٹن عقیل ہونا چاہئے تھا۔ بہرحال مجھے واقعی تمہاری عقلمندی پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔ چیف نے واقعی یہی بات کہی ہے"...... عمران نے بھی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر طاہر کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

"تو پھر آپ نے اب کیا پلاننگ کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"آسان سی پلاننگ ہے کہ ہم براہ راست وینزویلا جانے کی بجائے راستے میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر میک اپ اور دوسرے کاغذات کی مدد سے کسی اور ذریعے سے وینزویلا جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ایک بات اب تک میری سمجھ میں بھی نہیں آئی حالانکہ میں نے اس پر بے حد غور کیا ہے۔ دانش منزل کے میٹنگ ہال میں چیف نے اس مشن کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں۔ ان کے مطابق تو اس لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد کسی بھی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا اور شاید اسی لئے چیف نے اس مشن میں جولیا کے ساتھ مس صالحہ کو بھی شامل کیا ہے تاکہ وہ دونوں عورتیں ہونے کی

حیثیت سے کسی بھی میک اپ میں اس جزیرے میں داخل ہو سکیں لیکن پھر ہم سب کو انہوں نے کیوں ساتھ بھیجا ہے ہم وہاں جب داخل ہی نہ ہو سکیں گے تو پھر کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ سیدھی سی بات میں بتا دیتا ہوں"...... اس بار صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل چونک کر صفدر کی طرف دیکھنے لگا عمران کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"کیا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سیدھی سی بات ہے۔ جزیرے پر عورتیں صرف انتظامی اور حفاظتی اقدامات کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اس لیبارٹری میں ظاہر ہے ساری عورتیں نہیں ہو سکتیں۔ مرد سائنس دان ہوں گے اور ہمارا مشن بھی اس لیبارٹری سے ہی متعلق ہے اس لئے جولیا اور صالحہ بھی وہاں جا کر یہی معلوم کریں گی کہ یہ مرد سائنس دان اس جزیرے سے کیسے باہر آتے اور جاتے ہیں اور کب اور ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ہم ان مرد سائنس دانوں کے روپ میں لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں یا دوسری صورت یہ ہے کہ جزیرہ سرا پہنچ کر اس امر کا سراغ لگایا جائے کیونکہ اس جزیرے کے بارے میں جو تفصیلات بتائی گئی ہیں اس کے مطابق لیڈیز آئی لینڈ سے جو بھی باہر آتا ہو گا وہ پہلے اس جزیرے پر آتا ہو گا اور شاید اس جزیرے سے ہی لیبارٹری کے لئے مطلوبہ سامان اور لیڈیز آئی لینڈ کے لئے سامان،

خوراک، ادویات اور دوسری چیزیں سپلائی کی جاتی ہوں گی۔ اس طرح وہاں سے سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے واقعی بہت جلد بدلہ چکا دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے دوبارہ آنکھیں بند کر کے اپنے گلے کی گراریوں کو چالو کر دینا چاہئے کیونکہ جہاں اتنے بڑے بڑے عقلمند موجود ہوں وہاں میں صرف یہی کام کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی ہنس پڑے۔

"ماسٹر اس سراما جزیرے کی بات ہو رہی ہے جو ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا سے قریب ہے"...... جوانا نے اچانک کہا تو عمران سمیت صفدر اور کیپٹن شکیل اسے چونک کر دیکھنے لگے۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ نے چونکہ مجھے کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے مجھے پہلے معلوم نہ تھا کہ آپ سراما جزیرے پر مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں۔ سراما جزیرے پر میں ماسٹر کلرز کے زمانے میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بار جا چکا ہوں اور وہاں کے بڑے بڑے گینگسٹروں سے بھی ذاتی طور پر واقف ہوں بلکہ ان میں بہت سے تو میرے ذاتی دوست بھی ہیں۔ وہاں ان کے ذریعے ہمیں جہاں ہر قسم کی سہولیات مہیا ہو سکتی ہیں وہاں ہمیں

ہمارے مطلب کی معلومات بھی مل سکتی ہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"گڈ یہ تو واقعی اچھی خبر ہے۔ مجھے خیال نہ تھا کہ تم وہاں جاتے رہتے ہو گے ورنہ میں یقیناً پاکیشیا سے پہلے فون پر رابطے کر کے سیٹنگ کر لیتا بہرحال اب پہلے ایسا ہی کریں گے۔ ہم اب ویزویلا کی بجائے راستے کے پہلے سٹاپ مصر میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے آگے جانے کی پلاننگ کریں گے۔ مصر میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہماری اس معاملے میں مدد کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باقی ساتھیوں تک یہ بات پہنچا دو تا کہ وہ بھی تیار رہیں"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے مڑ کر اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے بات کرنی شروع کر دی۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے جزیرہ سراما کی مین روڈ پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کاسٹر تھا جب کہ اس کے ساتھ مادام روزی بیٹھی ہوئی تھی ۔ روزی خاصی خوبصورت اور پر کشش لڑکی تھی ۔ اس کے جسم پر شوخ رنگ کا سکرٹ تھا ۔ مادام روزی تھوڑی دیر پہلے ہی کاسٹر کے پاس پہنچی تھی اور اب وہ دونوں سراما کے ایک ہوٹل میں رات کا کھانا کھانے جا رہے تھے ۔ کیونکہ روزی کو اس ہوٹل کا کھانا بے حد پسند تھا اور ان کے پروگرام میں نائٹ کلب کا شو دیکھنا بھی شامل تھا ۔ کاسٹر کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

"کیا بات ہے کاسٹر میں نے محسوس کیا ہے کہ تم مجھے بلاتے وقت تو بے حد خوش تھے لیکن اب تمہارے چہرے پر اس جوش کا فقدان ہے میں نے پہلے بھی پوچھنے کا سوچا تھا لیکن پھر دوسری باتوں میں مجھے اس کا

خیال نہیں رہا تھا" ...... روزی نے کاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"میں تو ویسے ہی پر جوش ہوں لیکن باس نے تمہارے آنے سے پہلے فون کر کے مجھے ذہنی طور پر الجھا دیا ہے اس لئے تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے ۔ ویسے فکر مت کرو اب تمہیں شکایت نہ ہو گی" ...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"کیا بات ہوئی ہے مجھے بتاؤ" ...... روزی نے چونک کر پوچھا ۔

"پہلے وعدہ کرو کہ یہ بات سنتے ہی تم فوراً واپس نہیں چلی جاؤ گی" ...... کاسٹر نے کہا تو روزی کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے ۔

"اوہ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم ترین بات ہے ۔ جلدی بتاؤ ۔ تم نے تو مجھے شدید پریشان کر دیا ہے" ...... روزی نے اس بار انتہائی بے چین اور سخت لہجے میں کہا ۔

"ارے ارے اتنی بھی اہم بات نہیں ہے ۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ تم لمبے عرصے تک یہاں رہو ۔ لیکن اب شاید کل تمہیں جانا پڑے اس لئے میں سوچ رہا تھا ۔ بہرحال بات صرف اتنی ہے کہ جب میں نے تمہیں فون کیا تو تھوڑی دیر بعد باس کا فون آگیا ۔ اس نے بتایا کہ اسے اطلاع مل گئی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے وینزویلا کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور باس کے خیال کے مطابق اس کا وینزویلا جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ وہاں سے یہاں پہنچے گا ۔ چنانچہ اس نے مجھے ہوشیار رہنے کے لئے کہا ۔ میرے پوچھنے پر باس نے بتایا کہ فلائٹ

کو پاکیشیا سے روانہ ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اگر جلد از جلد بھی یہاں پہنچیں تب بھی وہ کل رات سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے کل رات تک تو ہم ویسے بھی فارغ ہیں۔ اس کے علاوہ باس نے بتایا ہے کہ ویزوویلا میں بھی ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کریں گے اور اگر وہ وہاں سے یہاں آنے کے لئے روانہ ہوئے تو ہمیں فلائٹ اور اس کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات بھی مل جائیں گی۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ ایئرپورٹ پر ہی کر دیا جائے گا۔ بس اتنی سی بات ہے"...... کاسٹر نے جلدی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی اہم بات ہے کاسٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ جس خطرے کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل کی حکومت پریشان تھی وہ اب سر پر پہنچ چکا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا ٹکراؤ ابھی اس شیطان سے نہیں ہوا اس لئے تم اسے عام سا ایجنٹ سمجھ رہے ہو۔ عمران اگر اتنی آسانی سے مارا جا سکتا جتنی آسانی سے تم سمجھ رہے ہو تو نجانے اب تک کئی ہزار بار مارا جا چکا ہوتا۔ وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے ٹکٹیں تو ویزوویلا کے لئے ہی لی ہوں گی لیکن وہ اچانک راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو جائے گا تاکہ اگر کوئی وہاں نگرانی کر رہا ہو تو اسے ڈاج دیا جا سکے۔ اس کے بعد وہ ایسا غائب ہو گا کہ اسے تلاش کرنا ناممکن نہیں تو انتا آسان بھی نہیں رہے گا"...... روزی نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھا میں اسی لئے تمہیں نہ بتا رہا تھا کہ تم خواہ مخواہ سنجیدہ ہو جاؤ گی۔ جب وہ آئے گا پھر دیکھا جائے گا اور پھر وہ یہاں آ رہا ہے۔ تمہارے جزیرے پر تو نہیں پہنچ رہا کہ تم اس قدر پریشان ہو گئی ہو"...... کاسٹر نے کہا۔

"سوری کاسٹر کار کو سیدھا ہیلی پیڈ پر لے چلو۔ میں نے فوری واپس جانا ہے۔ چلو موڑو کار"...... روزی نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب تم اس قدر بزدل ہو"...... کاسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم میری پوزیشن نہیں سمجھ سکتے کاسٹر۔ کار موڑو۔ میں تمہیں تفصیل بتا دوں گی لیکن کار موڑو"...... روزی نے اس بار تلخ لہجے میں کہا تو کاسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار کو سائیڈ پر کیا اور پھر کچھ آگے جانے کے بعد اس نے کار موڑ دی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین بیزاری اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"سنو کاسٹر تمہیں معلوم ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کیوں قائم کیا گیا ہے"...... روزی نے کہا۔

"معلوم ہے وہاں کوئی ریسرچ ہو رہی ہے۔ خفیہ ریسرچ"۔ کاسٹر نے اسی طرح بیزار سے لہجے میں کہا۔

"ریسرچ تو ہوتی رہتی ہے لیکن یہ جزیرہ خصوصی طور پر عورتوں

کے لئے کیوں بنایا گیا ہے اور وہاں مردوں کو جانے کی اجازت کیوں نہیں"...... روزی نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہوگی کوئی مصلحت"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ سارا انتظام اس عمران اور اس جیسے مسلم ممالک کے ایجنٹوں کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مسلم ممالک کی سیکرٹ سروسز اور خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سارے مرد ہیں۔ اگر کوئی عورت ہے تو ایک آدھ۔ اس لئے جزیرے پر عورتیں رکھی گئی ہیں تاکہ مردوں کا داخلہ ویسے ہی وہاں نہ ہو سکے اس طرح سارے مسلم ممالک کے ایجنٹس اور خاص طور پر عمران کو وہاں پہنچنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قدم اسے خفیہ رکھنے کا تھا لیکن یہ خفیہ نہ رہ سکا۔ اب وہ عمران جس کی طرف سے ایکریمیا اور اسرائیل دونوں کو حقیقی خطرہ تھا اس کے خلاف میدان میں اتر آیا ہے اور ان حالات میں میرا یہاں موجود ہونا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں فوری طور پر واپس جا رہی ہوں"...... روزی نے کہا۔

"کیسے خطرناک ہو سکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ ڈر کر جا رہی ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ اول تو یہاں پہنچتے ہی ختم ہو جائے گا اور اگر نہ بھی ہو سکا تو بہرحال وہ لیڈیز آئی لینڈ میں تو داخل ہی نہیں ہو سکتا پھر تمہیں اتنی پریشانی کیوں لاحق ہو گئی ہے"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ وہ لامحالہ کوئی نہ کوئی پلاننگ بنا کر ہی آ رہا ہو گا۔ اگر میں یہاں موجود ہوئی اور اسے اس کی اطلاع مل گئی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے یہاں کور کرے اور میرے میک اپ میں اپنی کسی ساتھی کو آئی لینڈ بھجوا دے۔ پھر تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا نتیجہ نکلے گا اس لئے میری یہاں سے فوری واپسی بھی ضروری ہے اور آئی لینڈ میں موجودگی بھی۔ البتہ میرا وعدہ کہ جب تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو گے تو میں یہاں طویل عرصے تک آ کر رہوں گی اور تمہارے تمام گلے شکوے دور کر دوں گی"۔ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب میں اسے اپنے لئے چیلنج سمجھوں گا اور عمران کی لاش کا تحفہ تمہیں دے کر تمہاری قربت حاصل کروں گا"...... کاسٹر نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جزیرہ سراما خاصا بڑا اور انتہائی آباد جزیرہ تھا۔ چونکہ اس جزیرے پر ایکریمیا کی نمائندہ حکومت تھی اس لئے اس جزیرے پر ایکریمیوں کی تعداد کافی تھی۔ البتہ ان کے علاوہ وہاں تقریباً ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ جزیرے پر اخلاقی قانون تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے یہاں جوئے خانے، باریں، ڈانسنگ ہالز اور عیاشی کے اڈے کثیر تعداد میں موجود تھے۔ یورپ اور ایکریمیا کے رسیا یہاں تفریح کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ کیونکہ یہاں تفریح کا تقریباً ہر وہ سامان میسر آجاتا تھا جس کی کوئی انسان خواہش کر سکتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ سمگلنگ کرنے والی تنظیموں کے بھی اس جزیرے پر اڈے موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی دیر پہلے ہی سراما پہنچا تھا لیکن عمران نے یہاں آنے سے پہلے تین گروپ بنالئے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ میں جولیا اور صالحہ تھیں جب کہ دوسرے گروپ میں صفدر،

تنویر۔ کیپٹن شکیل اور صدیقی شامل تھا اور تیسرے گروپ میں عمران کے ساتھ جوانا اور دوسرے ساتھی تھے۔ پہلے گروپ کی انچارج جولیا دوسرے گروپ کا انچارج صفدر اور تیسرے گروپ کا انچارج عمران خود تھا۔ سراما کے لئے روانگی سے پہلے ایک خصوصی میٹنگ میں آئندہ کے لئے تمام تفصیلات طے کر لی گئی تھیں۔ جولیا اور صالحہ نے سراما پہنچ کر لیڈیز آئی لینڈ جانے کے لئے کوشش کرنی تھی اور وہاں پہنچ کر انہوں نے مادام روزی کو کور کر کے کسی نہ کسی طرح وہاں ایسا انتظام کرنا ہے کہ باقی گروپ آئی لینڈ میں داخل ہو سکیں۔ جب کہ صفدر اور اس کے گروپ کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ سراما پہنچ کر ایسے اداروں اور افراد کو تلاش کریں جو لیڈیز آئی لینڈ میں خوراک اور دوسری ضروریات کی سپلائی سے منسلک ہوں اور ایسے افراد کے ذریعے وہاں محفوظ طریقے سے پہنچنے کے ذرائع پیدا کریں اور خود عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ذمے آئی لینڈ میں واقع خفیہ لیبارٹری اور وہاں کام کرنے والے سائنس دان کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی پلاننگ کا کام لے لیا تھا۔ ہر گروپ کے انچارج کو ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کر دیا گیا تھا جس کی کال چیک نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے باوجود آپس میں گفتگو کرنے کے لئے ایک خاص کوڈ کا انتخاب کر لیا گیا تھا تینوں گروپس نے اس وقت تک ایک دوسرے سے قطعی لاتعلق رہنا تھا جب تک کہ تینوں لیڈیز آئی لینڈ نہ پہنچ جائیں عمران نے تمام ممبرز کے چہروں پر خود ہی

خصوصی ساخت کا میک اپ کر دیا تھا تاکہ اسے چیک نہ کیا جا سکے چنانچہ اس پلاننگ کے تحت تینوں گروپ علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے طور پر مختلف فلائٹس کے ذریعے سراما پہنچے تھے۔ عمران اپنے گروپ کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے سراما پہنچا تھا اور اس وقت وہ سب سراما کے ایک بڑے ہوٹل لارکی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے گروپ میں جوانا کے ساتھ چوہان، خاور اور نعمانی تھے۔

"ماسٹر اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے تاکہ میں اس پلاننگ کو سامنے رکھ کر یہاں کے کسی آدمی سے رابطہ کروں"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کسی میرج بیورو سے رابطہ کر لو۔ چلو اس بہانے یہاں کی مقامی لڑکیوں کے فوٹو تو دیکھنے کو مل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ماسٹر میں نے تو سنجیدگی سے بات کی تھی"...... جوانا کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"سنجیدگی سے گڈ۔ اچھا جوڑ رہے گا۔ مسٹر جوانا اور مسز سنجیدگی جوانا"...... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا تو جوانا نے اس طرح زور سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ باقی زندگی منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالے گا۔

"جوانا تمہیں غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ان سے کچھ پوچھنا ہمیشہ لاحاصل رہتا

ہے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب جوانا کو غصہ بھی آنے لگ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے اب یہ جوانا کی بجائے بڑھاپا بننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور زیرو نمبر پریس کر دیا۔ کمرے میں موجود ہوٹل کی طرف سے ہدایات کے کارڈ پر یہ بات درج تھی کہ ہوٹل ایکس چینج سے رابطے کے لئے زیرو نمبر مخصوص ہے۔

"یس ایکس چینج پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کیا ایکس چینج کرتی ہیں۔ مسکراہٹ۔ مسرت۔ دل"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی۔ جی کیا مطلب"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایکس چینج کا مطلب ہوتا ہے تبادلہ"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بولنے والی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ جو چاہیں وہی ایکس چینج ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے انتہائی بے باکانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو فی الحال میری کال لارڈز بار کے مینجر رالف تک ایکس چینج کر دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر لارڈز رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک

بھاری مگر کرخت سی آواز سنائی دی۔

"بولنے کا لفظ شاید تم نے تکلف میں کہہ دیا ہے ورنہ تمہیں بولنے کی جگہ لفظ غرانا استعمال کرنا چاہئے تھا"...... عمران نے اسی طرح شگفتہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کون ہیں"...... اس بار دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہارڈ پیٹر نے تمہیں فون کیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ تو آپ مائیکل ہیں۔ اوہ اچھا میں سمجھ گیا۔ فرمایئے کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"صرف ملاقات کا شرف بخش دو۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے لیکن یہ ملاقات ذرا علیحدگی میں ہونی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہوٹل لارکی سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ آدھے گھنٹے بعد وہاں سے قریب ہی ایک ہوٹل ہے لائن سکائی۔ اس کے سپیشل روم نمبر سات میں پہنچ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا وہ انتہائی محفوظ جگہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ارے تم ابھی تک منہ پھلائے بیٹھے ہوئے ہو۔ سنو یہاں ایکریمین ایجنٹ لازماً موجود ہوں گے جنہیں ہماری تلاش ہو گی کیونکہ

جو لوگ ہماری نگرانی پاکیشیا میں کر سکتے ہیں وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والے نہیں ہیں اور یہاں کے زیر زمین دنیا کے افراد کا زیادہ تر تعلق ایکریمیا سے ہے اس لئے ہم کھلے عام کسی سے کوئی بات نہیں کر سکتے اور تمہیں یہ یقیناً علم نہیں ہوگا کہ تمہارے دوستوں میں سے اب کتنے افراد کا تعلق ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سے ہے اور کتنوں کا نہیں ہے اور نہ ہم ان سے کھل کر کوئی بات کر سکتے ہیں اور نہ ہمارا مشن یہاں جزیرہ سراما میں ہے ہم نے تو یہاں سے لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے کا راستہ بنانا ہے۔ البتہ تم ایک کام کر سکتے ہو کہ خاور کے ساتھ جا کر اپنے دوستوں سے ملو اور ان سے باتوں باتوں میں یہ معلومات حاصل کرو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف یہاں کون سا گروپ کام کر رہا ہے۔ اگر تمہیں اس کا سراغ مل جائے تو پھر اس کے چیف پر ہاتھ ڈالنا ہمارا دوسرا اقدام ہوگا۔ اس کے ذریعے ہم اس گروپ کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں یہاں کھل کر کام کرنے میں آسانی رہے گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں میں اس کا سراغ بھی لگا لوں گا اور اس کے چیف کو گردن سے پکڑ کر آپ کے سامنے پیش بھی کر دوں گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم یہاں ہوٹل میں رہنے کی

بجائے کسی کوٹھی میں شفٹ ہو جائیں"...... چوہان نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ہم یہاں سیاحوں کے روپ میں آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں آنے والوں کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہو۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی پرائیویٹ کوٹھی لے لی تو وہ لوگ چونک بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اپنے مشن پر جاؤں"...... جوانا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں خاور تمہارے ساتھ جائے گا۔ لیکن ایک بات خیال رکھنا کہ کسی بھی مرحلے پر زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خاور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے

تھوڑی دیر بعد عمران نعمانی اور چوہان کے ساتھ ہوٹل سے نکلا اور لائن سکائی ہوٹل کی طرف چل پڑا جو وہاں سے واقعی قریب ہی تھا۔ لائن سکائی خاصا بڑا ہوٹل تھا۔ ہوٹل پہنچ کر جب انہوں نے ویٹر سے سپیشل روم نمبر سات کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں وہاں پہنچا دیا گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی کا چہرہ بھاری اور بارعب تھا آنکھوں میں چمک تھی۔

"میرا نام رالف ہے"...... کمرے میں موجود آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اس بار اس کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"اب واقعی آپ کا نام رالف ہو سکتا ہے۔ جب آپ نے فون پر بات کی تھی اس وقت تو رالف کی بجائے آپ کا نام وولف لگتا تھا۔ ویسے میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ میرا مخاطب کون ہے"...... رالف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چوہان اور نعمانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... رالف نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس وقت تو لائم جوس کا موڈ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس کو اپنے لئے شراب اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لائم جوس کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد آرڈر سرو کر دیا گیا۔

"اب فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رالف نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ پیٹر نے بتایا تھا کہ تم پہلے ایکریمیا کی کسی سرکاری خفیہ تنظیم سے منسلک رہے ہو جو سائنسی لیبارٹریوں کو سائنسی سامان سپلائی کرتی تھی"...... عمران نے لائم جوس سپ کرتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں"...... رالف نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا اب بھی تم اس دھندے سے منسلک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے تو چار سال ہوئے یہ کام چھوڑ دیا ہے"۔ رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو رالف اصل بات یہ ہے کہ یہاں سے قریب ہی ایک جزیرہ ہے کانڈا۔ وہاں ایک خفیہ سائنس لیبارٹری قائم ہے۔ میرا دھندہ ایسی لیبارٹریوں کو ان کا مطلوبہ سامان سپلائی کرنا ہے۔ ہر قسم کا سامان۔ میں چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کو بھی سپلائی میرے ذریعے ہو اس کے لئے تم میری کیا مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے اس بار ذرا واضح انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب لیڈیز آئی لینڈ سے ہے"...... رالف نے چونک کر کہا۔

"ہاں آج کل اسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں کی لیبارٹری تو حکومت کے تحت ہے۔ حکومت خود ہی اسے سامان سپلائی کرتی ہے"...... رالف نے کہا۔

"بعض سامان ایسا ہوتا ہے جو حکومت سپلائی نہیں کیا کرتی۔ آخر وہاں نوجوان سائنس دان بھی تو کام کرتے ہوں گے"...... عمران نے مسکرا تے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ آپ جس سامان کی بات کر رہے ہیں اس کا مطلب میں اب سمجھا ہوں۔ ویری گڈ واقعی آپ دلچسپ سامان سپلائی کرتے ہیں لیکن مسٹر مائیکل آپ کو یقیناً اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہاں کوئی مرد داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ مکمل طور پر عورتوں کا جزیرہ ہے اس لئے لامحالہ آپ والا سامان تو وہیں جزیرے سے ہی لیبارٹری کو سپلائی ہو جاتا ہوگا"...... رالف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن انسانی فطرت ہے کہ وہ یکسانیت سے اکتا جاتا ہے اور چینج پسند کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کسی بھی طرح میرا وہاں کے کسی نوجوان سائنس دان سے رابطہ ہو جائے تو میں اپنا بزنس بہرحال کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں ذاتی طور پر تو اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا البتہ آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں لیکن شرط یہ کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے"۔ رالف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ہارڈ پیٹر نے کچھ سوچ کر ہی میری سفارش کی ہوگی"...... عمران نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں کا ایک مشہور ہوٹل لارنس ہے۔ اس ہوٹل لارنس کی مالکہ ایک نوجوان خاتون چینی ہے۔ اس چینی کے تعلقات لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری کے انتظامی انچارج سارجر سے ہیں۔ سارجر خفیہ طور پر وہاں سے یہاں آتا رہتا ہے۔ ان دونوں نے ایسی ملاقاتوں کو خفیہ رکھنے کے لئے میرے ہوٹل کا ایک کمرہ ریزرو کرایا ہوا ہے۔ اس کمرے کا نمبر

سپیشل روم الیون ہے۔ دونوں کئی کئی روز یہاں رہتے ہیں۔ بس میں اتنا بتا سکتا ہوں، اس سے زیادہ نہیں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پینی ویسے رہتی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے ہوٹل میں ہی اس کی رہائش ہے۔ انتہائی ہوشیار اور تیز طرار عورت ہے۔ سوائے اس سارجر کے اور کسی کو لفٹ نہیں کراتی۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ لارنس ہوٹل اس سارجر کی ہی ملکیت ہے یا اس کی رقم سے خریدا گیا ہے کیونکہ سارجر ایکریمیا کے ایک لارڈ کا بیٹا ہے اور کافی مالدار آدمی ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے بے حد شکریہ۔ اب اجازت"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران رالف سے مصافحہ کر کے اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل سے باہر آگیا۔

"اچھی ٹپ مل گئی ہے۔ اس طرح تو براہ راست لیبارٹری سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... چوہان نے باہر آتے ہوئے کہا۔

"رابطہ تو بعد کی بات ہے اصل بات یہ ہے کہ اس طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایک راستہ ایسا موجود ہے کہ جس کا علم لیڈیز آئی لینڈ کی انتظامیہ کو بھی نہیں ہے ورنہ وہ لوگ سارجر کو یقیناً اس طرح خفیہ طور پر یہاں نہ آنے دیتے اور مجھے ایسے ہی راستے کی تلاش تھی"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور چوہان اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے اس پینی کو پکڑا جائے"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں اسے کچھ معلوم نہیں ہوگا کہ سارجر یہاں آنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کرتا ہے اور اگر پینی کو پکڑا گیا تو ہو سکتا ہے اس کی اطلاع سارجر تک پہنچ جائے اور وہ وہاں آنا ہی بند کر دے اس لئے ہم نے صرف اس پینی کی نگرانی کرنی ہے ہمارا اصل ٹارگٹ سارجر ہے۔ اس کے ہاتھ آنے کے بعد اس خفیہ راستے کا علم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن نجانے یہ سارجر کب آئے۔ ہم اس وقت تک بیکار بیٹھے رہیں گے۔ کیوں نہ ہم پینی کو اغوا کر کے اس سارجر کو فون کرائیں اور سارجر کو یہاں آنے پر مجبور کر دیں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں ذرا سا معاملہ روٹین سے ہٹ کر ہو گیا تو سارجر مشکوک ہو جائے گا۔ وہ یہاں کسی سرکاری کام کے لئے نہیں آتا۔ صرف تفریح کرنے آتا ہے۔ اس لئے ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہی ہوگا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران وہ پیدل چلتے ہوئے واپس اپنے ہوٹل پہنچے ہی تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل سے بات کرائیں میں رالف بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ رالف ابھی تو ان سے بات کر کے گیا تھا پھر اتنی جلدی اس کے

فون آجانے کا مطلب تھا کہ کوئی انتہائی خاص بات ہو گئی ہے۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار مائیکل والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل جو ٹپ میں نے آپ کو دی تھی میں آپ سے مل کر واپس گیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹپ خصوصی جگہ پر موجود ہے"...... دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

"گڈ لیکن ہمیں بھی تو کوئی خصوصی پرائیویٹ جگہ چاہئے تاکہ ہم اپنی کاروباری میٹنگ کر سکیں اور اس ٹپ سے بھی وہاں اطمینان سے بات چیت ہو سکے۔ ساتھ ہی ٹرانسپورٹ بھی تاکہ مال کو آسانی سے سپلائی کیا جا سکے۔ کیا آپ اس کا فوری انتظام کر سکتے ہیں۔ آپ کو معقول معاوضہ دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ آپ جیسے معزز گاہکوں کی خدمت تو مجھ پر فرض ہے۔ ڈیوس ٹاؤن ایٹ ون وہاں ٹرانسپورٹ بھی موجود ہے اور میرا آدمی بھی جو آپ کا نام سن کر واپس چلا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اسے خوش بختی کہتے ہیں۔ چوہان کہہ رہا تھا کہ نجانے کتنے دنوں تک انتظار کرنا پڑے گا لیکن قسمت اتنے زوروں پر ہے کہ چند گھنٹے بھی انتظار نہیں کرنا پڑا"...... عمران نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے چوہان اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس کا فون تھا"...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ فون میں لاؤڈر نہ تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

"رالف کا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رالف کی اطلاع دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ یہ تو واقعی خوش قسمتی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"آؤ پہلے اس کوٹھی کو چیک کر لیں پھر سارجر کو وہاں لے آنے کی پلاننگ کریں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کے لئے تو کوئی پیغام ہمیں چھوڑ دینا چاہئے"۔ نعمانی نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں بعد میں فون کر دیں گے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کاسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کاسٹر بول رہا ہوں"...... کاسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں باس آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ علی عمران کا ساتھی جوانا یہاں سراما میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاسٹر بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کہاں ہے۔ لیکن ایئرپورٹ پر تو اسے چیک نہیں کیا گیا تھا"۔ کاسٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ میک اپ میں ہے اور چونکہ یہاں سراما میں ایکریمین سیاہ فام افراد کی خاصی تعداد موجود بھی ہے اور یہ لوگ آتے بھی رہتے ہیں اس لئے اسے مارک نہیں کیا جا سکا لیکن اس نے جب اپنی شناخت بطور جوانا کرائی تو اسے شناخت کر لیا گیا"...... راکی نے جواب دیتے

کہا۔

"اوہ گڈ۔ تفصیل بتاؤ کہاں ہے وہ اور تمہیں کیسے اطلاع ملی"۔ کاسٹر نے جوشیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس میں انتھونی کے ساتھ اس کے دفتر میں موجود تھا کہ اسے فون کال موصول ہوئی کہ اس کا ایک پرانا دوست اس سے ملنے آیا ہے جب انتھونی نے اس دوست کا نام پوچھا تو دوسری طرف سے بتایا گیا وہ اپنا نام خفیہ رکھنا چاہتا ہے انتھونی بے حد حیران ہوا۔ اس نے حلیہ معلوم کیا تو اسے صرف اتنا بتایا گیا کہ وہ دیو قامت آدمی ہے اور ایکریمین سیاہ فام ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا آدمی عام ایکریمی ہے۔ انتھونی نے انہیں کال کر لیا۔ یہ دونوں جب آئے تو اس جوانا نے جس نے میرے سامنے اپنا نام رابر بتایا تھا انتھونی سے کہا کہ وہ مجھے کچھ دیر کے لئے باہر بھیج دے۔ انتھونی نے مجھے کہا کہ میں باہر چلا جاؤں تو میں اٹھ کر عقبی کمرے میں آگیا۔ یہاں ایسی مشینری موجود ہے کہ میں اس کمرے میں بیٹھ کر انہیں دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتا تھا۔ مجھے اس آدمی کی پراسراریت کی وجہ سے تجسس پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے کمرے میں پہنچ کر مشین آن کر دی۔ اسی وقت اس رابر نے انتھونی سے اپنا اصل تعارف کرایا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ جوانا کا انتہائی گہرا دوست رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے۔ اس جوانا نے انتھونی کو بتایا کہ وہ پاکیشیا میں علی عمران کا ملازم ہو گیا ہے اور آج کل ایک خاص مشن پر

سراما آیا ہوا ہے۔ انتھونی نے اس مشن کے بارے میں پوچھا تو جوانا ٹال گیا اور پھر وہ تینوں اٹھ کر اس دفتر سے کہیں چلے گئے اور میں اب آپ کو کال کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ راکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ انتہائی اہم اطلاع ہے اس کا مطلب ہے کہ یا تو عمران بھی یہاں پہنچ چکا ہے اور یا بعد میں آنے والا ہے۔ ہم نے اس جوانا کو ہر حالت میں پکڑنا ہے تاکہ اس سے ساری بات اگلوائی جا سکے"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ اسے اغوا کر لیا جائے"۔۔۔۔۔۔ راکی نے کہا۔

"ہاں اسے اور اس کے ساتھی کو بے ہوش کر کے اغوا کراؤ اور پھر ان دونوں کو ریڈ ہاؤس پہنچا کر مجھے اطلاع دو لیکن خیال رکھنا کہ یہ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ جوانا کا ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی ہو۔ یہ لوگ حد درجہ تیز ہوتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس ایسے کام ہمارے لئے چٹکی بجانے جیسے ہوتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کاسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ایک بار مجھے اس عمران کا اتہ پتہ معلوم ہو جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ آدمی کتنے سانس لے سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کاسٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کاسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں باس حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ یہ دونوں بے ہوشی کے عالم میں ریڈ ہاؤس میں موجود ہیں۔ میں ریڈ ہاؤس سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے راکی کی آواز سنائی دی۔

"تفصیل سے بتاؤ کیسے انہیں اغوا کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے پوچھا۔

"باس آپ کا حکم ملنے کے بعد میں نے ٹریس کیا کہ انتھونی جوانا اور اس کا ساتھی کہاں گئے ہیں۔ چنانچہ مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں ایک خاص ساؤنڈ پروف کمرے میں موجود ہیں۔ اس ہوٹل میں میرے آدمی موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری کارروائی کی۔ اس ساؤنڈ پروف کمرے میں مشروبات منگوائے گئے تو میرا آدمی مشروبات لے کر وہاں گیا اور وہاں وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کا ٹائم کنٹرولڈ کیپسول چھوڑ آیا جسے تین منٹ بعد خود بخود فائر ہونا تھا۔ چنانچہ وہ فائر ہو گیا اور چونکہ کمرہ بند تھا اس لئے انتھونی جوانا اور اس کا ساتھی تینوں بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ان تینوں کو خفیہ راستے سے وہاں سے نکلوایا۔ انتھونی کو تو اس بے ہوشی کے عالم میں ایک پارک میں پھنکوا دیا ہے۔ وہ چار گھنٹوں بعد خود بخود ہوش میں آ جائے گا جب کہ جوانا اور اس کے ساتھی کو ہم ریڈ ہاؤس لے آئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ راکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس انتھونی کو بھی ختم کر دینا تھا تاکہ بعد میں وہ مصیبت نہ بن سکے"۔۔۔۔۔۔ کاسٹر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس اسے زندگی بھر معلوم نہ ہوسکے گا کہ وہ اپنے خفیہ کمرے میں کیسے بے ہوش ہوا اور کیسے پارک میں پہنچا اور جوانا اور اس کے ساتھی کہاں چلے گئے ۔ کیونکہ مشروب لے جانے والے آدمی کو وہاں سے فوری طور پر ہٹادیا گیا ہے".......راکی نے کہا۔

"او کے میں آرہا ہوں".......کاسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے جزیرہ سراما کے شمال مغرب میں واقع علاقے لانگ ٹاؤن کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی ۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں ۔ انہیں سراما پہنچے ہوئے چار گھنٹے گزر چکے تھے ۔ دونوں ہی ایکریمین میک اپ میں تھیں ۔ ایئر پورٹ سے قریب ایک ہوٹل میں انہوں نے کمرے بک کرائے تھے اور پھر وہ ابھی آپس میں آئندہ کا پروگرام طے کر ہی رہی تھیں کہ ویٹرس ان کے مطلوبہ مشروبات لے کر کمرے میں آئی تو جولیا نے اس ویٹرس سے ویسے ہی پوچھ لیا کہ کیا وہ کبھی لیڈیز آئی لینڈ گئی ہے اس پر اس ویٹرس نے اثبات میں جواب دیا تو جولیا نے اسے ٹپ کے طور پر ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی طرح ان دونوں کو آئی لینڈ پہنچانے کا بندوبست کرے ۔ ویٹرس نے انہیں لانگ ٹاؤن میں واقع ایک بار ٹاشا کا پتہ دیا جس کی مالکہ روزمیری

تھی ۔اس ویٹرس نے بتایا کہ روزمیری لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج مادام روزی کی دوست ہے اور مادام روزی کو جب بھی کسی بھی مقصد کے لئے جزیرے پر عورتوں کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کا انتظام روزمیری ہی کرتی ہے اس لئے اگر روزمیری چاہے تو وہ آئی لینڈ جا سکتی ہیں ۔اس ویٹرس نے بتایا کہ وہ بھی روزمیری کی وجہ سے دو سال آئی لینڈ میں ایک ہوٹل کی ویٹرس کے طور پر گزار آئی تھی ۔چنانچہ جولیا اور صالحہ دونوں اس وقت ٹیکسی میں بیٹھیں لانگ ٹاؤن روزمیری سے ملنے جا رہی تھیں ۔لانگ ٹاؤن جزیرے کے شمال مغرب میں واقع ایک الگ تھلگ علاقہ تھا جہاں اس جزیرے کے مقامی افراد کی کثرت تھی ۔یہ لوگ سراما کہلاتے تھے ۔یہ اپنے رہن سہن قد وقامت اور سیاہ رنگت کی وجہ سے ایکریمین سیاہ فاموں سے ملتے جلتے تھے ۔صرف فرق اتنا تھا کہ ان لوگوں کے چہروں کے خدوخال سیاہ فاموں سے یکسر مختلف تھے ۔سراما حد درجہ لڑاکے اور خطرناک حد تک جوشیلے لوگ تھے ۔اس لئے دوسری آبادی کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں لانگ ٹاؤن میں محدود کر دیا گیا تھا ۔یہ لوگ جزیرے پر مختلف کام ضرور کرتے تھے لیکن انہیں لانگ ٹاؤن کے علاوہ جزیرے پر اور کسی جگہ رہائش رکھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی ۔جزیرے پر موجود ٹرانسپورٹ تقریباً سراما کے لوگوں کے قبضے میں ہی تھی ۔لانگ ٹاؤن میں بار، جوئے خانے ، ڈانسنگ ہال ، ہوٹل اور ہر وہ چیز موجود تھی جو جزیرے پر پائی جاتی تھی اور اکثر ایکریمین سیاح وہاں جاتے رہتے تھے ۔کیونکہ جزیرے کی نسبت وہاں

تفریح نسبتاً کافی سستی تھی لیکن رات کو کوئی غیر ملکی لانگ ٹاؤن میں رہنے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس کے لوٹے جانے اور قتل ہو جانے کے سو فیصد نہیں تو پچانوے فیصد چانس بہرحال ہوتے تھے ۔جس ٹیکسی میں یہ دونوں لانگ ٹاؤن جا رہی تھیں اس کا ڈرائیور بھی سراما ہی تھا ۔وہ بار بار بیک مرر سے عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ان دونوں عورتوں کو دیکھتا ۔کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا لیکن پھر خاموش ہو جاتا ۔صالحہ نے اس کی یہ کیفیت نوٹ کر لی ۔پہلے تو اس نے اس طرف دھیان نہ دیا کیونکہ یہ اخلاقی اور معاشرتی طور پر آزاد علاقہ تھا اس لئے یہاں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا لیکن جب ڈرائیور کی یہ کیفیت بار بار صالحہ کے نوٹس میں آئی تو اس سے نہ رہا گیا ۔

"ڈرائیور کیا تم ہم سے کچھ کہنا چاہتے ہو ۔میں کافی دیر سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتے ہو پھر بغیر کچھ کہے منہ بند کر لیتے ہو"...... صالحہ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بھی چونک کر ڈرائیور کی طرف دیکھنے لگی ۔

"میڈم میں واقعی آپ سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اس لئے خاموش ہو جاتا تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں ۔آپ ایکریمیز ہیں اور اگر آپ نے ناراض ہو کر میری شکایت پولیس سے کر دی تو مجھے ڈرائیونگ لائسنس سے ہی محروم کر دیا جائے گا کیونکہ یہاں کی پولیس سراما لوگوں کے بارے میں انتہائی سخت رویہ رکھتی ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تم کھل کر بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو لیکن مجھے اپنا نام بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کناس ہے میڈم ۔آپ نے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد مجھے لانگ ٹاؤن کے بار ٹاشا کی لے جانے کا کہنا اور پھر آپ جو گفتگو کر رہی ہیں اس میں ٹاشا کی مالکہ روزمیری کا نام بھی بار بار آیا ہے ۔اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ روزمیری حد درجہ اکھڑ، خطرناک اور شاطر عورت ہے ۔وہ غیر ملکیوں کو لوٹنے میں پورے لانگ ٹاؤن میں مشہور ہے ۔لانگ ٹاؤن میں اس نے ایک پورا گروپ بنایا ہوا ہے جس میں خطرناک پیشہ ور قاتل، غنڈے اور بدمعاش شامل ہیں اور اس کی بار میں بھی نہ صرف لانگ ٹاؤن کے سب سے خطرناک غنڈے ہر وقت موجود رہتے ہیں بلکہ پورے ایکریمیا سے آنے والے خطرناک لوگ جن میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں اور مرد بھی اس بار کے مستقل گاہک ہیں اور آپ کا انداز اور چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ بہرحال ان خطرناک لوگوں میں شامل نہیں ہیں اس لئے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ وہاں پوری طرح ہوشیار رہیں"...... ڈرائیور کناس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ میں کام کرنے والی عورتوں کو انتہائی معقول ترین معاوضے ملتے ہیں اس لئے ہماری خواہش ہے کہ ہم اس آئی لینڈ پر کچھ عرصہ کام کریں ہم اسی لئے ایکریمیا سے یہاں آئی ہیں اور ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ ٹاشا کی بار کی مالکہ روزمیری لیڈیز آئی

لینڈ کی انچارج مادام روزی کی دوست ہے اور جو خواتین وہاں بھیجی جاتی ہیں وہ روزمیری ہی بھیجتی ہے اس لئے ہم اس سے ملنے جا رہی ہیں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو جس نے بھی یہ بات بتائی ہے اس نے درست بتایا ہے ۔روزمیری واقعی مادام روزی کی دوست ہے ۔روزمیری ایکریمیا میں طویل عرصے تک رہی ہے لیکن اس کے باوجود وہ آپ کو وہاں اس وقت تک نہ بھجوا سکے گی جب تک مادام روزی یہاں آکر آپ کو کلیر نہ کر دے اور مادام روزی کو گزشتہ ایک سال سے لانگ ٹاؤن میں نہیں دیکھا گیا ۔اس کے علاوہ وہ آپ سے بھاری رقومات بھی حاصل کرے گی اور آپ کا کام بھی نہ کرے گی ۔اگر آپ نے احتجاج کیا تو پھر آپ کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں"...... کناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسا طریقہ تمہاری نظر میں ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"نہیں میڈم میری نظر میں تو کوئی طریقہ نہیں ہے ۔البتہ اگر آپ کسی طرح روزمیری کو رضامند کر لیں تو شاید آپ کا کام بن جائے ۔میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا تھا کہ وہ خطرناک، مکار اور عیار عورت ہے اس لئے آپ اس سے پوری طرح ہوشیار رہیں"...... کناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا بے حد شکریہ"...... صالحہ نے کہا اور تھوڑی دیر

بعد ٹیکسی لانگ ٹاؤن میں داخل ہو گئی ۔ یہ خاصا آباد علاقہ تھا لیکن یہاں سراما لوگوں کی کثیر تعداد نظر آ رہی تھی جب کہ غیر ملکی خال خال ہی نظر آتے تھے لیکن بہرحال وہ موجود تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی ۔ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر کناس نے ٹیکسی روک دی ۔ اس عمارت کے اوپر ناشاکی بار کا جہازی سائز کا نیون سائین جگمگا رہا تھا اور اندر سے لوگوں کے شور اور بولنے کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھیں ۔ جولیا اور صالحہ دونوں نیچے اتریں ۔ جولیا نے کناس کو کرائے کے علاوہ بھاری ٹپ بھی دی اور کناس انہیں سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھائے لے گیا۔

"آؤ صالحہ"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے مطمئن انداز میں کھڑی بار میں سے باہر آنے اور اندر جانے والے افراد کو دیکھ رہی تھی ۔ جولیا اور صالحہ دونوں نے جینز کی پتلونیں اور سیاہ رنگ کی مخصوص لیڈیز جیکٹس پہنی ہوئی تھیں البتہ ان دونوں کی قمیضوں کے رنگ ایک دوسرے سے مختلف تھے ۔ جولیا کی قمیض کا رنگ گہرا نیلا تھا جب کہ صالحہ نے شوخ سرخ رنگ کی مردانہ قمیض پہن رکھی تھی ۔ بار میں آنے جانے والے مرد بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھتے اور پھر گزر جاتے جب وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں تو دونوں کے چہروں پر بے اختیار شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ہال میں لوگوں کے شور کے ساتھ ساتھ شراب کی تیز بو اور منشیات کا گاڑھا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا ۔ ہال میں سراما افراد کی

کثرت تھی جن میں عورتیں بھی خاصی تعداد میں شامل تھیں ۔ البتہ کہیں کہیں دوسری قومیت کے افراد بھی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو سراما لڑکیاں کھڑی اپنے اپنے کام میں مصروف تھیں ۔ جولیا اور صالحہ نے اندر داخل ہو کر ایک نظر ہال کا جائزہ لیا اور پھر کاؤنٹر کی طرف مڑ گئیں لیکن اسی لمحے ایک میز کے گرد کرسی پر بیٹھا ہوا ایک لحیم شحیم آدمی تیزی سے اٹھا ۔ اس نے بھی جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کے گلے میں سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے سے کوئی غنڈہ ہی نظر آ رہا تھا ۔ چہرے پر زخموں کے نشانات بھی نمایاں تھے ۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں خباثت جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ اس کے ہاتھ میں منشیات سے بھرا ہوا سگریٹ تھا وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھا ۔

"ادھر آؤ ہنی مارٹی کے پاس بیٹھو ۔ مارٹی سے بڑا قدر دان تمہیں پورے لانگ ٹاؤن میں اور کوئی نہیں ملے گا"...... اس نے ان دونوں کے قریب جا کر بڑے اوباشانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی ۔

"جاؤ اور جا کر اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سو جاؤ ننھے بچے ۔ جاؤ شاباش"...... صالحہ نے اسے پچکارتے ہوئے کہا تو ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ جو ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، صالحہ کی بات سن کر بے اختیار ہنسنے لگے ۔

"تم۔ تم مارٹی کو ایسا کہہ رہی ہو۔ تمہاری یہ جرأت۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ مارٹی کون ہے"...... اس آدمی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر صالحہ کا بازو پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے صالحہ کا بازو گھوما اور تھپڑ کی زوردار آواز سے ہال گونج اٹھا۔ وہ آدمی تھپڑ کھا کر بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا چار قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا اور تھپڑ کی آواز گونجتے ہی پورے ہال میں جیسے یکلخت سناٹا سا چھا گیا۔

"میرا خیال ہے تم جیسے ننھے بچے کے لئے ایک ہی تھپڑ کافی رہے گا۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ گریٹی ایسے احمق لوگ تو ہر جگہ اپنی دمیں ہلاتے نظر آتے رہتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور دوبارہ کاؤنٹر کی طرف اس طرح بڑھنے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"تم۔ تم تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گا"...... یکلخت ہال مارٹی کی غصے سے بھری چیختی ہوئی آواز سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی مارٹی نے اس طرح اچھل کر صالحہ پر حملہ کر دیا جیسے کوئی وحشی سانڈ اپنے پورے جوش میں حملہ کرتا ہے لیکن صالحہ پارے کی طرح تڑپی اور مارٹی جس نے انتہائی وحشیانہ انداز میں صالحہ پر حملہ کیا تھا صالحہ کے اس طرح عین آخری لمحے میں اچانک ایک طرف ہٹ جانے کی بنا پر اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور دوڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور چیختا ہوا واپس فرش پر گر گیا۔

"تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ اس مچھر کی بھیں بھیں میں بند کراتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا۔

"نہیں یہ میرا شکار ہے"...... صالحہ نے جواب دیا وہ دونوں اونچی آواز میں اس طرح باتیں کر رہی تھیں جیسے وہ لڑائی میں شامل ہونے کی بجائے کسی میز پر بیٹھیں گپ شپ کر رہی ہوں۔ مارٹی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے اور ندامت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا۔ اس کی ذہنی حالت واقعی بے حد خراب نظر آ رہی تھی لیکن جیسے ہی اس نے ریوالور نکالا ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ یہ فائر جولیا کی طرف سے کیا گیا تھا۔

"مرد بنتے ہو تو مردوں کی طرح لڑو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ میں۔ میں"...... مارٹی نے چیختے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔ غصہ، ندامت اور جھلاہٹ تینوں کے عروج کی وجہ سے اس کی زبان سے الفاظ تک نہ نکل رہے تھے۔

"کیا بکریوں کی طرح میں میں کر رہے ہو"...... صالحہ نے اونچی آواز میں اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اچھل کر مارٹی پر حملہ کر دیا۔ اس کے پیروں میں موجود اونچی ایڑی کے جوتے پورے قوت سے مارٹی کے چہرے پر پڑے اور صالحہ تو قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو گئی جب کہ مارٹی چیختا ہوا عقبی دیوار

سے پشت کے بل ٹکرایا اور پھر منہ کے بل نیچے جھکتا ہوا ایک دھماکے سے پہلو کے بل فرش پر گرا۔ اس کے چہرے سے خون کی دھاریں نکل رہی تھیں۔ صالحہ کے جوتوں کی نوکیلی ایڑیوں نے اس کے چہرے پر اس طرح زخم ڈال دیئے تھے جیسے کسی نے نیزے مار دیئے ہوں۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے تھے۔ نیچے گر کر اٹھنے کے لئے اس کا جسم ایک بار پھر سمٹنے لگا تھا کہ صالحہ یکلخت فضا میں اچھلی اور اس بار اس کا ایک پیر اس کے سینے پر جب کہ دوسرا گردن پر پڑا اور ہال مارٹی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کی گردن میں بھی سوراخ ہو گیا تھا اور اس میں سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔ وہ اب ذبح ہوئی بکری کی طرح فرش پر پڑا بری طرح تڑپ بلکہ صحیح الفاظ میں پھڑک رہا تھا۔

"فی الحال اتنا ہی کافی ہے آؤ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور اس طرح کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"ہونہہ بڑے لڑاکے بنے پھرتے ہیں"...... صالحہ نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور جولیا کے پیچھے چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ پورے ہال میں سکوت طاری تھا۔ ہر شخص کی نظریں اسی طرف لگی ہوئی تھیں اور لوگوں کی حالت ایسی تھی جیسے وہ سانس لینا ہی بھول گئے ہوں۔ اچانک کاؤنٹر کے قریب ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن سمارٹ جسم کی ایک خوبصورت سراجی لڑکی باہر نکل آئی۔ اس نے حیرت سے ایک لمحے کے لئے سارے منظر کو

دیکھا پھر اس کی نظریں کاؤنٹر کے قریب پہنچنے والی جولیا اور صالحہ پر جم گئیں۔

"کون ہو تم"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے اس بار کی مالکہ روزمیری سے ملنا ہے"...... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"مجھ سے کیوں مگر میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں اور یہ تم نے میرے بار میں ہنگامہ کیوں کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں ہنگامہ کرنے والوں کو کھڑے کھڑے گولی مار دی جاتی ہے"۔ روزمیری نے حیرت بھرے لیکن غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہنگامہ ہم نے نہیں اس آدمی نے کیا ہے۔ تم بے شک اپنے آدمیوں سے پوچھ لو۔ ہم جیسے ہی ہال میں داخل ہوئیں اس آدمی نے اٹھ کر اچانک میرا بازو پکڑ لیا۔ منع کرنے سے باز نہ آیا بلکہ الٹا لڑنے لگا ہم نے بھی تھوڑا سا سبق دے دیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کو اٹھا کر بار سے باہر پھینکوا دو"...... روزمیری نے ایک طرف کھڑے آدمی سے کہا اور پھر وہ جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو گئی۔

"تم میرے ساتھ آؤ۔ میرا نام روزمیری ہے اور میں اس بار کی مالکہ ہوں"...... روزمیری نے کہا۔

"بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم پہلے بھی بتا چکی ہو"۔ جولیا

نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو روزمیری کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا لیکن جس تیزی سے وہ سرخ پڑا تھا اتنی ہی تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"ہونہہ تو تم کوئی خاص چیز ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ"۔ روزمیری نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جولیا اور صالحہ نے ایک نظر ہال کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتی ہوئیں اس دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ روزمیری اس دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ پھر وہ رک گئی اور جب جولیا اور صالحہ وہاں پہنچیں تو اس نے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی جدید اور انتہائی خوبصورت انداز کے بنے ہوئے فرنیچر سے مزین کیا گیا تھا۔ انداز دفتر جیسا تھا۔ ایک کونے میں شارٹ سرکٹ ٹی وی چل رہا تھا جس پر بار ہال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ منظر کے مطابق چار آدمی اس مارٹی کو اٹھا کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے اور ہال میں لوگ انتہائی اونچی آوازوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ سا برپا تھا اور ان باتوں کا موضوع جولیا اور صالحہ ہی تھیں۔ ہر شخص ان کی جرأت، حوصلہ، لڑائی کے فن میں مہارت پر دل کھول کر داد دے رہا تھا۔ روزمیری نے میز پر موجود ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا بٹن آف کر

کے اس نے ٹی وی بند کیا اور خود بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بیٹھو"...... روزمیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہاری اس پھٹیچر سی بار میں نوکری کرنے نہیں آئیں کہ تم اس طرح افسر بن کر بیٹھ جاؤ۔ ادھر صوفوں پر ہمارے ساتھ آکر بیٹھو تاکہ بات چیت دوستانہ ماحول میں ہو سکے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسیوں پر بیٹھنے کی بجائے سائیڈ پر رکھے ہوئے انتہائی آرام دہ صوفوں پر جا کر وہ دونوں بیٹھ گئیں۔ روزمیری کے چہرے پر پہلے سے موجود حیرت اور الجھن کے تاثرات میں کچھ اور اضافہ ہو گیا لیکن وہ کرسی سے اٹھی اور میز کی سائیڈ سے باہر آکر وہ ان کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ میں تمہیں صرف اس لئے برداشت کر رہی ہو کہ تمہارا رویہ تمہارا انداز اور تمہاری باتیں عام لوگوں سے یکسر مختلف ہیں۔ ورنہ میں تو کسی کا اونچی آواز میں بولنا بھی برداشت نہیں کیا کرتی اور وہ شخص دوسرا لفظ منہ سے نکلنے سے پہلے ہی ڈھیر ہو چکا ہوتا ہے"...... روزمیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس خصوصی مہربانی کا شکریہ۔ میرا نام جولیا ہے اور یہ میری ساتھی ہے اس کا نام گریٹی ہے۔ ہم دونوں کا تعلق ایکریمیا کی ریاست روکناس سے ہے۔ ہم وہاں مارشل آرٹ کی تربیت دینے والے ایک

بین الاقوامی ادارے بلیک بلٹ کی انسٹرکٹرہیں لیکن ہم نے یکسانیت سے بور ہو کر فیصلہ کیا کہ اب کسی اور جگہ کام کیا جائے ۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک جزیرہ ہے جسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ اس جزیرے پر صرف عورتیں رہتی ہیں ۔ یہ جزیرہ حکومت ایکریمیا کے تحت ہے اور حکومت ایکریمیا عورتوں کی ایک بہت بڑی کمانڈو فورس قائم کر رہی ہے اور اس فورس کے لئے اس جزیرے کو ٹریننگ سنٹر بنایا گیا ہے ۔ ہمیں یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی وہاں جا کر عورتوں کو کمانڈو ٹریننگ دیں گی ۔ ہم نے وہاں جو معلومات حاصل کیں اس کے مطابق اس جزیرے کی انچارج کوئی مادام روزی ہیں اور پھر مادام روزی سے رابطے کے لئے ہم نے بہت لمبی جدوجہد کے لئے تمہاری ٹپ حاصل کی ہے ۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مادام روزی کے پاس جو عورتیں کسی بھی سروس کے لئے اس جزیرے پر بھیجی جاتی ہیں وہ تمہارے ذریعے جاتی ہیں کیونکہ تم مادام روزی کی دوست ہو ۔ چنانچہ ہم آج ہی سراما پہنچی ہیں اور ہوٹل میں کمرے بک کرا کر اور سامان رکھ کر ہم ٹیکسی پر بیٹھ کر سیدھی یہاں آ گئی ہیں ۔ بس یہ ہے ساری بات"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہاری مارشل آرٹ میں مہارت کا عملی نمونہ تو کسی حد تک میں اس شارٹ سرکٹ ٹیلی ویژن پر دیکھ چکی ہوں تم واقعی اس فن میں ماہر ہو لیکن مادام روزی سے تو میرا رابطہ کافی عرصے سے ہوا ہی نہیں

اور دوسری بات یہ کہ اس جزیرے پر اب کوئی اور عورت کسی صورت جا ہی نہیں سکتی ۔ وہاں جو عورتیں موجود ہیں بس وہی موجود رہیں گی جب تک حکومت ایکریمیا چاہے گی ۔ اب تو مادام روزی بھی چاہے تب بھی تم وہاں نہیں جا سکتیں"...... روزمیری نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ یہ تو تم نے بری خبر سنائی ہمارا سارا ایڈونچر ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے ۔ ہم تو بڑے شوق سے آئی تھیں ٹھیک ہے جب وہاں جانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے تو پھر مسئلہ ختم ۔ ہم نے خواہ مخواہ اتنا لمبا سفر بھی کیا ۔ او کے تمہارا شکریہ کہ تم نے کچھ وقت دے دیا ۔ اب اجازت"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ۔

" ارے ارے بیٹھو اتنی بھی کیا جلدی ہے ۔ بیٹھو ۔ اب تو باتیں ہوں گی ۔ اب تو مجھے پتہ چلا ہے کہ تم میرے خلاف کسی چکر میں ملوث نہیں ہو اب تو تمہارے ساتھ دوستی ہو سکتی ہے"...... روزمیری نے اٹھ کر انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے خلاف چکر کیا مطلب ۔ تمہارے خلاف کیا چکر ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میری یہاں کئی گروپوں سے سخت مخالفت ہے اس لئے اکثر وہ لوگ سازشیں کرتے رہتے ہیں ۔ میں یہی سمجھی تھی کہ تمہارا تعلق بھی میرے مخالفوں سے ہے اور تم بھی یہاں کسی خاص چکر میں آئی ہو لیکن

اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے اس لئے بیٹھو"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر میز پر رکھی ہوئی ہاتھ سے بجانے والی گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔ ٹن ٹن کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس آواز کے ساتھ ہی عقبی دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس مادام"...... اس نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سٹاک میں جو سب سے پرانی شراب ہو وہ لے آؤ"...... روزمیری نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ ہم دونوں شراب نہیں پیتیں۔ ہمارے لئے کوئی دوسرا مشروب منگوا لو"...... جولیا نے کہا تو روزمیری اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جولیا اور صالحہ کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔ جب کہ نوجوان کی نظروں اور چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ کیسے ممکن ہے"...... روزمیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم دونوں کا تعلق ایک ایسے مذہبی فرقے سے ہے جس میں شراب ممنوع ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مذہبی فرقے کس کی بات کر رہی ہو"...... روزمیری نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نیارورا سٹن فرقہ"...... جولیا نے جواب دیا تو روزمیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے اس کے متعلق تو میں نے بھی سنا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ پھر ہم تینوں کے لئے ایپل جوس لے آؤ"...... روزمیری نے فقرے کے آخری الفاظ اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہے اور وہ نوجوان واپس چلا گیا۔

"تو کیا تم واقعی لیڈیز آئی لینڈ جانا چاہتی ہو"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اس کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ جب وہاں جانا ممکن ہی نہیں ہے تو چھوڑو۔ ہم نے بھی اسے ذہن سے نکال دیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں چاہوں تو تم وہاں جا سکتی ہو لیکن ملازمت نہیں صرف سیر کے لئے"...... روزمیری نے کہا۔

"سیر کے لئے۔ وہاں سیر کے لئے کیا کوئی خاص چیز ہو گی۔ عام سا جزیرہ ہو گا جس پر بس ہر طرف عورتیں ہی عورتیں گھومتی پھرتی نظر آئیں گی"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روزمیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم وہاں کیا سوچ کر جا رہی تھیں۔ کیا وہاں سونے کی کانیں ہیں"...... روزمیری نے کہا۔

"ہاں ہم نے سنا تھا کہ وہاں کام کرنے والی عورتوں کو بڑے بڑے

معاوضے دیئے جاتے ہیں۔ہمارا پروگرام دراصل یہ تھا کہ وہاں سال دو سال کام کر کے ہم واپس ایکریمیا جائیں اور وہاں مارشل آرٹ کا کوئی بڑا ذاتی ٹریننگ سنٹر قائم کریں اور عام تنخواہ تو ہمیں وہاں ایکریمیا میں بھی مل ہی رہی تھی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اس حد تک تو درست ہے کہ وہاں معاوضے کی شرح پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ مادام روزی ان معاملات میں بے حد سخت ہے۔نجانے وہاں حکومت ایکریمیا کا کوئی خاص کام ہو رہا ہے کہ وہاں رہنے والی ایک ایک عورت کی ہر وقت مکمل نگرانی ہوتی رہتی ہے اور اب تو اس قدر سختی ہو گئی ہے کہ کوئی نئی عورت تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی وہاں جائے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... روزمیری نے کہا۔

"اوہ پھر تو وہاں جانا ہی حماقت ہے۔اس قدر سخت ماحول میں تو تفریح بھی نہیں ہو سکتی۔نہیں روزمیری ہماری توبہ ہمیں کوئی ضرورت نہیں کسی بیگار کیمپ جیسے ماحول میں جا کر رہنے کی۔یہ ہماری برداشت سے باہر ہے"...... جولیا نے جانے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور نوجوان ٹرے میں ایپل جوس کے بڑے بڑے گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔تینوں نے گلاس اٹھائے اور جوس سپ کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم آ ہی گئی ہو تو ایک دو روز وہاں لگا ہی آؤ۔چلو اسی بہانے میں بھی جا کر مادام روزی سے مل آؤں گی"...... ان دونوں کے انکار پر روزمیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایک دو روز تو وہاں لگائے جا سکتے ہیں چلو ایک انوکھا اور منفرد ماحول ہی سہی۔لیکن تم خود کیسے وہاں جاؤ گی اور ہمیں کیسے لے جاؤ گی جب کہ تم خود کہہ رہی ہو کہ وہاں کوئی پرندہ بھی جائے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ساری سختیاں دوسروں کے لئے ہیں میرے لئے نہیں اور دوسری بات یہ کہ مادام روزی کو پتہ ہی اس وقت چلے گا جب ہم تینوں اس کے سامنے پہنچ جائیں گی اور پھر وہ ہمیں منع بھی نہ کر سکے گی ویسے بھی ہم وہاں مستقل تو رہنے نہیں جا رہیں دو تین دن مادام روزی کی مہمان رہ کر واپس آجائیں گی"...... روزمیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن کیا وہاں فلائٹ جاتی ہے یا ہمیں بحری سفر کرنا ہو گا"...... صالحہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ نہیں جاتی اور نہ کوئی جہاز نہ کوئی کشتی وہاں جا سکتی ہے۔ایک مخصوص رینج میں جیسے ہی ایسی کوئی چیز داخل ہوتی ہے اسے بغیر نوٹس دیئے ہٹ کر دیا جاتا ہے"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت تھی اور ان کے

چہروں پر موجود حیرت دیکھ کر روزمیری بچوں کی طرح کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم دونوں واقعی صرف لڑائی بھڑائی کا فن ہی جانتی ہو۔ اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ سنو میں تمہیں بتاتی ہوں۔ لیڈیز آئی لینڈ میں سرکاری طور پر واقعی اس قدر سختی ہے کہ وہاں مرد تو مرد اب کوئی عورت بھی داخل نہیں ہو سکتی لیکن تم شاید حیرت کی شدت کی وجہ سے میری بات پر یقین نہ کر سکو۔ وہاں مرد بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور عورتوں اور مردوں کا آنا جانا بھی لگا رہتا ہے"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر اس بار واقعی حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے حالانکہ اس سے پہلے وہ صرف روزمیری کو چکر دینے کے لئے حیرت کا اظہار کر رہی تھیں لیکن روزمیری کی یہ بات واقعی ان کے لئے حقیقی حیرت کا باعث بن گئی تھی۔

"مرد اور لیڈیز آئی لینڈ میں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہوا ہے کہ مشرقی ممالک میں عورتوں کو گھروں تک محدود رکھا جاتا ہے اور انہیں دوسروں کے سامنے آنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہاں لیڈیز آئی لینڈ میں یہی سلوک مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ میں اگر عورتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے تو مردوں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے کسی صورت بھی کم نہیں ہے۔ یہ سارے مرد گھروں تک محدود رہتے ہیں انہیں گھر سے باہر نکلنے کی قطعی

اجازت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مرد گھر سے باہر آجائے تو اسے فوری ہلاک کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کی لاش گم کر دی جاتی ہے لیکن صرف ایک شرط کی کڑی پابندی کی جاتی ہے کہ یہ تمام مرد سراما ہیں۔ سراما سے ہٹ کر ایک مرد کو بھی وہاں نہیں رکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ مادام روزی اور میرے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ وہاں موجود تمام سراما مرد میرے ہی بھجوائے ہوئے ہیں"...... روزمیری نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح جب وہاں جانے یا وہاں سے آنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اس کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تیس بحری میل دور ایک چھوٹا سا ویران جزیرہ ہے جس پر حکومت ایکریمیا کا کنٹرول ہے۔ اس جزیرے پر ایکریمیائی بحریہ کا ایک چھوٹا سا اڈہ ہے۔ وہاں سے لیڈیز آئی لینڈ کے درمیان حکومت نے زیر آب ایک خصوصی ٹنل بنائی ہوئی ہے جس میں شٹل کار چلتی ہے۔ یہ ٹنل اس لئے تعمیر کی گئی ہے تاکہ جزیرے پر ہونے والے کام کے لئے مشینری اور دوسرا خفیہ سامان اس ٹنل کے ذریعے جزیرے تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ جن لوگوں کو آنے جانے کی اجازت خفیہ طور پر دی جاتی ہے انہیں خصوصی کارڈ جاری کئے جاتے ہیں اور وہ اس ٹنل کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ سے اس جزیرے جسے جاریز کہا جاتا ہے پر پہنچتے ہیں اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سراما پہنچ جاتے ہیں۔ اس

طرح یہاں سے جانے والے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جاریز اور وہاں سے خفیہ طور پر لیڈیز آئی لینڈ پہنچا دیئے جاتے ہیں"...... روزمیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ سلسلہ ہے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے خصوصی پاس تو مادام روزی جاری کرتی ہوگی"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں لیکن اس نے مجھے بھی خصوصی اجازت نامہ دے رکھا ہے۔ میں جب چاہوں خود بھی وہاں جا سکتی ہوں اور جتنے مرد اور جتنی عورتیں چاہوں ساتھ لے جا سکتی ہوں اور لے آسکتی ہوں"۔ روزمیری نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"بڑا اعتماد ہے مادام روزی کو تم پر۔ ویری گڈ"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے اسے شکایت پیدا ہو۔ جہاں تک مردوں کے وہاں جانے کا تعلق ہے گذشتہ تین ماہ سے مادام روزی نے اس بارے میں سختی سے منع کر دیا ہے۔ اب وہاں سے مرد یہاں آ تو سکتے ہیں لیکن یہاں سے وہاں جا نہیں سکتے۔ البتہ عورتوں کے بارے میں اتنی سختی نہیں ہے اس لئے میں تم دونوں کو ساتھ لے کر وہاں جا سکتی ہوں۔ لیکن یہ پہلے بتا دوں کہ وہاں تم دونوں مستقل نہیں رہ سکتیں"...... روزمیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم اس بات کو رہنے ہی دو۔ خواہ مخواہ تمہیں

تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم یہیں سے ہی واپس چلی جاتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں تم نے جس طرح اس مارٹی سے لڑائی کی ہے اس نے مجھے واقعی متاثر کر دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مادام روزی کے سامنے اس لڑائی کی فلم بھی پیش کر دوں اور تمہیں بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی میری طرح تمہارے فن سے متاثر ہو کر شاید تمہیں اپنے پاس مستقل رکھ لے۔ ایسی صورت میں تمہیں اس قدر معاوضہ بھی مل سکتا ہے کہ جس کا شاید تم نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا ہو اور سچی بات یہ بھی بتا دوں کہ مادام روزی اور میرے درمیان ایسی سپلائی کے سلسلے میں باقاعدہ تجارت ہوتی ہے۔ اگر تمہیں اس نے رکھ لیا تو اس کے معاوضے میں مجھے بھی خاصی بڑی رقم مل جائے گی"...... روزمیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہو جائے تو پھر مادام روزی تو تمہیں جو دے گی سو دے گی ہم بھی اپنی تنخواہوں کا دس فیصد حصہ تمہیں ہر ماہ دینے کے لئے تیار ہیں"...... صالحہ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا تو روزمیری کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اوکے تم اپنا سامان ہوٹل سے لے آؤ میں ابھی روانگی کا بندوبست کرتی ہوں۔ کل صبح ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ چکے ہوں گے"...... روزمیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور صالحہ بھی کرسیوں سے اٹھ

کھڑی ہوئیں ۔ پھر وہ اس سے اجازت لے کر سامان لینے کے لئے واپس ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئیں ۔

" میرا خیال ہے عمران کو اس بارے میں باقاعدہ اطلاع دے دی جائے یہ تو انتہائی شاندار موقع ملا ہے "...... جولیا نے ٹیکسی کے لانگ ٹاؤن سے نکلتے ہی کہا۔

" نہیں جولیا یہ کام ہم نے اکیلے کرنا ہے ۔ تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے اس کیس کو میرا ٹیسٹ کیس بنا دیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اس کیس کو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر مکمل کر دوں "۔ صالحہ نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

لیڈیز آئی لینڈ حصہ دوم

مصنف ۔ مظہر کلیم ایم اے

- کیا جولیا اور صالحہ دونوں لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو کر اپنا مشن مکمل کر سکیں ـــ یا ـــ وہاں ان کی موت ان کا انتظار کر رہی تھی ۔؟
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے کا راستہ تلاش بھی کر سکے ـــ یا ـــ ؟

مادام روزی ـــ ایکریمیا کی سپر ایجنٹ اور لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج ، جولیا اور صالحہ کے درمیان انتہائی ہولناک اور خونریز مقابلہ ـــ ایک ایسا مقابلہ جو اپنے انجام کے لحاظ سے انتہائی خوفناک ثابت ہوا ۔

- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو کر مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو سکے یا لیڈیز آئی لینڈ ان کے لئے ایک ہولناک خواب بن کر رہ گیا۔
- منفرد کہانی ۔ حیرت انگیز واقعات ۔ بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن۔ ایک شاہکار اور یادگار ایڈونچر (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

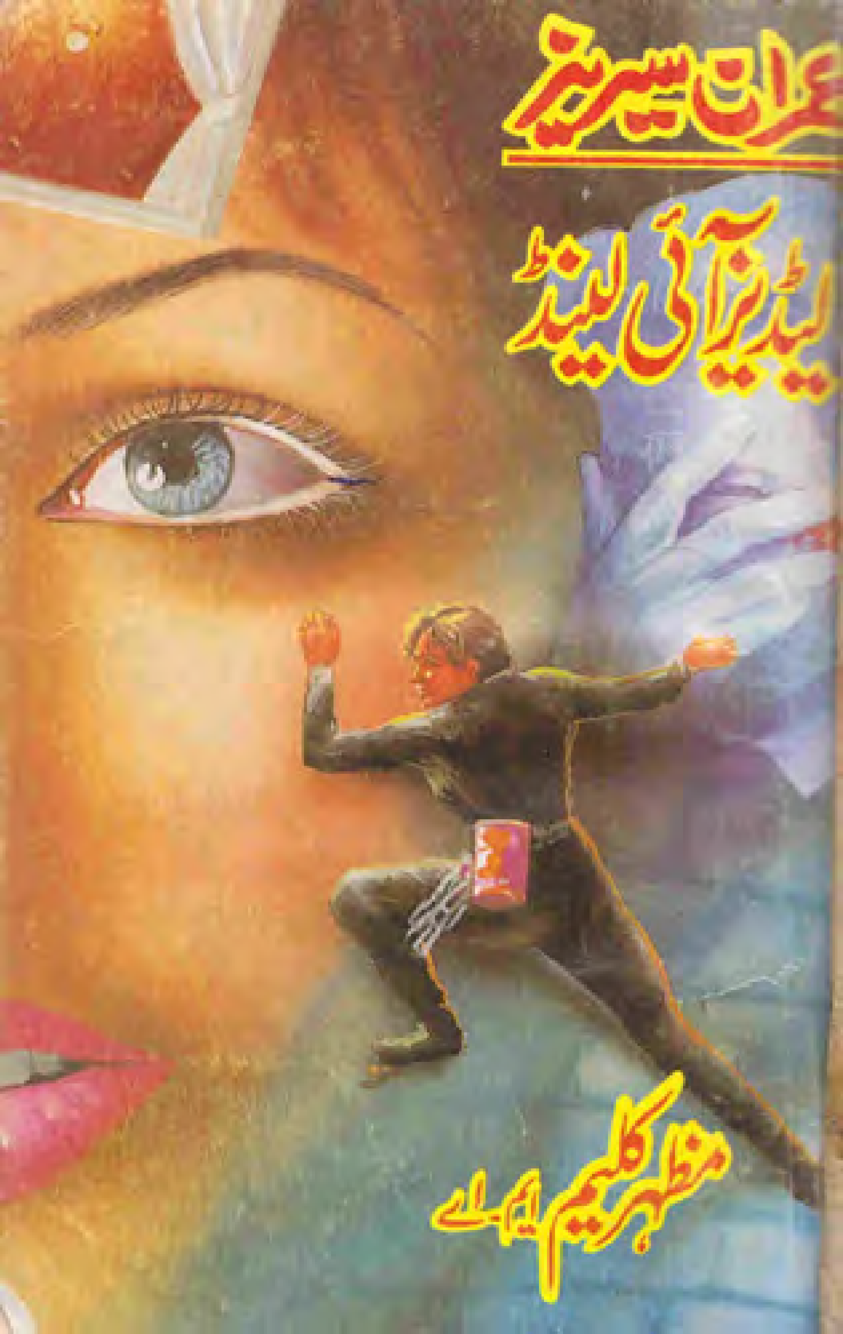
عمران سیریز
لیڈر آئی لینڈ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ لیڈیز آئی لینڈ کا دوسرا اور آخری حصہ آپکے ہاتھوں میں ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ منفرد موضوع پر لکھا گیا یہ دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر جو اس حصے میں اپنے عروج کو پہنچ رہا ہے آپ کو یقیناً پسند آئے گا ۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا لیکن ناول شروع کرنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور انکے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

لاہور ۔ فضل الہیٰ پارک سے عدنان طارق صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر تمام معلومات عمران کو ہی کیوں حاصل ہوتی ہیں اور وہی کیوں ان سب معلومات کو دوسرے ممبرز تک پہنچاتا ہے حالانکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی کسی لحاظ سے عمران سے کم نہیں ۔ کیونکہ انہیں جب بھی اکیلے کام کرنے کا موقع ملتا ہے وہ عمران سے بھی زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن عمران کی موجودگی میں وہ صرف عمران کی ہی تعریف کرتے رہ جاتے ہیں ۔ امید ہے کہ آپ اس بارے میں ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عدنان طارق صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کی الجھن کا تعلق ہے دراصل عمران ٹیم کا کپتان بھی ہے اور کھلاڑی بھی اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ کپتان پر

دوہری ذمہ داری ہوتی ہے ۔وہ خود بھی اچھا کھیل پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسرے کھلاڑیوں کے کھیل کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے ۔ مشکل حالات میں ٹیم کو سنبھالتا ہے اور انہیں درست طور پر آگے بڑھانے کا کام بھی اسی کے ذمہ ہوتا ہے ۔ پالیسی بھی وہی بناتا ہے اور فیصلے بھی اسی کو کرنے پڑتے ہیں اور ہار جیت کی ساری ذمہ داری بھی اسی پر ہوتی ہے ۔ بالکل یہی کردار عمران کا ہوتا ہے اسے لامحالہ دوسرے ممبران سے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے ۔جیت کے لئے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا تاکہ ان معلومات کی بنا پر کامیاب پالیسی بنائی جاسکے ۔اس کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ عمران کی موجودگی میں دوسرے ممبران اسکے فیصلوں اور اسکی پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ مشن میں کامیابی حاصل کی جاسکے ۔آپ خود سوچیں کہ اگر ٹیم کے تمام کھلاڑی اپنے اپنے طور پر فیصلے کرنا شروع کر دیں اور اپنے اپنے طور پر کھیلنا شروع کر دیں تو نتیجہ کیا نکلے گا ۔امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی ۔

اوکاڑہ ۔ سیٹھ کالونی سے تصور بشیر صاحب لکھتے ہیں ۔" میں آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں لیکن مجھے عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی سے زیادہ آپ کی ذہانت پر رشک آتا ہے ۔میں نے خود بھی تین ناول لکھے ہیں ۔جن پر میں نے بے حد محنت کی ہے اور اب میں انہیں شائع کروانا چاہتا ہوں ۔اگر آپ مجھے اپنا شاگرد بنالیں تو میں آپ کو دو سو گز کی پگڑی اور سوامن مٹھائی دینے کے لئے تیار ہوں ۔امید ہے آپ مجھے فوراً شاگرد بنالیں گے"۔

محترم تصور بشیر صاحب ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔جہاں تک آپ کا میرا شاگرد بننے کا تعلق ہے تو ناول تو آپ نے لکھ ہی لئے ہیں ۔اب میری استادی تو ظاہر ہے آپ کے کسی کام نہیں آ سکتی ۔ویسے بھی آپ میرے شاگرد اس لئے بننا چاہتے ہیں کہ آپ کے یہ ناول شائع ہو سکیں ۔ تو محترم میرا پرخلوص مشورہ یہی ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں اگر آپ دو سو گز کی پگڑی اور سوا من مٹھائی کا خرچہ اٹھا سکتے ہیں تو پھر یہ آفر آپ فوراً کسی پبلشر کو کر دیں مجھے یقین ہے کہ اس گراں قدر آفر کے بعد وہ آپکے محنت سے لکھے گئے ناول شائع کر ہی دے گا اور اگر آپکی محنت رنگ لائی تو شاید آئندہ کا بھی سکوپ بن جائے

کراچی نارتھ ناظم آباد سے نوید احمد خان صاحب لکھتے ہیں ۔"آپ کا ہر ناول واقعی منفرد ہوتا ہے ۔اس لئے ہر ناول بار بار پڑھنے کے باوجود پڑھنے والا بور نہیں ہوتا ۔البتہ آپ سے ایک درخواست ہے کہ اگر آپ عمران اور جولیا کی شادی نہیں کرا سکتے تو کم از کم رومانس ہی بڑھا دیں ۔امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم نوید احمد خان صاحب ۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ ۔جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو آپ کو تو علم ہے کہ تنویر غور کرنے کی بجائے ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے ۔اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ خود سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اس درخواست سے دستبردار ہو جائیں گے ۔

ڈجکوٹ فیصل آباد سے ماسٹر محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کے ناول واقعی شاہکار ہوتے ہیں ۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آخر عمران کا اندازہ ہمیشہ کیوں درست نکلتا ہے جبکہ انسان سے تو غلطی ہو سکتی ہے ۔ پھر عمران سے غلطی کیوں نہیں ہوتی امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم ماسٹر محمد صدیق صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ کی یہ بات تو درست ہے کہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے اور عمران سے بھی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں یہ اور بات ہے کہ وہ اپنی غلطیوں کو فوری طور پر درست کرنے کا بھی گر جانتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران جو اندازہ قائم کرتا ہے اس کا ایک باقاعدہ پس منظر ہوتا ہے ۔ وہ باقاعدہ معلومات حاصل کرتا ہے ۔ ان معلومات کا تجزیہ کرتا ہے ۔ کچھ باتیں اسے تجربے کی رو سے معلوم ہوتی ہیں اور پھر ان سب کے ساتھ اس کی ذاتی ذہانت بھی شامل ہوتی ہے ۔ اس طرح وہ ایک اندازہ قائم کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے اندازے اکثر و بیشتر درست ثابت ہوتے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں وہ انکل پچو سے کام نہیں لیتا بلکہ اندازہ لگانے سے پہلے اس پر باقاعدہ محنت کرتا ہے ۔

امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص   مظہر کلیم ایم اے

ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے رکی تو صفدر ، تنویر ، کیپٹن شکیل اور صدیقی ٹیکسی سے نیچے اترے یہ چاروں ایکریمین میک اپ میں تھے ۔ صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ اس عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہو گئے ۔ یہ عمارت ایک کمرشل پلازہ تھی جس میں چار کمپنیوں کے دفاتر تھے اور یہ چاروں کمپنیاں بظاہر تجارتی بحری جہاز راں کمپنیاں تھیں لیکن درپردہ یہ چاروں ہی کمپنیاں سمگلنگ کا دھندہ کرتی تھیں اور ان کا تعلق مختلف گروپوں سے تھا ۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ سرانا پہنچنے کے بعد کئی ہوٹلوں اور باروں کی خاک چھاننے کے بعد ایک ویٹر سے یہ بات اگلوائی تھی کہ لیڈیز آئی لینڈ میں مشینری کی سپلائی ان میں سے ایک کمپنی کرتی رہی تھی ۔ اس کمپنی کا نام ورکینا تھا اور ورکینا کا چیف ایک ایکریمی لارگن تھا اس کا دفتر اس کمرشل پلازہ میں ہی تھا اور اس وقت صفدر اور اس

کے ساتھی اس لارگن سے ملنے جارہے تھے تاکہ اس سے مل کر لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کا کوئی راستہ نکال سکیں۔

"تم لوگ زیادہ تفتیش کے چکر میں نہ پڑنا۔ اس لارگن سے سب کچھ اگلوانا میرا کام ہوگا۔ تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو"...... تنویر نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ماحول تو دیکھ لیں اس کے بعد فیصلہ کریں گے"...... صفدر نے تنویر کو ٹالتے ہوئے کہا۔

"تم ماحول کی فکر مت کرو۔ اگر ماحول ہمارے موافق نہ بھی ہوا تو میں بنا لوں گا"...... تنویر نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا لیکن اس بار صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ گئے جس میں ورکینا کمپنی کے ہی دفاتر تھے چیف لارگن کا کمرہ علیحدہ تھا اور کمرے کے باہر ایک باوردی چپڑاسی موجود تھا دروازے کی سائیڈ پر لارگن کے نام اور عہدے کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"چیف لارگن اندر موجود ہے ہم ایکریمیا سے آئے ہیں"۔ صفدر نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نو سر۔ ابھی نصف گھنٹہ پہلے وہ لنچ کے لئے اپنی رہائش گاہ پر گئے ہیں۔ اب شاید ہی ان کی واپسی ہو۔ اگر ہوئی بھی سہی تو دو گھنٹوں بعد ہی ہوگی"...... چپڑاسی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ کہاں ہے۔ ہم نے فوری ملاقات کرنی ہے"...... صفدر

نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر چپڑاسی کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"فونکس کالونی کوٹھی نمبر سیون سیون اے بلاک جناب"۔ چپڑاسی نے جلدی سے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر"...... صفدر نے پوچھا تو چپڑاسی نے فوراً ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ"...... صفدر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں سوار فونکس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میرا خیال ہے ہمیں پہلے فون کر کے کنفرم کر لینا چاہئے کہ وہ وہاں موجود بھی ہے یا نہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"نہ بھی ہوگا تو ہم انتظار کر لیں گے"...... صفدر نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مطلوبہ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر صفدر نے ٹیکسی واپس بھجوا دی اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی مسلح ملازم باہر آگیا۔

"چیف لارگن سے ملنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ آرام کر رہے ہیں اور اس وقت کسی سے نہیں مل سکتے آپ دفتر تشریف لے جائیں"...... ملازم نے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تنویر نے جھپٹ کر اس کا گلا پکڑا اور اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"تمہاری یہ جرأت کہ تم ہم سے اس لہجے میں بات کرو نانسنس"۔

تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ملازم کوئی رد عمل ظاہر کرتا وہ بری طرح چیختا ہوا اوپر اٹھا اور ایک دھماکے سے بند پڑے ہوئے بڑے پھاٹک کے سامنے زمین سے جا ٹکرایا۔اس کے ساتھ ہی تنویر نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس پر فائر کھول دیا اور کرچ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کے جسم سے خون کے فوارے ابلنے لگے اور دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔تنویر تیزی سے پورچ کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ساتھی بھی اس کے عقب میں آرہے تھے۔ان سب کے ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے ہوئے تھے۔ابھی تک پورچ اور برآمدے میں اور کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا لیکن ظاہر ہے اتنی بڑی کوٹھی میں ایک ملازم تو نہیں ہو سکتا تھا اس لئے انہیں خطرہ تھا کہ کسی بھی وقت کوئی آدمی باہر آسکتا ہے اس لئے وہ سب پوری طرح ہوشیار اور محتاط تھے اور پھر جیسے ہی وہ پورچ میں داخل ہوئے سامنے ایک دروازہ کھلا اور ایک مسلح لمبا تڑنگا آدمی باہر نکل آیا۔تنویر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ جب اس کی نظریں پھاٹک کے سامنے پڑے ہوئے ملازم پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنی چاہی لیکن دوسرے لمحے تنویر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے کرچ کرچ کی آوازیں نکلیں اور وہ آدمی چیختا ہوا ایک لمحے کے لئے اوپر اچھلا اور پھر وہیں برآمدے کے فرش پر ہی گر کر بری طرح تڑپنے لگا اور چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔تنویر اچھل کر برآمدے میں پہنچا او

تیزی سے وہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا جس سے وہ ملازم باہر آیا تھا۔

"کیا ہوا رانسن کون تھا"...... ساتھ والے کمرے سے کسی کی آواز سنائی دی اور تنویر تیزی سے اس ملحقہ کمرے کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"خبردار۔اگر حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا"...... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا تو کمرے میں موجود دو آدمی جو ایک میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے شراب پینے میں مصروف تھے بوکھلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔اسی لمحے صفدر بھی اندر داخل ہو گیا۔

"خبردار کوئی حرکت نہ کرے"...... صفدر نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے لارگن جلدی بتاؤ"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس تو سو رہا ہے اپنی خواب گاہ میں"...... ان میں سے ایک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کی خواب گاہ"...... تنویر نے پوچھا۔

"نیچے تہہ خانے میں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"چلو تم دونوں اور ہمیں دکھاؤ اور سن لو اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں گولی مار دیں گے"...... تنویر نے کہا اور دروازے سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔وہ دونوں خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھے باہر موجود صدیقی اور کیپٹن شکیل بھی ایک طرف ہٹ گئے اور پھر وہ ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری میں آئے۔راہداری کے

آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور باہر سرخ بلب جل رہا تھا۔ تہہ خانہ اپنی ساخت سے ساؤنڈ پروف لگ رہا تھا۔

"یہ تہہ خانہ ہے۔ یہاں باس روزانہ دو گھنٹے آرام کرتا ہے"۔ ان میں سے ایک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے وہیں سیڑھیوں پر گرے اور لڑھکتے ہوئے بند دروازے کے ساتھ جا ٹکرائے۔ وہاں چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئے۔

"اور تو کوٹھی میں کوئی نہیں ہے"...... صفدر نے مڑ کر صدیقی اور کیپٹن شکیل سے کہا۔

"نہیں ہم نے سرسری طور پر تو چیک کر لیا ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

"او کے تم دونوں باہر رکو میں اور تنویر اندر جائیں گے"۔ صفدر نے کہا اور پھر تنویر کی طرف مڑ گیا جو سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔ دونوں ملازموں کی لاشیں آخری سیڑھی پر دروازے کے ساتھ ٹکرا کر رک چکی تھیں۔ تنویر نے دروازے کے درمیان موجود مخصوص کی ہول پر سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کی ہول اور اس کے ساتھ نصب مخصوص انداز کے تالے کے پرخچے اڑ گئے اور تنویر نے دروازے پر لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اور تنویر اچھل کر اندر داخل

ہوا۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اچھل کر اندر آیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔

"کون ہے۔ کون ہے"...... ایک چیختی ہوئی آواز عقبی دیوار میں موجود دروازے کے پیچھے سے سنائی دی تو تنویر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا پھر اس سے پہلے کہ تنویر اور صفدر اس دروازے کے پاس پہنچتے اچانک ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر نکلا۔ اس کے جسم پر سلیپنگ سوٹ ضرور تھا لیکن چہرے اور آنکھوں میں نیند کا خمار موجود نہ تھا پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کچھ کرتا تنویر نے یکلخت اس پر حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا نیچے زمین پر گرا ہی تھا کہ صفدر کی لات حرکت میں آئی اور اس آدمی کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی۔ اس آدمی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔ تنویر اس دوران اچھل کر اندر کمرے میں داخل ہو گیا تھا لیکن کمرہ خالی پڑا ہوا تھا کمرہ واقعی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن ایک طرف کرسی اور میز پڑی تھی جس پر شراب کی ایک آدھی خالی بوتل اور ایک گلاس بھی موجود تھا اور ساتھ ہی ایک کارڈلیس فون پیس بھی پڑا ہوا تھا۔

"یہی لارگن ہے"...... تنویر نے مڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس آدمی کو بازو سے پکڑے گھسیٹتا ہوا اندر لے آ رہا تھا۔

"اسے باندھنا پڑے گا۔ یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نظر نہیں آتا"...... صفدر نے اسے اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں پردہ اتار لیتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور ایک سائیڈ پر بڑھ

گیا جس پر جہاں پردہ لٹک رہا تھا اس نے جب پردہ ہٹایا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پردے کے پیچھے کوئی کھڑکی یا دروازہ نہ تھا بلکہ ایک بڑے سائز کا سیف دیوار میں نصب تھا اور پردہ اس سیف کو چھپانے کے لئے لٹکایا گیا تھا۔ اس نے پردہ اتارا اور اسے صفدر کی طرف پھینک دیا۔

"تم اسے باندھو میں یہ سیف چیک کر لوں"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس سیف کے لاک پر گولیوں کی بارش کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سیف کا لاک توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے سیف کھولا۔ سیف کے چار خانے تھے اور چاروں خانے ایکریمین کرنسی کے بڑے بڑے نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔ پورے سیف میں نوٹ ہی نوٹ تھے اور کوئی چیز نہ تھی۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے سیف بند کیا اور واپس مڑا تو صفدر اس دوران لارگن کو ایک صوفے کی کرسی پر بٹھا کر پردے کی مدد سے اچھی طرح باندھ چکا تھا۔

"اب اسے گولی نہ مار دینا۔ تمہارا بس نہیں چلتا کہ ہوا میں گولیاں مارنا شروع کر دو"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر ہنس پڑا

"اب اتنا بھی جذباتی نہیں ہوں"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور بندھے ہوئے لارگن کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ دوسرے تھپڑ پر لارگن چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔

"تمہارا نام لارگن ہے"...... تنویر نے مشین پسٹل کو بائیں سے دائیں ہاتھ میں پکڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ یہ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ میرے ملازم انہوں نے تمہیں روکا نہیں"...... لارگن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سب قبروں میں اتر چکے ہیں لارگن اور اگر تم نے میرے سوالوں کا جواب نہ دیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"سوال۔ کون سے سوال۔ تم کون ہو کیا چاہتے ہو"...... لارگن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہاری کمپنی لیڈیز آئی لینڈ پر واقع خفیہ سائنسی لیبارٹری کو مشینری سپلائی کرتی رہی ہے اس بات کا تو مجھے علم ہے۔ اب تم بتاؤ کہ وہاں جانے کا راستہ کون سا ہے"...... تنویر نہ کہا۔

"راستہ کیا مطلب وہ تو سیلڈ جزیرہ ہے۔ حکومت نے وہاں جانے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں اور پھر وہاں مرد تو کسی صورت بھی نہیں جا سکتے مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... لارگن کے لہجے میں حیرت تھی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا کرسی پر بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ لارگن کی ناک اور منہ سے خون ابلنے لگا تھا۔ اس کا دایاں جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا۔ تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس

کے جبڑے پر مار دیا تھا ۔لارگن چیخنے کے ساتھ ساتھ بری طرح سر ادھر ادھر مارنے لگا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی گردن ڈھلک گئی ۔

" تم نے اس کا جبڑا ہی توڑ دیا ہے اب یہ جواب کیسے دے گا" ۔ صفدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا ۔

" تم فکر نہ کرو یہ کیا اس کے فرشتے بھی جواب دیں گے"...... تنویر نے جواب دیا اور تیزی سے ملحقہ باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔تنویر کو کنٹرول کرنا اس کے لئے خاصا مشکل ہو رہا تھا ۔اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے زیادہ سختی کی تو تنویر بگڑ بھی سکتا ہے اس لئے اس نے بس احتجاج تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھا تھا ۔چند لمحوں تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا جگ تھا جو پانی سے بھرا ہوا تھا ۔یہ جگ باتھ روم کی صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا ۔تنویر نے پانی لارگن کے چہرے پر اچھال دیا ۔کافی سارا پانی پڑنے سے اس کی ناک اور منہ سے نکلتا ہوا خون رک گیا اور چند لمحوں بعد لارگن ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش میں آگیا ۔بے پناہ تکلیف اور جبڑا ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا ۔

" کیوں کا جواب مل گیا تمہیں ۔اب اگر سوال کا جواب دینے کی بجائے کیوں کا لفظ منہ سے نکلا تو آنکھیں نکال دوں گا"...... تنویر نے پانی والا جگ فرش پر پھینکتے ہوئے لارگن سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" سنو لارگن اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے

جائیں گے اور تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا لیکن اگر تم نے ضدی پن کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہارا وہ حشر ہو گا کہ اس سے دنیا عبرت پکڑے گی"۔ صفدر نے لارگن سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" تم ۔تم کیا پوچھنا چاہتے ہو ۔اصل میں کیا چاہتے ہو"...... لارگن نے رک رک کر کہا ۔

" ہمیں وہاں پہنچنے کا کوئی محفوظ راستہ چاہئے اور بس"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا ۔

" سچی بات یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے ۔میری کمپنی کافی عرصہ پہلے وہاں مشینری سپلائی کرتی تھی ۔پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا ۔مادام روزی جب سے وہاں کی انچارج بنی ہے میرا اس سے رابطہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے کیونکہ مادام روزی اور میرا کافی طویل عرصے سے اختلاف تھا"...... لارگن نے جواب دیا ۔

" تم نہیں جانتے تو کوئی ٹپ دو ۔ہمیں بہر حال یہ بات معلوم کر کے ہی جانا ہے"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا ۔

" مادام روزی کی مرضی کے بغیر وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا ۔تمہیں مادام روزی کو کور کرنا ہو گا اور مادام روزی دو روز پہلے یہاں سرالما آئی ہوئی تھی ۔میں نے اسے کاسٹر کے ساتھ دیکھا تھا ۔کاسٹر ایکریمیا کا بہت بڑا ایجنٹ ہے اور کاسٹر اور مادام روزی کے درمیان کافی طویل عرصے سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں ۔کاسٹر مادام روزی کا دیوانہ ہے ۔کاسٹر آج کل یہاں ہے ۔اگر تم کسی طرح کاسٹر پر قابو پالو

تو اس کی مدد سے مادام روزی کو قابو کر سکتے ہو۔ اس کے بعد ہی کوئی ذریعہ بن سکتا ہے"...... لارگن نے اس بار تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کاسٹر کہاں مل سکتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے خود کاسٹر سے ایک ضروری کام تھا اس لئے میں نے یہاں آنے سے پہلے اپنے آدمیوں کو اس کا ٹھکانہ تلاش کرنے کے لئے کہہ دیا تھا اور تمہارے آنے سے چند لمحے قبل مجھے میرے ایک آدمی نے کال کر کے بتایا تھا کہ اس نے اتفاق سے کاسٹر کو آرڈے روڈ پر ایک سرخ رنگ کی عمارت میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ اس نے اس عمارت کے بارے میں معلوم کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ عمارت ایکریمین ایجنٹوں کے زیر استعمال رہتی ہے اسے عام طور پر ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ میں نے اسے اس عمارت کی نگرانی کا حکم دے دیا تھا تاکہ جب کاسٹر وہاں سے نکل کر جائے تو وہ اس کا کوئی اور ٹھکانہ تلاش کرے تاکہ وہاں اس سے رابطہ ہو سکے"...... لارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے آدمی سے رابطہ ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے فون پر"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس کے پاس کارڈلیس موبائیل فون ہے"...... کاسٹر نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر میز پر رکھا ہوا کارڈلیس فون اٹھایا۔

"اس کا مخصوص نمبر بتاؤ اور اس سے بات کرکے پوچھو کہ کیا کاسٹر ابھی تک عمارت کے اندر ہے یا نہیں اور اگر وہ کہے کہ اندر موجود ہے

تو اسے ہمارے متعلق بتا دینا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ تعاون کرے"...... صفدر نے کہا اور لارگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک نمبر بتا دیا۔ فون پیس میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس لئے صفدر نے سب سے پہلے وہ بٹن دبایا پھر لارگن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ چند لمحے گھنٹی بجتی رہی پھر ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو راڈش بول رہا ہوں"...... بولنے والا لہجے سے ایکریمی ہی لگتا تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر فون پیس بندھے ہوئے لارگن کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو لارگن بول رہا ہوں"...... لارگن نے کوشش کر کے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"کاسٹر ابھی تک ریڈ ہاؤس میں ہے یا نہیں"...... لارگن نے پوچھا۔

"یس باس وہ اندر ہی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اچھا سنو میرے دو مہمان تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ دونوں ایکریمی ہیں وہ تم سے میرا نام لیں گے تم نے ان سے ہر ممکن تعاون کرنا ہے۔ تم بتاؤ کہ تم ریڈ ہاؤس کے کس طرف موجود ہو"۔ لارگن نے کہا۔

"باس میں ریڈ ہاؤس کے پھاٹک کے سامنے ایک زیر تعمیر عمارت کے گیٹ کے اندر والی طرف موجود ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... لارگن نے کہا اور صفدر نے بٹن دبا کر فون پیس آف کر دیا۔

"او کے مسٹر لارگن چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تمہیں آسان موت مارا جائے گا"...... اس بار صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارگن کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ لارگن کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چونکہ مشین پسٹل پر سائیلنسر لگا ہوا تھا اس لئے کرچ کرچ کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی گولیاں ٹھیک لارگن کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

"آؤ تنویر"...... صفدر نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

درد کی تیز لہر نے جوانا کے تاریک پڑے ہوئے ذہن کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی دور ہونے لگ گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے ایک لمحے میں چیک کر لیا کہ اسے ایک دیوار کے ساتھ موٹی موٹی زنجیروں سے جکڑ دیا گیا ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی خاور بھی اسی طرح زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا لیکن اس کا جسم لٹکا ہوا اور گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ ایک لمبے قد مگر چھریرے جسم کا آدمی خاور کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ دوسرے لمحے اس آدمی نے سوئی خاور کے بازو سے باہر کھینچی اور پھر خالی سرنج کو ایک طرف پھینک کر وہ واپس مڑا اور ایک نظر جوانا کو دیکھ کر سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ بتا کر جاؤ کہ ہم کس کی قید میں ہیں"...... جوانا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کاسٹر کی قید میں"...... اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اسی لمحے خاور کی کراہ سنائی دی اور جوانا نے چہرہ خاور کی طرف موڑ دیا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... خاور نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی کاسٹر کی قید میں ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد موجود فولادی زنجیروں کو اپنے جسم کو آگے پیچھے کر کے چیک کرنا شروع کر دیا۔ لیکن زنجیریں خاصی موٹی تھیں اور جوانا کے جسم کو اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کا جسم بس معمولی سی حرکت کر سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو اس کے سر کے اوپر کر کے دیوار میں زنجیروں سے جکڑ دیئے گئے تھے۔

"کاسٹر کون ہے"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوانا اسے کوئی جواب دیتا اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ اس کا قدم لمبا اور جسم سڈول تھا لیکن اس کے چہرے کے خطوط ایسے تھے کہ جیسے وہ ایکریمین اور ایشیائی مخلوط نسل کا ہو۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ پیشانی تنگ تھی لیکن جبڑے خاصے بھاری تھے۔ ناک کی بناوٹ منگولوں جیسی تھی۔ سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کے

چہرے پر سفاکی اور سختی خصوصی طور پر نمایاں تھی۔

"تو تم ماسٹر کلرز کے جوانا ہو اور آج کل علی عمران کے ملازم ہو۔ کیوں"...... اس نوجوان نے اندر داخل ہو کر جوانا کے سامنے آ کر رکتے ہوئے کہا اس نوجوان کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جو درمیانے قد اور چھریرے جسم کا تھا۔ اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس نے ایک ہاتھ میں خار دار کوڑا اور دوسرے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"کیوں کا جواب بعد میں دوں گا پہلے تم بتاؤ کہ تمہارا نام کاسٹر ہے"...... جوانا نے خشک اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"تم میرا نام کیسے جانتے ہو"...... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس آدمی نے جس نے ہمیں انجکشن لگائے تھے۔ بتایا تھا کہ ہم کسی کاسٹر کی قید میں ہیں اس لئے میں نے پوچھا تھا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہاں میرا نام کاسٹر ہے اور سنو میں تشدد کرنے میں ایکریمیا میں مشہور ہوں۔ میرے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھے خود ہی بتا دو کہ عمران کہاں ہے"...... کاسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماسٹر پاکیشیا میں ہے۔ کہو تو اس کے فلیٹ کا نمبر بھی بتا

دوں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو مجھے معلوم ہے کہ وہ یہاں پہنچ چکا ہے"۔ کاسٹر نے اس بار غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اگر پہنچ چکا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو تلاش کر لو۔ لیکن ایک بات بتا دوں میرا نام جوانا ہے سمجھے۔ تم نے مجھ پر ہاتھ ڈال کر اپنی زندگی کے ساتھ سب سے بھیانک مذاق کیا ہے"...... جوانا کے لہجے میں بھی غراہٹ کا عنصر ابھر آیا تھا۔

" اوہ اوہ۔ تو تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ مجھ پر۔ کاسٹر پر"...... کاسٹر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اپنے اس ساتھی کی طرف مڑا جو ہاتھ میں کوڑا اور مشین گن اٹھائے کھڑا تھا۔

" مشین گن مجھے دو گرڈے اور اس کے جسم پر اس وقت تک کوڑے برساتے رہو جب تک اس کی روح نہیں نکل جاتی۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو گولیوں سے اڑا دوں گا"...... کاسٹر نے چیختے ہوئے اس پہلوان نما آدمی سے کہا۔

" یس باس"...... اس پہلوان نما آدمی نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاسٹر کی طرف اچھال کر وہ کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا جوانا کی طرف بڑے جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ۔ خواہ مخواہ کے تشدد کا کوئی فائدہ نہیں مجھ سے بات کرو"...... اچانک خاور نے تیز آواز میں کہا تو کاسٹر اس کی طرف متوجہ

ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر گرڈے کو روک دیا۔

" راجر تم نے ان کے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دینا سمجھے"۔ جوانا نے غصے سے چیختے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں جوانا کہ خواہ مخواہ تشدد کا نشانہ بنوں۔ جب ہم بے بس کر دیئے گئے ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے جھوٹی بہادری دکھانے کی"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم سمجھدار لگتے ہو مسٹر راجر۔ تم بتاؤ کہ عمران کہاں ہے"۔ کاسٹر نے مسکراتے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ تم عمران کو کیوں تلاش کر رہے ہو"...... خاور نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف میرے سوال کا جواب دو"...... کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام میں نے سنا ہوا ہے کاسٹر اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ تم ایکریمیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہو لیکن تمہارا رویہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کی بجائے کسی گھٹیا بدمعاش جیسا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے اس بدمعاشانہ انداز میں تم اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر لو گے"۔ خاور نے جواب دیا۔

" ہونہہ تو تم اب مجھے اس طرح چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو گرڈے پہلے اس راجر صاحب پر کوڑے برساؤ۔ اس جوانا کو بعد میں دیکھ لیں گے"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گرڈے نے

تیزی سے رخ بدلا اور خاور کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے گرڈے کا بازو لہرایا اور خار دار کوڑا ہوا میں سائیں کی تیز آواز پیدا کرتا ہوا خاور کے جسم پر پوری قوت سے پڑا۔ خاور کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ پہلے کوڑے سے اس کا صرف لباس ہی پھٹا تھا۔ اس کے جسم پر کوئی ضرب نہ آئی تھی لیکن اب ظاہر ہے دوسری ضرب نے براہ راست اس کے جسم کی بوٹیاں اڑا دینی تھیں۔

"میں کہتا ہوں رک جاؤ"...... جوانا نے وحشی سانڈ کی طرح ڈکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے گرڈے کا ہاتھ دوسری بار فضا میں لہرایا لیکن پھر اس سے پہلے کہ دوسرا کوڑا خاور کے جسم پر پڑتا تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گرڈے چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور اس بار کاسٹر اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا چھریرے بدن کا نوجوان دونوں چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر گرے۔ کاسٹر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی اچھل کر دور جا گری تھی۔ وہ دونوں ہی فرش پر گر کر چند لمحے تڑپے پھر جھٹکے لے کر ساکت ہو گئے۔ جوانا حیرت سے خاور کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے فولادی کنڈے میں جکڑے ہوئے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مشین پسٹل نظر آ رہا تھا اور گولیاں اس مشین پسٹل سے ہی نکل رہی تھیں۔ خاور کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"یہ یہ تم نے کیسے کر لیا ہے۔ یہ چھوٹا سا مشین پسٹل کہاں سے آ گیا"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری کلائی میں موجود تھا۔ اس کے اوپر فولادی کڑا تھا اس لئے یہ حرکت نہ کر رہا تھا لیکن کوڑے کی ضرب اس قدر شدید تھی کہ میرے جسم نے بری طرح جھٹکا کھایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ مشین پسٹل کڑے کے دباؤ سے نکلا اور مخصوص الاسٹک کی وجہ سے یہ خود بخود میرے ہاتھ میں پہنچ گیا"...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کڑے میں جکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ کو پکڑ کر کڑے سے نیچے کھینچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ ہاتھ فولادی کڑے سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس ہاتھ کی طرف بڑھایا جس میں مشین پسٹل موجود تھا۔ مشین پسٹل چونکہ کلائی سے ساتھ ایک مخصوص الاسٹک سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ ہاتھ کھول دینے کے باوجود نیچے نہ گر سکتا تھا اور اس کی وجہ سے ہاتھ نیچے بھی نہ کھینچا جا سکتا تھا اس لئے خاور نے دوسرے خالی ہاتھ کو کڑے سے نکالنے کی کوشش کی تھی اور وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا تھا اس نے آزاد ہاتھ بندھے ہوئے ہاتھ والے کڑے تک پہنچایا اور اس کا بٹن پریس کیا اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود جکڑی ہوئی فولادی زنجیریں کھل کر نیچے جا گریں۔ خاور تیزی سے نیچے اپنے پیروں پر جھکا اور پھر دونوں پیروں کے گرد موجود کڑے بھی اس نے کھول لئے۔

دوسرے لمحے وہ تیزی سے جوانا کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد جوانا بھی ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔

"تم زخمی تو نہیں ہوئے"...... جوانا نے آزاد ہوتے ہی خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ہاں اگر دوسری ضرب پڑجاتی تو یقیناً بوٹیاں اڑ جاتیں"۔ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس کاسٹر کو دیکھو میں باہر کا راؤنڈ لگا آؤں"...... جوانا نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف لپکتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔خاور کاسٹر کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پ مسکراہٹ دوڑ گئی۔کاسٹر زندہ تھا۔کاسٹر کے کولہے اور ٹانگوں گولیاں لگی تھیں اور خاور نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ وہ زندہ جائے۔البتہ اس کے زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا اور خا سمجھتا تھا کہ اگر اس خون کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو کاسٹر مر بھی تھا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ ایک دیوار میں مو الماری دیکھ کر چونک پڑا وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا۔ا نے الماری کھولی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔الماری ایک خانے میں تیزاب کی کئی بوتلیں موجود تھیں۔اس نے ا بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے تیزاب فرش پر بے پڑے ہوئے کاسٹر کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دیا۔اس طر

زخموں کو جلا کر خون کو بند کرنا چاہتا تھا۔جہاں تیزاب گرا۔وہاں چرچراہٹ کے ساتھ ہی دھواں اٹھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی کاسٹر کے حلق سے انتہائی خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔زخم پر تیزاب گرنے سے جو شدید ترین تکلیف اسے پہنچی تھی اس نے اسے ہوش دلا دیا تھا۔وہ بری طرح تڑپنے لگا لیکن خاور نے کارروائی جاری رکھی اور گولیوں کے تین زخم اس نے تیزاب سے جلا دیئے کاسٹر ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا لیکن اب کم از کم وہ فوری طور پر موت کے منہ میں جانے سے بچ گیا تھا اس نے تیزاب کی بوتل کا ڈھکن بند کیا اور بوتل کو ایک طرف رکھ کر اس نے جھک کر کاسٹر کو بازو سے پکڑ کر اسے اس دیوار کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا جس میں زنجیریں لگی ہوئی تھیں لیکن ابھی وہ اسے دیوار کے قریب لے جانے میں کامیاب ہوا تھا کہ اچانک وہ اچھل کر تیزی سے دروازے کی سائیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔کیونکہ دروازے کی دوسری طرف سے اسے کئی قدموں کی آوازیں سنائی دی تھیں کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازوں کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ آنے والا جوانا نہیں بلکہ کاسٹر کے ہی ساتھی ہوں گے کیونکہ جوانا آتا تو صرف س کے قدموں کی آواز ہی سنائی دیتی۔

"خاور ہم اندر آرہے ہیں ہم پر فائر نہ کھول دینا"...... دروازے کی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی تو خاور نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جوانا کے ساتھ صفدر، صدیقی، تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے چونکہ سراما پہنچنے سے

پہلے جب عمران نے سب ساتھیوں کو گروپس میں تقسیم کیا تھا تو ان سب کا میک اپ وہیں کر دیا تھا کیونکہ سب کے کاغذات تیار ہو چکے تھے ۔یہی وجہ تھی کہ باوجود اس کے کہ صفدر اور اس کے ساتھی میک اپ میں تھے خاور نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔

"آپ لوگ کیسے یہاں پہنچ گئے"...... خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کاسٹر کے بارے میں ٹپ ملی تھی کہ کاسٹر کا تعلق لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج مادام روزی سے بے حد گہرا ہے اور وہ اس وقت یہاں ریڈ ہاؤس میں موجود ہے ۔چنانچہ ہم یہاں پہنچے ہی تھے کہ ہم نے جوانا کو پھاٹک سے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چیک کر لیا اس طرح صورت حال بدل گئی ورنہ شاید تنویر تو یہاں ریڈ الرٹ ریڈ کر دیتا۔ جوانا نے بھی ہمیں پہچان لیا جس گروپ نے ہمیں یہاں کی ٹپ دی تھی اس کا آدمی باہر نگرانی کر رہا تھا اور ہم اس سے ہی معلومات حاصل کر رہے تھے کہ جوانا نظر آ گیا چنانچہ ہم یہی سمجھے کہ عمران صاحب ہم سے پہلے کاسٹر تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ اس آدمی کا وہیں خاتمہ کر کے ہم نے جوانا کو آواز دی اور پھر ہم جوانا کے ساتھ ریڈ ہاؤس میں آ گئے ۔جوانا اندر موجود چھ افراد کی گردنیں توڑ کر اب باہر کی چیکنگ کر رہا تھا۔ اس نے تمہارے اور اپنے یہاں تک پہنچنے کے متعلق بتایا تو ہم یہاں آ گئے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"اوہ اسی لئے کاسٹر ہم سے عمران صاحب کے بارے میں پوچھ رہا تھا

اس کا مطلب ہے کہ یہی وہ آدمی ہے جسے ایکریمیا نے یہاں ہمیں روکنے کے لئے بھیجا تھا"...... خاور نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں لیکن یہ زندہ بھی ہے یا مر گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"زندہ ہے ۔اس کے زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا ۔یہاں تیزاب کی بوتلیں موجود تھیں میں نے تیزاب ڈال کر اس کے زخم جلا دیئے ۔اب میں اسے ان زنجیروں میں جکڑنا چاہتا تھا کہ میں نے باہر بہت سے آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنیں تو میں اسے چھوڑ کر دروازے کے قریب پہنچ گیا ۔تم نے اچھا کیا کہ آواز دے دی ورنہ"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے زیادہ افراد کے قدموں کی آوازیں سن کر چونک پڑنا ہے اسی لئے میں نے آواز دی تھی"...... صفدر نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کاسٹر سے کیا پوچھنا ہے"...... تنویر نے اچانک ان کے درمیان ہونے والی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"پوچھنا کیا ہے ۔لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچنے کا کوئی راستہ تلاش کرنا ہے اور کیا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اسے پہلے زنجیروں میں جکڑ دیں پھر اس سے بات چیت کریں یہ ایکریمیا کا خاصا تیز اور فعال ایجنٹ ہے ۔یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر جوانا اور صدیقی نے مل کر بے ہوش پڑے ہوئے کاسٹر

کو اٹھا کر زنجیروں میں جکڑ دیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح پہلے جوانا اور خاور زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

"ویسے ایک بات ہے خاور جوانا نے مجھے یہاں ہونے والی جھڑپ کی جو تفصیل بتائی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ورنہ یہ آدمی نجانے تم دونوں کا کیا حشر کر دیتا"...... صفدر نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس میں میری ذہانت کا اتنا دخل نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا۔ کوڑے سے میرا ہاتھ نکل تو سکتا تھا۔ لیکن کوشش کرنے کے بعد اور ظاہر ہے ان کی موجودگی میں یہ کوشش نہیں ہو سکتی تھی جب کہ دائیں کلائی پر موجود اس خصوصی مشین پسٹل پر کڑے کا دباؤ تھا اس لئے میں اسے بھی ہاتھ تک نہ لے جا سکتا تھا۔ یہ تو کوڑے کی خوفناک ضرب نے کام دکھایا اور جسم نے جو شدید جھٹکا کھایا اس کے نتیجے میں پسٹل خود بخود اچھل کر ہاتھ پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد ہاتھ موڑ کر فائر کھولنا مشکل نہ رہا۔ البتہ میں نے جان بوجھ کر کاسٹر کے کولہے اور ٹانگوں کو نشانہ بنایا تا کہ یہ فوری طور پر بے بس بھی ہو جائے اور ہلاک بھی نہ ہو"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے تم پر کوڑے برسانے کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ پہلے ہی اپنی زخموں پر تیزاب ڈلوا کر یہ خمیازہ بھگت چکا ہے"...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر دیوار

سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے کاسٹر کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"صدیقی تم کیپٹن شکیل اور جوانا کے ساتھ باہر جا کر خیال رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے ساتھی اچانک آ جائیں"...... صفدر نے صدیقی، کیپٹن شکیل اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ اسی لمحے کاسٹر کے بے حس و حرکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگ گئے۔ جب یہ تاثرات واضح ہوئے تو خاور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد کاسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔ چہرے کے خدوخال بگڑ سے گئے تھے۔

"تم۔ تم لوگ کون ہو"...... پوری طرح ہوش میں آتے ہی کاسٹر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سامنے کھڑے صفدر اور اس کے ساتھ موجود تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم بھی جوانا کی طرح عمران کے ساتھی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کاسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اس کا رخ خاور کی طرف تھا۔

"تم۔ تم نے یہ فائرنگ کیسے کر لی اور تم آزاد کیسے ہو گئے۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ گیم نہیں آئی"...... کاسٹر نے کہا۔

"کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیل سے بات ہو جائے گی۔ فی الحال ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کاسٹر ہمیں معلوم ہے کہ تم ایکریمین سیکرٹ ایجنٹ ہو اور شاید کسی خفیہ ایجنسی کے چیف یا سیکنڈ چیف بھی ہو گے۔ تمہارے تعلقات مادام روزی سے بے حد گہرے ہیں۔ اس قدر گہرے کے دو روز پہلے مادام روزی کو تمہارے ساتھ دیکھا بھی گیا ہے اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ تمہیں یہاں اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو لیڈیز آئی لینڈ پر اپنا مشن مکمل کرنا چاہتی ہے تم اسے یہیں روک لو یا ختم کر دو۔ ان سب باتوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ تمہارے ذریعے بہرحال ہم لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بات تم بتاؤ گے کہ کس طرح اور کس راستے سے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری معلومات پر مجھے کوئی حیرت نہیں ہے کیونکہ تم لوگوں کی کارکردگی کی مثالیں دی جاتی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ میں یہاں تم لوگوں کے خاتمے کے لئے کام کر رہا تھا اور مادام روزی یہاں آئی تو کچھ دن رہنے کے لئے تھی لیکن تمہاری آمد کو اطلاع ملتے ہی واپس چلی گئی۔ باقی رہ گئی یہ بات کہ میں تمہیں کوئی راستہ یا طریقہ بتاؤں جس سے تم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ سکو تو معاف کرنا ایسا صرف اس وقت ممکن ہے جب تم میری ملاقات براہ راست علی عمران سے کراؤ"...... کاسٹر نے بڑے سادہ اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے کیونکہ اس بار ہم علیحدہ علیحدہ گروپوں کی صورت میں کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تم جس طرح چاہو مجھ پر تشدد کر سکتے ہو۔ چاہو تو جان سے بھی مار سکتے ہو۔ اس وقت میں جس پوزیشن میں ہوں میں تمہیں کسی بات سے بھی نہیں روک سکتا"۔ کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر عمران صاحب آ جائیں تو تم انہیں کیسے بتاؤ گے جب تمہیں معلوم ہی نہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی بات سپیشل ٹرانسمیٹر پر مادام روزی سے کرا دوں گا اور بس۔ زیادہ سے زیادہ میں یہی کر سکتا ہوں"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہٹ جاؤ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے زبان نہیں کھولتا"۔ تنویر نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں کاسٹر پر اب تشدد کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو کچھ یہ جانتا تھا وہ اس نے بتا دیا ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ مادام روزی سے ہماری بات کرا دے گا لیکن اس سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ مسٹر کاسٹر کو گولی مار دی جائے اور ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں"...... صفدر نے انتہائی سپاٹ اور سرد بلکہ سفاک لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی ایک لمحے کے لئے اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

"گڈ یہ اچھا فیصلہ ہے"...... دوسرے لمحے تنویر نے مسرت بھرے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ زنجیروں میں جکڑے ہوئے کاسٹر کی طرف کیا اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ مت مارو رک جاؤ سنو میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... یکلخت کاسٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شاید صفدر کے سفاک لہجے اور تنویر کے چہرے پر ابھر آنے والی سفاکی نے اسے موت کا چہرہ دکھا دیا تھا اور ظاہر ہے موت دنیا کی سب سے سفاک حقیقت ہے جس سے بہادر سے بہادر آدمی بھی اپنے طور پر تو بہرحال نظریں چرانے کی کوشش کرتا ہی ہے۔

"دیکھو مسٹر کاسٹر بہتر یہی ہے کہ تم بہادروں کی طرح مرو۔ سیکرٹ ایجنٹ اپنی زندگی میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے لیکن ایک نہ ایک لمحہ ایسا آ ہی جاتا ہے جب اسے بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑتا ہے اور تم پر وہ لمحہ آ چکا ہے۔ اب آئیں بائیں شائیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس طرح کی باتیں کر کے تم نہ بچ سکو گے اور نہ یہاں تمہاری مدد کے لئے کوئی آسکے گا"...... صفدر نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں البتہ اس سے فائدہ تم اٹھا سکتے ہو یا نہیں اس کا علم مجھے نہیں ہے"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"او کے بتاؤ۔ میرا وعدہ کہ اگر کوئی ایسی ٹپ ہوئی جو ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کے شمال مغرب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جاریز وہاں حکومت ایکریمیا کا ایک چھوٹا سا بحری اڈہ ہے۔ اس جزیرے سے لیڈیز آئی لینڈ تک زیر آب ایک خفیہ ٹنل بنائی گئی ہے جس میں شٹل گاڑی چلتی ہے بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ مادام روزی بھی اس ذریعے سے لیڈیز آئی لینڈ سے جاریز اور وہاں سے یہاں پہنچتی تھی۔ لیکن ظاہر ہے اس کی سختی سے حفاظت کی جاتی ہو گی۔ بہرحال یہ ایک ٹپ ہے۔ اگر تم فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اٹھا لو"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ تم نے واقعی اچھی ٹپ دی ہے۔ فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا ہمارا اپنا کام ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ٹپ واقعی ان کے لئے اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن کی طرح تھی۔

"اب تم مجھے رہا کر دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں خاموشی سے واپس ایکریمیا چلا جاؤں گا اور تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ کروں گا"...... کاسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر کاسٹر۔ تمہیں رہا کرنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا صرف زندہ چھوڑنے کا وعدہ تھا اور یہ وعدہ ہم پورا کر رہے ہیں۔ اگر تم

ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتے ہو تو ہو جانا گڈ بائی"...... صفدر نے جواب دیا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت کرچ کرچ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی کاسٹر کی چیخ کمرے میں گونج اٹھی ۔ صفدر بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔

"یہ تم نے کیا کیا"...... صفدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جس نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے بندھے ہوئے کاسٹر پر فائر کھول دیا تھا۔

"سوری مسٹر صفدر ۔ وعدہ تم نے کیا تھا میں نے نہیں اور میں اس جیسے دشمن کو زندہ چھوڑ کر جانے کا قائل ہی نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خود ہی یہاں بندھے بندھے مرجاتا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ کسی بھی طرح آزاد ہو سکتا تھا اور پھر یہ ہم پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑتا ۔ میں ان معاملات میں کسی گنجائش کا قائل نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مشین پسٹل جیب میں رکھ لیا۔

"تنویر نے جو کچھ کیا ہے درست کیا ہے صفدر صاحب ۔ کاسٹر انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اس کا زندہ رہ جانا کسی بھی وقت ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا"...... کمرے میں موجود خاور نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سیکرٹ ایجنٹ تھا اور سیکرٹ ایجنٹ کی تربیت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ آخری لمحے تک جدوجہد کرتا ہے، ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس نے اب بتایا ہے وہ سو فیصد درست نہ ہو اس لئے میں اسے ڈرانا چاہتا تھا کہ وہ ان زنجیروں میں جکڑے رہنے سے بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجائے گا۔ میرا خیال تھا کہ اگر اس نے کوئی جھوٹ بولا ہے تو اس خوف سے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لئے سچ بول دے لیکن تنویر نے اسے ختم کر کے مسئلہ ہی ختم کر دیا۔ اب ہمیں اسی پر بھروسہ کرنا ہو گا جو اس نے بتایا ہے"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری صفدر ۔ میرے ذہن میں تو یہ خیال ہی نہ تھا"۔ تنویر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"بہرحال ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے ۔ آؤ"...... صفدر نے بے اختیار کاندھے اچکائے اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہ کمرے میں موجود صفدر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے تم یہاں ہو میں سمجھا تھا کہ تم لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری تباہ کرنے کے بعد اب تک پاکیشیا واپس بھی جا چکے ہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ صدیقی تھا۔

"یہ کام ہم کر چکے ہوتے۔ اگر تنویر ضد نہ کرتا کہ عمران صاحب کی موجودگی ضروری ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اس طرح آنکھیں پھاڑیں جیسے اسے اچانک کم نظر آنے لگ گیا ہو۔

"زیادہ آنکھیں پھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تمہاری طرح یہاں تفریح کرنے نہیں آئے۔ جوانا اور خاور کے مجبور کرنے پر ہم یہاں آگئے ہیں ورنہ اب تک ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ بھی چکے ہوتے"...... عمران

کے بولنے سے پہلے ہی تنویر نے منہ بنا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا مادام روزی کو یقین آگیا ہے کہ تم سب کی جنس واقعی بدل چکی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم نے ایک ایسی ٹپ حاصل کر لی ہے عمران صاحب کہ مادام روزی کو پتہ بھی نہ چلے گا اور ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں گے اور ایک بار وہاں ہمارا پہنچنا شرط ہے پھر مادام روزی یا اس کی لڑکیاں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا چادر سلیمانی کی ٹپ مل گئی ہے تمہیں۔ وہی چادر سلیمانی جسے پہن کر عمرو عیار دوسروں کی نظروں سے چھپ جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہماری بات چھوڑو تم بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا تیر مارے ہیں"۔ تنویر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیوں چوہان کیا تنویر کو بتا دیا جائے کہ کتنے تیر مارے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مارے ہوئے تیروں کی تعداد بتانے کا کیا فائدہ۔ آپ اس ایک تیر کے بارے میں بتا دیں جو نشانے پر لگا ہے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اگر تم سفارش کرتے ہو تو بتا دیتا ہوں۔ تو صاحبو ہوش وحواس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے گریبان بھی سنبھال لو۔ کیونکہ اس

مہنگائی کے دور میں گریبان پھاڑنے والوں کو دوسری قمیض تو ایک طرف بنیان بھی نصیب نہیں ہو گی تو صاحبو۔ ایک محترمہ ہے چینی اس کا ایک دوست ہے سارجر اور سارجر لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری کا انتظامی انچارج ہے۔ وہ لیڈیز آئی لینڈ سے خفیہ طور پر چینی سے ملنے آتا ہے۔ چنانچہ اس ٹاپ سیکرٹ کا علم ہمیں بھی ہو گیا اور ہم نے ان پر تیر چلایا اور یہ تیر ایسا نشانے پر لگا کہ ہمیں اس راستے کا علم ہو گیا جس کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور ..... " عمران نے قصہ گوئی کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ راستہ جاریز آئی لینڈ سے زیر آب ٹنل کا ہے جس میں شٹل گاڑی چلتی ہے"...... صفدر نے اچانک عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں پہلے سے معلوم ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ تم نے ہی یہ تیر مارا ہے"...... تنویر نے ہنستے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو صاحبو وہ اکلوتا تیر بھی نشانے پر نہیں لگ سکا"...... عمران نے انتہائی ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ اس کے اس انداز پر کمرے میں موجود اس کے سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب ہم آپ کو اپنی تیر اندازی کا قصہ سناتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لارگن تک پہنچنے اور اس سے کاسٹر کی ٹپ حاصل کرنے کی بات بتا دی۔

"تو کاسٹر یہاں موجود ہے۔ اوہ خاصا انتظام کر رکھا ہے ایکریمیا والوں نے۔ کاسٹر تو خاص مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔ بات بعد میں کرتا ہے اور گولی پہلے چلاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے شاید قدرت نے تنویر کے ہاتھوں ہی اس کی موت لکھ رکھی تھی"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ تو کیا کاسٹر ہلاک ہو گیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں میں تو اسے زندہ چھوڑ کر آرہا تھا لیکن تنویر نے اس پر فائر کھول دیا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن تم لوگوں نے کاسٹر کو قابو کیسے کیا وہ آسانی سے تو ہاتھ آنے والا نہیں تھا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ کارنامہ جوانا اور تھاور کا ہے۔ ہم جب کاسٹر تک پہنچے تو یہ کاسٹر کو پہلے ہی زیر کر چکے تھے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"وری گڈ اس کا مطلب ہے کہ چیف نے سیکرٹ سروس میں واقعی نورتن بھرتی کر رکھے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر سب ساتھی ہنس پڑے۔

"تمہیں تو غلط فہمی ہے کہ بس تم ہی سب کچھ کر سکتے ہو"۔ تنویر

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اگر کچھ کر سکتا تو اب تک ایسے بغیر نشانے کے تیر مارتا پھرتا"...... عمران نے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد خاور نے جوانا اور اپنی کارروائی کی تفصیل بتائی۔

"گڈ شو خاور۔ اس کاسٹر کے سامنے سچویشن کو کنٹرول کر لینا واقعی کارے وارد تھا۔ گڈ شو"...... عمران نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا تو خاور کا چہرہ فطری مسرت سے دمک اٹھا۔

"شکریہ عمران صاحب آپ کے یہ چند الفاظ میرے لئے اعزاز کا درجہ رکھتے ہیں"...... خاور نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اب جب کہ یہ بات سامنے آگئی ہے۔ تنویر کی خواہش تھی کہ ہمارا گروپ براہ راست وہاں پہنچ جائے لیکن جوانا اور خاور کی وجہ سے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا۔ ظاہر ہے جوانا اور خاور نے آپ کو یہ سب کچھ بتا دینا تھا۔ اس طرح آپ کو بھی اس راستے کے بارے میں معلوم ہو جاتا۔ اس لئے ہم یہاں آگئے کہ اگر آپ کو معلوم ہونا ہی ہے تو پھر کیوں نہ مل کر کوئی پلاننگ بنائی جائے۔ یہ تو اب آپ سے ملنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ خاور اور جوانا کے بتانے سے پہلے آپ اس چینی اور سارجر کے ذریعے اس راستے کے بارے میں ازخود ہی معلومات حاصل کر چکے ہیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ یہاں آگئے۔ گروپس علیحدہ بنانے کا مقصد

صرف اتنا تھا کہ کاسٹر اور اس کے آدمیوں کو ہمارے متعلق اطلاع نہ مل سکے لیکن اب جب کہ کاسٹر ختم ہو چکا ہے تو ظاہر ہے اس کے آدمی ازخود کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور جب تک ایکریمیا سے کاسٹر کی جگہ کسی اور ایجنٹ کو بھیجا جائے گا ہم یہاں سے جا چکے ہوں گے۔ البتہ صرف جاریز سے لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کا راستہ معلوم ہو جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی عام سا ریلوے کا سفر ہو گا اور ہم ٹکٹیں لے کر اس پر سوار ہو جائیں گے اور لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں گے ظاہر ہے اس راستے کو جب بے حد خفیہ رکھا گیا ہے تو اس کی حفاظت کے بھی انتہائی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو انتظامات بھی ہوں گے وہاں جا کر خود ہی پتہ چل جائے گا۔ اب تم یہاں بیٹھ کر ترکیبیں نہ سوچنا شروع کر دینا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے عمران صاحب ہمیں اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے جو کچھ ہو گا بہرحال اس سے نمٹ لیا جائے گا"۔ اچانک چوہان نے تنویر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اب سیکرٹ سروس آہستہ آہستہ ایکشن سروس میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو کام تم ایک سال کی سوچ بچار کے بعد کرتے ہو وہ ایکشن ایک لمحے میں کر لیتا ہے اس لئے یہ سیکرٹ سروس ٹائپ کا کام اپنے پاس ہی

رکھا کرو"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تنویر ہر جگہ جذباتی پن کام نہیں کر دیا کرتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہاں ہمارے لئے لوگ پھولوں کے ہار لئے کھڑے ہوں گے"۔ اچانک صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہاں کے لوگ ہمارا استقبال کریں گے لیکن یہاں بیٹھ کر تجویزیں سوچنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ کاسٹر اور مادام روزی کے بھی تعلقات ہیں اس لئے کاسٹر کی موت کی خبر جیسے ہی روزی تک پہنچے گی وہ اور زیادہ محتاط ہو جائے گی ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ اس شٹل کو ہی تباہ کر دے یا کم از کم بلاک کر دے۔ اس لئے ہمیں فوراً وہاں تک پہنچنا چاہئے"...... تنویر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تنویر کی بات میں واقعی وزن ہے صفدر۔ ویسے بھی کاسٹر کی موت کی اطلاع ایکریمیا پہنچے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ اب تک پہنچ بھی گئی ہو او مادام روزی بھی ایکریمیا کی ہی ایجنٹ ہے اس لئے اسے یقیناً اطلاع کر جائے گی اس لئے ہمیں یہاں سے فوراً کوچ کرنا چاہئے"...... اس با عمران نے بھی تنویر کی بات کی پرزور انداز میں تائید کر دی تو تنویر ا طرح عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ جس کی وہ ا قدر زور شور سے مخالفت کر رہا تھا وہی اس طرح کھلے عام اس کی تا بھی کر سکتا ہے۔

"تم واقعی کھلے دل کے مالک ہو"...... تنویر نے کہا اور عمران

اختیار مسکرا دیا۔

"تم سے بہرحال کم ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"عمران صاحب جولیا اور صالحہ کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ ملی ہے آپ کو"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"رپورٹ کیا ملنی ہے۔ جب بھی ملے گی یہی کہ ہم یہاں بخیریت ہیں۔ ہماری شادیاں بڑی دھوم دھام سے ہو چکی ہیں اور ہمارے نصف بدتر واقعی نصف بدتر ہیں وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کمرے میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔

"تم نے ان دونوں کو علیحدہ کر کے زیادتی کی ہے۔ نجانے وہ کن حالات سے گزر رہی ہوں"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جولیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے سمجھے۔ وہ جب کام کرنے پر آتی ہے تو ہم سب پر بھی بھاری پڑتی ہے اور اب صالحہ کے ساتھ ہونے سے تو معاملہ دو آتشہ ہو چکا ہے اس لئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب اب جاریز آئی لینڈ جانے کے لئے کیا پلاننگ کی جائے۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ جزیرہ ایکریمیا کی بحری فورس کے قبضے میں ہے اور وہاں صرف نیوی کے مخصوص ہیلی کاپٹر ہی اتر سکتے ہیں"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"سارجر کا تعلق نیوی سے نہیں ہے اور سارجر مادام روزی سے بھی

چھپ کر یہاں آتا ہے۔ سارجر نے مجھے بتایا ہے کہ وہاں بظاہر تو نیوی کا ایک چھوٹا سا اڈہ ہے لیکن دراصل وہاں بین الاقوامی سمگلروں نے باقاعدہ ایک چھوٹا سا شہر بسا رکھا ہے۔ البتہ نیوی کے اعلیٰ حکام تک ان کی دی ہوئی رشوت کی بھاری رقمیں جاتی ہیں اس لئے سرکاری طور پر اسے ظاہر نہیں کیا جاتا۔ وہاں باقاعدہ نیوی کی طرف سے ایک چھوٹا ہوائی اڈہ موجود ہے اور چھوٹے جہاز چارٹر کر کے وہاں پہنچا بھی جا سکتا ہے اور وہاں سے آیا بھی جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہاں آنے سے پہلے میں نے ایک ایئر کمپنی سے اس سلسلے میں معاملات طے کر لئے تھے۔ اگر تم یہاں نہ ملتے تو شاید اب تک ہم وہاں پہنچ بھی چکے ہوتے۔ اب البتہ ایک کی بجائے دو جہاز چارٹر کرانے پڑیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہم وہاں کس حیثیت سے جائیں گے۔ لامحالہ وہاں مادام روزی کے مخبر تو موجود ہوں گے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں ایک ایسی تنظیم کا چیف موجود ہے جس کا اڈہ جاریز میں بھی ہے۔ ہم اس تنظیم کے نمائندے بن کر وہاں جائیں گے کاغذات بھی تیار ہو جائیں گے اور اس تنظیم کے آدمی وہاں ہمارا استقبال بھی کریں گے"...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں نے مطمئن انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مادام روزی اپنے مخصوص دفتر میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل کے مطالعے میں غرق تھی کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام روزی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام روزی نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام ایکریمیا سے بلیک سٹار کے چیف جناب رافگر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا کراؤ بات"...... روزی نے چونک کر کہا۔

"ہیلو رافگر بول رہا ہوں چیف آف بلیک سٹار"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر میں روزی بول رہی ہوں فرمایئے"...... مادام روزی نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام روزی سراما میں کاسٹر کو اس کے خاص اڈے میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا پاکیشیا کے علی عمران کے ساتھیوں نے کیا ہے"۔ دوسری طرف سے راڈگر نے کہا تو مادام روزی بے اختیار کرسی سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ کیا کاسٹر کو ہلاک کر دیا گیا ہے کیسے۔ وہ تو انتہائی منجھا ہوا ایجنٹ تھا وہ کیسے آسانی سے ہلاک ہو سکتا ہے"...... مادام روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی بے حد منجھا ہوا تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اور میں نے اسے اس لئے سراما بھیجا تھا کہ میرا خیال تھا کہ وہ ڈائریکٹ ایکشن کرنے والا آدمی ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھال لے گا لیکن میرا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے وہ خود ان کے ہتھے چڑھ کر ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن سر آپ کو کیسے اطلاع ملی کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سراما میں کوئی اور چکر چل گیا ہو۔ آپ کو کاسٹر کی فطرت کا تو اندازہ ہے"...... مادام روزی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق کاسٹر نے عمران کے ایک ساتھی ماسٹر کلرز کے جوانا کو سراما میں ٹریس کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے جوانا اور اس کے دوسرے ساتھی کو اغوا کرا کر ایک خصوصی اڈے

ریڈ ہاؤس میں پہنچوا دیا۔ وہ اس سے عمران کے متعلق تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ان دونوں کو وہاں بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا تھا۔ اس کے بعد جب کاسٹر کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو اس سے رابطہ قائم کیا گیا لیکن ریڈ ہاؤس سے کوئی جواب نہ ملا تو ریڈ ہاؤس کی چیکنگ کی گئی تو وہاں سے کاسٹر کی لاش زنجیروں میں جکڑی ہوئی دستیاب ہوئی۔ اس کے علاوہ ریڈ ہاؤس میں موجود تمام افراد ہلاک کر دیئے گئے تھے اور وہ جوانا اور اس کا ایکریمی ساتھی دونوں غائب تھے۔ چنانچہ مجھے اطلاع کی گئی میں نے ان کی تلاش کا حکم تو دے دیا ہے لیکن مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کہ وہ لوگ دستیاب ہو سکیں گے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے

ویسے تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا۔ وہ آسانی سے زبان نہیں کھول سکتا تھا لیکن اس کے مقابل بھی اس جیسے ہی ایجنٹ تھے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کاسٹر سے کوئی ایسی معلومات حاصل کر لی ہوں جس سے وہ لوگ تمہارے جزیرے کے لئے خطرہ بن سکیں"۔ راڈگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاسٹر سے وہ لوگ کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے اور ویسے بھی وہ لوگ یہاں کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاریز آئی لینڈ سے زیر آب ٹنل والا راستہ تو سرکاری طور پر ختم ہو چکا ہے۔ کیا اسے عملی طور پر بھی ختم کیا گیا ہے یا وہ موجود ہے"۔

اچانک راڈگر نے کہا تو مادام روزی بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ تو کب سے ختم ہو چکا ہے جناب مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے"۔ مادام روزی نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کے انتظامی انچارج سارجر کو جانتی ہو تم"...... راڈگر نے پوچھا۔

"سارجر کو جی ہاں جانتی ہوں کیوں"...... مادام روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سارجر کی لاش ایک ہوٹل کے کمرے سے دستیاب ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی دوست لڑکی جینی کی لاش بھی ملی ہے اور سارجر کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ اسی روز سراما پہنچا تھا۔ وہ کس راستے سے لیبارٹری سے سراما پہنچ گیا"...... دوسری طرف سے راڈگر نے سخت لہجے میں کہا تو مادام روزی کے چہرے کے عضلات جیسے سکڑ سے گئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سارجر سراما گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ گذشتہ ایک ماہ سے تو نہ یہاں سے کوئی گیا ہے اور نہ یہاں کوئی آیا ہے"...... مادام روزی نے کہا۔

"مادام روزی اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو شاید اب تک قبر میں اتر چکی ہوتی لیکن یہ صرف تمہاری ذات ہے کہ مجھے نرمی اختیار کرنی پڑ رہی ہے۔ مجھے تو تمہارے بھی سراما پہنچنے کی حتمی اطلاع مل چکی ہے۔ تم وہاں کاسنر کے ساتھ دیکھی گئی ہو اور سارجر والی بات بھی درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جاریز آئی لینڈ والا راستہ ابھی تک موجود ہے

اور نہ صرف موجود ہے بلکہ اسے خفیہ طور پر استعمال بھی کیا جا رہا ہے اور سارجر کی لاش جس حالت میں دریافت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی خوفناک تشدد کیا گیا ہے۔ اس سے عام آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس پر یہ تشدد اس راستے کی تفصیلات حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یقیناً یہ کام بھی عمران یا اس کے ساتھیوں کا ہو گا اور اب تم میرا مطلب آسانی سے سمجھ رہی ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھی اس راستے کو استعمال کر کے یا تو اب تک لیڈیز آئی لینڈ پہنچ چکے ہوں گے یا پہنچنے والے ہوں گے اور ایک بار یہ لوگ وہاں داخل ہو گئے تو پھر تم کیا کوئی بھی انہیں لیبارٹری کو تباہ کرنے سے نہ روک سکے گا اس لئے میں تمہیں آخری چانس دے رہا ہوں۔ تم فوری طور پر حرکت میں آ جاؤ۔ اس راستے کو فوری طور پر بلاک کرا دو اور پورے جزیرے کو اچھی طرح چیک کرو۔ جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو"...... راڈگر نے انتہائی سخت اور ترش لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ آپ کا یہ احسان میں ساری زندگی نہ بھولوں گی اور ہمیشہ آپ کی کنیز رہوں گی"...... روزی نے جواب دیا۔

"تم پوری طرح ہوشیار رہو۔ اس وقت یہی بات سب سے ضروری ہے گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام روزی نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے نئی زندگی ملی ہو اور یہ تھی بھی حقیقت اسے

معلوم تھا کہ اگر رالگر یہ اطلاع اوپر دے دیتا کہ ایسا راستہ موجود ہے اور اسے غیر سرکاری طور پر استعمال بھی کیا جا رہا ہے تو یقیناً اسے دنیا کی کوئی طاقت بھیانک موت سے نہ بچا سکتی تھی۔ رالگر نے واقعی اس پر احسان کیا تھا یا شاید رالگر نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ وہ موجودہ حالات میں مادام روزی کو علیحدہ کرنے کا رسک نہ لے سکتا تھا۔ بہرحال جو کچھ بھی تھا بہرحال اس کی زندگی بچ گئی تھی۔ اس نے جلدی سے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ماریانہ بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں ماریانہ"...... مادام روزی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"سارجر کب گیا ہے سراما"...... مادام روزی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سارجر۔ مگر۔ مگر۔ وہ۔ تو"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو ماریانہ میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ جب تک میں

تمہیں حکم نہ دوں تم نے یہاں سے کسی کو سراما نہیں جانے دینا اور نہ کوئی سراما سے یہاں آئے۔ لیکن اس کے باوجود سارجر وہاں پہنچ گیا۔ کیوں"...... مادام روزی کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"آئی ایم سوری مادام واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ سارجر کے بارے میں میرے کیا جذبات ہیں۔ میں اپنی غلطی کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"...... ماریانہ کی رو دینے والی آواز سنائی دی۔

"سارجر کو سراما میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے تمہیں کتنی بار بتایا تھا کہ سارجر صرف تمہیں بے وقوف بناتا ہے وہ دراصل پینی کا دیوانہ ہے لیکن تمہیں اس معاملے میں اپنے آپ پر بھی اختیار نہیں رہتا بہرحال چونکہ مجھے معلوم ہے کہ سارجر کی ہلاکت کا سن کر تمہارا کیا حال ہو رہا ہو گا اس لئے میں تمہیں اس بار معاف کر دیتی ہوں۔ آئندہ اگر مجھے کسی کوتاہی کی اطلاع ملی تو پھر تمہارا انتہائی عبرتناک حشر ہو گا"...... مادام روزی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں۔ میں۔ مادام"...... ماریانہ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نجانے کس طرح اپنے آپ کو دھاڑیں مار کر رونے سے روکے ہوئے ہے۔

"سنو فوری طور پر ٹنل کو بلاک کر دو۔ فوری طور پر اور جب تک میں نہ کہوں اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں ہونا چاہئے"...... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام"...... ماریانہ نے جواب دیا۔

"کوئی سراماجرے سے آیا تو نہیں"...... مادام روزی نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کی دوست روزمیری دو ایکریمین لڑکیوں کے ساتھ آئی ہے۔ وہ شاید آپ تک پہنچنے ہی والی ہو گی"...... دوسری طرف سے ماریانہ نے جواب دیا۔

"روزمیری دو عورتوں کے ساتھ۔ ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گی بہرحال تم فوری طور پر راستہ بلاک کر دو"...... مادام روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ماریانہ نے جواب دیا اور مادام روزی نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام روزی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام آپ کی دوست روزمیری دو ایکریمین عورتوں کے ساتھ آئی ہے اور آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تم ایسا کرو اسے ان دونوں عورتوں سمیت زیرو روم میں پہنچا دو میں وہیں ان سے ملاقات کروں گی۔ زیرو روم کی انچارج شارلٹ کو کہہ دینا کہ وہ ان تینوں کو راڈز والی کرسیوں میں جکڑ کر پھر مجھے اطلاع دے"...... مادام روزی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ روزمیری کن عورتوں کو ساتھ لے آئی ہے۔ نانسنس یہ کوئی

موقع ہے کسی کو لے آنے کا"...... مادام روزی نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس"...... مادام روزی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"شارلٹ کی کال ہے مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... مادام روزی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو مادام۔ شارلٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزمیری اور اس کے ساتھ آنے والی عورتوں کے بارے میں میرے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"...... مادام روزی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام انہیں اچانک بے ہوش کر کے راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے شارلٹ نے جواب دیا۔

"او کے میں آ رہی ہوں۔ تم ایسا کرو میرے پہنچنے سے پہلے ان تینوں کا میک اپ چیک کر لو"...... مادام روزی نے کہا۔

"روزمیری کا بھی"...... دوسری طرف سے شارلٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کا بھی۔ اس وقت ہنگامی حالات ہیں اور میں کوئی رسک نہیں لے سکتی"...... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام ویسے میں نے روزمیری کے ساتھ آنے والی دونوں

ایکریمین عورتوں کا میک اپ چیک کیا ہے ۔ دونوں کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے وہ اصل چہروں میں ہیں ۔ البتہ روزمیری چونکہ آپ کی دوست تھی اس لئے میں نے اس کا میک اپ چیک نہیں کیا وہ اب آپ کے حکم کے بعد کر لیتی ہوں"...... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میرے آنے تک چیکنگ مکمل کر لو"...... مادام روزی نے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور اس کے بعد کریڈل سے ہاتھ ہٹا کر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈیانا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں ڈیانا"...... مادام روزی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... ڈیانا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"میں نے ماریانہ کو حکم دیا تھا کہ وہ فوری طور پر ٹنل وے بند کر دے ۔ کیا اس نے ایسا کر دیا ہے"...... مادام روزی نے پوچھا۔

"یس مادام ابھی چند لمحے پہلے راستے بریک کر دیا گیا ہے"...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹل کار کہاں ہے ۔ تمہاری طرف ہے یا ماریانہ کی طرف"۔ مادام روزی نے پوچھا۔

"ماریانہ کی طرف ہے مادام آپ کی دوست روزمیری دو عورتوں کے ساتھ اس پر آخری بار سوار ہو کر گئی تھی پھر شٹل کار واپس نہیں آئی"...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اب تم ایسا کرو کہ اس کی انٹرنس کو بھی مکمل طور پر بلاک کر دو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن ایجنٹ وہاں سے پیدل ہی ٹنل میں سے گزر کر یہاں نہ پہنچ جائے"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پورا پراجیکٹ ہی کلوز کر دیا جائے"۔ ڈیانا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں میں مکمل کلوزنگ چاہتی ہوں ۔ تم اپنے سارے عملے سمیت بے شک سراما چلی جاؤ۔ جب پلاننگ ختم ہو گی تو تمہیں واپس بلا لیا جائے گا"...... مادام روزی نے کہا۔

"یس مادام جیسے آپ کا حکم"...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی فوری تعمیل ہونی چاہئے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر"۔ مادام روزی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جاریز آئی لینڈ میں واقع ایک دو منزلہ عمارت میں قائم ہوٹل کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب دو چھوٹے جہاز چارٹر کرا کر سراما سے جاریز پہنچے تھے۔ جاریز ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جو تمام تر گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے مغربی حصے میں ایکریمی بحریہ کا ایک چھوٹا سا اڈہ تھا جب کہ اس کے مشرق کی طرف سمگلروں نے اپنے اپنے اڈے بنائے ہوئے تھے۔ ان اڈوں میں ہوٹل باریں اور بڑی بڑی عشرت گاہوں کے علاوہ زیر زمین سٹاک ہال بھی تھے جہاں سمگل کی جانے والی انتہائی قیمتی اشیا کا ذخیرہ رکھا جاتا تھا عمران اور اس کے ساتھی اس وقت جس سمگلر تنظیم کے اڈے پر موجود تھے اس کا نام "ٹارگٹ" تھا۔ یہ تنظیم بین الاقوامی سطح پر شراب کی سمگلنگ کا دھندہ کرتی تھی اور نہ صرف ایکریمیا بلکہ یورپ او دوسرے براعظموں میں بڑے بڑے ہوٹلوں اور باروں کو یہ خصوصی

شراب سپلائی کی جاتی تھی۔ اس مخصوص شراب کا نام بھی "ٹارگٹ" ہی تھا۔ اس شراب میں منشیات کو اس طرح مکس کر دیا جاتا تھا کہ یہ شراب منشیات استعمال کرنے والوں کے لئے تحفہ بن جاتی تھی چنانچہ تمام دنیا کی حکومتوں نے اس مخصوص شراب پر پابندی عائد کر رکھی تھی لیکن یہ تنظیم نہ صرف اپنی خفیہ فیکٹریوں میں ٹارگٹ شراب تیار کرتی تھی بلکہ اسے خفیہ طور پر سمگل بھی کرتی تھی۔ زیر زمین دنیا میں ٹارگٹ شراب بے حد مقبول تھی گو یہ عام شراب سے کئی گنا زیادہ قیمتی ہوتی تھی لیکن اس کے باوجود لوگ اسے ہی خریدنا پسند کرتے تھے۔ جاریز میں ٹارگٹ نے ایک خاص اڈہ بنایا ہوا تھا۔ یہاں اس شراب کے بڑے بڑے خفیہ گودام بنائے گئے تھے۔ جاریز میں دوسری سمگلنگ کرنے والی ٹارگٹ سے چھوٹی تنظیمیں تھیں اس لئے ایک لحاظ سے جاریز پر ٹارگٹ کا مکمل ہولڈ تھا۔ ٹارگٹ کا ایکریمیا میں ایک ڈائریکٹر ہاکنز تھا جو اب لارڈ ہاکنز کہلاتا تھا۔ لارڈ ہاکنز سے عمران کے خاصے پرانے تعلقات تھے اور لارڈ ہاکنز عمران کی صلاحیتوں کا بہت مداح تھا۔ عمران نے لارڈ ہاکنز کی مدد سے ہی جاریز میں اس کے اڈے کا سراغ لگایا تھا اور لارڈ ہاکنز نے جاریز میں ٹارگٹ کے چیف چیک کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل امداد کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ چیف چیک اس وقت خود ہوائی اڈے پر موجود تھا جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت چارٹرڈ جہازوں پر جاریز پہنچا تھا اور پھر چیف چیک ہی ان سب کو اپنی تنظیم کی مخصوص کاروں میں لے کر یہاں اس

ہوٹل پہنچا تھا۔ عمران نے چیف چیک کو بتا دیا تھا کہ ان کا اصل مقصد لیڈیز آئی لینڈ پہنچنا ہے اور وہ اس کے لئے زیر آب ٹنل کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ چیف چیک تمام انتظامات کرنے کا وعدہ کر کے انہیں ہوٹل میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اور اب عمران کو اس کی واپسی کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس جزیرے پر لامحالہ مادام روزی کے مخبر موجود ہوں گے اس لئے اس نے خود باہر نکل کر کام کرنے سے گریز کیا تھا تاکہ مادام روزی کو ان کی یہاں آمد کی اطلاع نہ مل جائے۔ عمران چاہتا تھا کہ جب تک وہ ساتھیوں سمیت لیڈیز آئی لینڈ پہنچ نہ جائے اس وقت تک ان کی یہاں موجودگی کا کسی کو علم نہ ہونے پائے۔ وہ سب آئندہ کی پلاننگ میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا سرخ بالوں والا چیف چیک اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مجھے افسوس ہے جناب اب آپ کسی بھی صورت لیڈیز آئی لینڈ نہ جا سکیں گے"...... چیک نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہ کسی بھی صورت والا فقرہ غلط ہے۔ کسی بھی صورت میں تو خیال کے ذریعے وہاں پہنچا بھی جاتا ہے جب کہ ہم خیالوں میں تو کم از کم وہاں جا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو چیک کے چہرے پر چھایا ہوا تکدر بے اختیار دور ہو گیا وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ واقعی انتہائی منفرد شخصیت ہیں پرنس۔ میرا تو خیال تھا کہ میرا فقرہ سنتے ہی آپ کا چہرہ مایوسی سے لٹک جائے گا لیکن آپ نے تو الٹا

میرے ذہن پر چھائی ہوئی مایوسی کی گرد صاف کر دی ہے"...... چیک نے ہنستے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہ کیا ہوا۔ تم نے تو آتے ہی خوفناک دھماکہ کر دیا اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن میرے ساتھی جانتے ہیں کہ میرے اعصاب بے حد کمزور ہیں۔ میں ایسی وحشت ناک خبریں سننے سے پہلے ہی ملک عدم کے سفر پر روانہ ہو سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے سارے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ کے اعصاب اور کمزور یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے جو خبر سنائی تھی اگر کوئی مجھے سناتا تو میں خود بے ہوش ہو جاتا۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے میرے اعصاب خاصے مضبوط ہیں اور آپ نے جس رد عمل کا اظہار کیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا بھر میں سب سے مضبوط اعصاب کے مالک ہیں"...... چیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اتنی ہی تعریف کافی ہے اس سے زیادہ کی تو میرے اعصاب چیخ بھی سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چیک عمران کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پرنس وہ پروجیکٹ ہی کلوز ہو چکا ہے جس کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچا جا سکتا تھا اس لئے اب کوئی راستہ نہیں رہا"...... چیک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے ۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جاریز سے لیڈیز آئی لینڈ تک ایک زیر آب ٹنل حکومت اکیریمیا نے بنائی تھی اس میں شٹل گاڑی چلتی تھی ۔ اس کا راستہ جزیرے کے جنوبی ساحل پر زیر زمین بنایا گیا تھا ۔ نیچے کافی گہرائی میں اس ٹنل کا آغاز ہوتا ہے ۔ چونکہ حکومت کے کنٹرول میں ہے اس لئے ہم میں سے کوئی ادھر نہیں جاتا ۔ یہاں اس کی انچارج مادام روزی کی ایک نائب مادام ڈیانا تھی جس کے ساتھ دس عورتوں اور دس مردوں کا عملہ تھا ۔ ان میں ایک آدمی میرا دوست تھا اس لئے میں نے آپ سے حامی بھر لی تھی کہ میں آپ کو اس ٹنل کے راستے لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچا دوں گا ۔ کیونکہ دولت میں بہت طاقت ہوتی ہے اور ڈیانا اور اس کے عملے کو اگر بھاری رقومات دے دی جاتیں تو وہ یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے لیکن جب میں نے اس سلسلے میں انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ وہ زیر زمین اڈہ ہی کلوز کر دیا گیا ہے اور ڈیانا اپنے عملے سمیت اب سے دو گھنٹے پہلے سرالا جا چکی ہے"...... چیک نے کہا۔

"تو کیا ہوا اس کلوز اڈے کو کھولا بھی تو جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور بحریہ کے اڈے سے اس نظام کا لنک ہے ۔ اب جب کہ وہ اڈہ کلوز ہو چکا ہے اب تو اس کے قریب جانے والا بھی مشکوک ہو سکتا ہے اور اس کے بعد اسے ظاہر

ہے بغیر پوچھے ڈھیر کر دیا جائے گا"...... چیک نے کہا۔

"کیا تم کبھی اس اڈے پر گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ایک دو بار گیا ہوں ایک عورت سے ملنے"...... چیک نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کاغذ قلم لو اور پوری تفصیل سے اس اڈے کا بیرونی اور اندرونی نقشہ بنا دو"...... عمران نے کہا تو چیک نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب سے بات کراؤ میں چیک بول رہا ہوں روم نمبر فور سے"...... چیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر جیکب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی ۔ فون میں موجود لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"جیکب مارش کو تلاش کر کے یہاں میرے پاس روم نمبر فور میں فوراً بھیجو اور اسے ایک بڑا سفید کاغذ بھی دے دینا جلدی بھیجو اسے"...... چیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارش کے تعلقات مادام ڈیانا سے بے حد قریبی رہے ہیں ۔ وہ اکثر اس اڈے میں ہی رہتا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھ سے زیادہ اچھی طرح وہ اس اڈے کے بارے میں نقشہ بھی بنا سکتا ہے اور آپ کو

دوسری تفصیلات بھی بتا سکتا ہے۔ وہ ڈیانا کے ساتھ کئی بار لیڈیز آئی لینڈ بھی جا چکا ہے"...... چیک نے رسیور رکھ کر عمران سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مارش مرد ہے یا عورت"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو چیک بھی چونک پڑا۔

"مرد ہے کیوں"...... چیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر وہ لیڈیز آئی لینڈ کیسے جا سکتا ہے وہاں تو کوئی مرد داخل ہی نہیں ہو سکتا"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چیک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پرنس سرکاری طور پر اور بظاہر تو واقعی ایسا ہی ہے۔ لیکن لیڈیز آئی لینڈ میں مردوں کی بھی کثیر تعداد موجود ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہ مرد گھروں، ہوٹلوں اور تہہ خانوں سے باہر نہیں آتے اور دوسری بات یہ کہ تمام مرد سراما ہیں۔ سراما کے علاوہ اور کوئی مرد وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا"...... چیک نے جواب دیتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید کاغذ تھا۔

"آؤ مارش یہاں بیٹھو"...... چیک نے آنے والے سے کہا اور ساتھ پڑی ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔

"یس چیف"...... مارش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خاموشی سے

خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ پرنس اور ان کے ساتھی لارڈ ہاکنز کے دوست ہیں اور لارڈ نے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے"...... چیک نے مارش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... مارش نے جواب دیا۔

"پرنس لیڈیز آئی لینڈ جانا چاہتے ہیں۔ انہیں زیر آب ٹنل والے راستے کا علم تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ اس پورے پراجیکٹ کو کلوز کر دیا گیا ہے اور تمہاری دوست ڈیانا اور اس کا سارا عملہ دو گھنٹے پہلے سراما جا چکے ہیں۔ تم چونکہ وہاں جاتے رہتے ہو اس لئے تم پرنس کو وہاں کا اندرونی اور بیرونی نقشہ بھی بنا دو اور اس کے علاوہ بھی تم جو کچھ جانتے ہو وہ سب بتا دو"...... چیک نے مارش کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... مارش نے جواب دیا۔

"پہلے تم نقشہ تو بناؤ پھر باقی باتیں بعد میں کریں گے"...... عمران نے مارش سے کہا اور مارش نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ میز پر رکھا اور جیب سے قلم نکال کر اس پر جھک گیا۔ وہ نقشہ بنا رہا تھا عمران اسے ساتھ ساتھ ہدایات بھی دیتا جا رہا تھا اور اس سے ضروری باتیں بھی پوچھتا چلا جا رہا تھا اس طرح تھوڑی دیر بعد میز پر پراجیکٹ کا اندرونی اور بیرونی نقشہ تیار ہو چکا تھا جو خاصا واضح بھی تھا۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ اس راستے سے جو سائنس دان لیڈیز آئی لینڈ جایا

کرتے تھے وہ وہاں پہنچ کر کہاں جاتے تھے"...... عمران نے پوچھا تو مارش چونک پڑا۔

" سائنس دان ۔ کون سائنس دان ۔ وہاں سائنس دانوں کا کیا کام ...... مارش نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" وہاں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے اور ظاہر ہے لیبارٹری میں سائنس دان ہی کام کرتے ہوں گے"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے سراما کے علاوہ اور کسی مرد کو وہاں جاتے ہوئے دیکھا ہے اور نہ سنا ہے اور اتنا مجھے معلوم ہے کہ سراما لوگ لڑنے بھڑنے کے تو ماہر ہو سکتے ہیں ۔ کم از کم سائنس دان نہیں ہو سکتے"...... مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے تم اس ٹنل کے بارے میں تفصیلات بتاؤ"۔ عمران نے کہا اور مارش نے اس بارے میں بتانا شروع کر دیا ۔ پھر عمران نے اس سے مزید سوالات پوچھے اور اس کے بعد اسے جانے کی اجازت دے دی اور مارش سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

" جیک اب ہمیں ضروری اسلحہ چاہئے اور لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی خفیہ اڈہ جہاں ہم مادام روزی کی نظروں سے بچ کر کچھ دن گزار سکیں"۔ عمران نے کہا۔

" اسلحہ تو جیسا آپ چاہیں آپ کو مل جائے گا۔ باقی رہا اڈہ تو لیڈیز آئی لینڈ میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام گرین ویل ہے اس کی مالکہ استھر

ہے ۔ مادام روزی سے پہلے وہ لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج تھی پھر حکومت ایکریمیا نے مادام روزی کو انچارج بنا کر بھیج دیا تو وہ صرف ہوٹل تک ہی محدود ہو گئی ہے ۔ ویسے سرکاری طور پر وہ مادام روزی کی نائب ہے لیکن در پردہ وہ اس سے بے حد خار کھاتی ہے ۔ لیکن ظاہر ہے اس کا بس نہیں چلتا اس لئے وہ خاموش ہے ۔ وہ میری بھی بہت اچھی دوست ہے اور اکثر یہاں آتی رہتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے یہ حتمی طور پر معلوم ہو جائے کہ آپ لوگ مادام روزی کے خلاف کام کرتے ہوئے اسے زک پہنچا سکتے ہیں تو وہ یقیناً آپ کی مدد کرے گی تاکہ مادام روزی کو سزا ہو جائے اور اس کی جگہ وہ وہاں کی انچارج بن جائے"۔ جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس سے رابطہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اس کے پاس ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے جس کا ایک پیس میرے پاس بھی ہے ۔ اس ٹرانسمیٹر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی کال کیچ نہیں ہو سکتی ۔ اس طرح اس سے بات تو ہو جائے گی لیکن مسئلہ تو یہی ہے کہ آپ وہاں پہنچیں گے کیسے"......جیک نے کہا۔

" اس بات کو چھوڑو ۔ اس کلوز پراجیکٹ میں ہم اپنی مرضی کا راستہ بھی بنا لیں گے اور اس ٹنل میں چاہے ہمیں پیدل ہی کیوں نہ سفر کرنا پڑے سفر کر کے ہم وہاں پہنچ جائیں گے ۔ اصل مسئلہ وہاں کا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں ٹرانسمیٹر لے آتا ہوں اور استھر سے بات کرتا ہوں"۔ جیک

نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ نے اس ٹنل تک پہنچنے کی کوئی ترکیب سوچ لی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مارش کی چند باتوں سے ایک محفوظ طریقہ میرے ذہن میں آگیا ہے۔ کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا اور ہم خاموشی سے اس میں داخل ہو کر آگے بڑھ جائیں گے چونکہ مادام روزی اس پراجیکٹ کو کلوز کر چکی ہے اس لئے وہ اس طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گی اور اس کے اس اطمینان کی وجہ سے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو گی اور ہم بحفاظت وہاں پہنچ جائیں گے۔ اصل مسئلہ وہاں جا کر پیدا ہو گا۔ اب دیکھو اگر یہ اینتھر رضامند ہو گئی تو پھر شاید کام بن جائے ورنہ کوئی اور راستہ نکالنا پڑے گا۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جولیا کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا ذہن جاگا۔ اس کی بند آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن صاف سلیٹ کی طرح ہو گیا ہو لیکن پھر اس پر سابقہ واقعات کے نقوش ابھرنے لگے اور اسے یاد آگیا کہ وہ اور صالحہ روزمیری کے ساتھ لیڈیز آئی لینڈ پہنچی تھیں اور روزمیری انہیں ایک عمارت میں لے آئی تھی جسے اس نے مادام روزی کا ہیڈ کوارٹر بتایا تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ مادام روزی ابھی ان سے ملاقات کے لئے آ رہی ہے لیکن پھر اچانک کوئی چیز اس کی ناک سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اب اسے دوبارہ ہوش آیا تھا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح چونک پڑی۔ وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اس کا

جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ صالحہ بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ روزمیری۔ ان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں بھی اس کی طرح بے ہوش تھیں اور اب انہیں بھی ہوش آرہا ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن یہاں اس کمرے میں تشدد کرنے کی انتہائی جدید مشینیں اور آلات بھی جگہ جگہ پڑے نظر آرہے تھے۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو فولاد کا بنا ہوا تھا اور بند تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مادام روزی نے ایسا کیا ہے لیکن کیوں۔ روزمیری کے مطابق تو وہ اس کی بہترین دوست ہے"۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صالحہ بھی ہوش میں آگئی۔

"اوہ اوہ جولیا یہ سب کیا ہے۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں"...... صالحہ نے ہوش میں آتے ہی جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا اور اسی لمحے روزمیری بھی ہوش میں آگئی۔ اس کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ یہ کیا ہوا۔ یہ ہمیں ان کرسیوں میں کس نے جکڑا ہے"۔ روزمیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا جواب دیتی۔ بھاری دروازہ کھلا اور وہ تینوں چونک کر اس طرف دیکھنے لگیں۔ دروازے میں سے ایک نوجوان لیکن قدرے فربہ جسم کی مگر خوبصورت ایکریمی لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی اس کے بال

اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک تھے۔ اس کے جسم پر چست جینز اور جینز کی ہی جیکٹ تھی۔ شکل وصورت سے وہ خاصی خوبصورت کہلائی جا سکتی تھی۔ اس کے پیچھے دو عورتیں تھیں جن میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ دوسری خالی ہاتھ تھی۔

"روزی یہ سب کیا ہے یہ یہ"...... روزمیری نے ان کے اندر آتے ہی سب سے آگے والی سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں سمجھ گئیں کہ سب سے آگے والی ہی مادام روزی ہے۔

"ابھی بتاتی ہوں"...... مادام روزی نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بیٹھ جاؤ شارلٹ"...... مادام روزی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا جو خالی ہاتھ تھی اور وہ بھی مادام روزی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی جب کہ تیسری مسلح عورت ان کے عقب میں کھڑی ہو گئی۔

"روزمیری پہلے یہ بتاؤ کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اور تم میری اجازت کے بغیر انہیں یہاں کیوں لے آئی ہو"...... مادام روزی نے روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا اور روزمیری نے جولیا اور صالحہ کے اس کے بار میں آنے۔ بارٹی سے ان کی لڑائی اور پھر ان کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"تو تم انہیں اس لئے یہاں لے آئی ہو کہ میں انہیں یہاں اپنے پاس رکھ لوں لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ تم پہلے فون پر مجھ سے بات کرتیں"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں صرف تم سے ملانے کے لئے لے آئی ہوں ۔ کیونکہ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ اب تم نے مزید بھرتی بند کر رکھی ہے" ۔ روز میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری روز میری تم نے میری ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے ان کے ساتھ ساتھ اب تمہاری سزا بھی موت ہے"...... مادام روزی نے یکلخت سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی شارلٹ بھی کھڑی ہو گئی۔

"میری ہمارے جانے کے بعد ان تینوں کو گولی مار دینا اور ان کی لاشیں سمندر میں پھینکوا دینا"...... روزی نے مڑ کر مسلح عورت سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ روز میری چیخ چیخ کر اسے آوازیں دیتی رہی لیکن اس نے سنی ان سنی کر دی اور چند لمحوں بعد مادام روزی اور شارلٹ دونوں کمرے سے باہر جا چکی تھیں ۔ روز میری کا چہرہ خوف کی شدت سے مسخ سا ہو رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے روز میری کہ تم میرے ہاتھوں سے ہلاک ہو گی"...... اس مسلح عورت نے جو اب کمرے میں اکیلی رہ گئی تھی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتے ہوئے روز میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری ۔ پلیز میری رک جاؤ ۔ مجھے مت مارو ۔ رک جاؤ ۔ روزی کو میں منا لوں گی"...... روز میری نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب کوئی فائدہ نہیں اگر میں نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تو وہ مجھے موت کے گھاٹ اتار دے گی ۔ اب تو تمہیں بہرحال مرنا ہی پڑے گا" ۔ میری نے روکھے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ۔ تم نے ہمیں مارنا تو ہے اور ہم بے بس ہیں ۔ لیکن کیا تم ہماری آخری خواہش پوری کر سکتی ہو ۔ انتہائی بے ضرر سی خواہش"...... اچانک جولیا نے اس مسلح عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی خواہش"...... میری نے حیران ہو کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا کرو کہ مجھے ایک گلاس پانی پلوا دو ۔ مجھے اس وقت شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے اور میں پیاسی نہیں مرنا چاہتی" ۔ جولیا نے کہا تو میری بے اختیار ہنس پڑی ۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا کہ تم پیاسی مرتی ہو یا پانی پی کر مرتی ہو"...... میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس تم اسے ایک مرنے والی کی آخری خواہش سمجھ لو ۔ پلیز" ۔ جولیا نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے چلو تمہاری یہ خواہش پوری کر دیتی ہوں لیکن اس کے لئے مجھے باہر جانا پڑے گا یہاں تو پانی موجود نہیں ہے"...... میری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر مشین گن اس نے سامنے موجود خالی کرسی پر رکھی اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ پھر جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر گئی اور اس کی پشت پر دروازہ بند ہوا۔

جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو نیچے کی طرف کھسکایا اور اس کی پتلی سی ٹانگ مڑ کر کرسی کی سیٹ سے نیچے ہوتی گئی اور اس کا پیر عقبی طرف پہنچ گیا۔ جولیا نے جلدی سے پیر کو موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو کرسی کے عقبی پائے کے ساتھ نیچے سے اوپر لے جانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد پیر ایک جگہ اٹک گیا او جولیا نے پیر کو ذرا سا اٹھا کر اس جگہ رکھا اور پھر ہونٹ بھینچ کر اس نے پیر کو پوری قوت سے دبا دیا دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں ہی غائب ہو گئے اور دوسرے لمحے جولیا برق رفتاری سے اچھل کر کھڑی ہوئی۔ صالحہ اور روزمیری دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے بھاری دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور جولیا نے کرسی پر رکھی ہوئی مشین گن جھپٹی اور اچھل کر دروازے کی سائیڈ پر دیوار کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میری اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی ایک بوتل تھی۔

"ارے یہ ......" میری کے منہ سے جولیا کی خالی کرسی دیکھ کر الفاظ نکلنے ہی لگے تھے کہ جولیا نے عقب سے اس کے سر پر مشین گن کا بٹ پوری قوت سے مار دیا اور میری چیختی ہوئی منہ کے بل فرش پر گری۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر لڑھکتی ہوئی دور چلی گئی۔ بوتل چونکہ پلاسٹک کی تھی اس لئے وہ ٹوٹی نہ تھی۔ میری نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو جولیا کی لات حرکت میں آئی اور

دوسرے لمحے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی میری ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پہلے سے بند دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر دوڑ کر وہ صالحہ اور روزمیری کی کرسیوں کے عقب میں آئی۔ دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی صالحہ اور روزمیری دونوں آزاد ہو گئیں۔

"تم۔ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کی مالک ہو مگر اب کیا ہو گا یہ تو ہمیں مار ڈالیں گے"...... روزمیری نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

"فکر مت کرو۔ جس بے رحمی سے مادام روزی نے تمہارے اور ہمارے قتل کا حکم دیا ہے اب اسے اس کا نتیجہ بھی بھگتنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ صالحہ سے مخاطب ہو گئی۔

"کریٹی میرے ساتھ مل کر میری کو اس کرسی پر بٹھاؤ تا کہ میں اسے راڈز میں جکڑ کر اس سے اس کمرے سے باہر کے ماحول کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکوں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد بے ہوش میری اس کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی جس میں تھوڑی دیر پہلے جولیا موجود تھی۔ جولیا نے دونوں ہاتھوں سے میری کی ناک اور منہ بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب میری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی اور اس نے ایک طرف رکھی ہوئی مشین گن ایک بار پھر اٹھا لی۔ روزمیری اور صالحہ دونوں خاموش کھڑی تھیں۔ صالحہ کے چہرے پر تو اطمینان اور سکون تھا جب کہ روزمیری کا چہرہ اور

آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ سخت خوفزدہ ہے۔ تھوڑی دیر بعد میری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اب تم بتاؤ گی میری کہ اس کمرے سے باہر عمارت میں کتنے افراد ہیں اور مادام روزی کہاں ہے"۔ جولیا نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم مگر تم۔ تم رہا کیسے ہو گئی"...... میری نے جولیا کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا کا بازو گھوما اور کمرہ میری کے گال پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے گونج اٹھا۔ میری کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے ہونٹوں کے کنارے سے خون کی پتلی سی لکیر بہہ نکلی تھی۔

"اب اگر سوال کیا تو مشین گن کا بٹ پڑے گا اور نہ صرف تمہارا جبڑا ٹوٹے گا بلکہ تمہارا چہرہ بھی ہمیشہ کے لئے مسخ ہو جائے گا۔ تم نے چونکہ میری آخری خواہش کا احترام کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ اور صحیح سلامت رکھنا چاہتی ہوں لیکن اس کا انحصار تمہارے جوابات پر ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم مجھے مت مارو میں بتاتی ہوں"...... میری نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا شاید چہرہ مسخ ہونے کا سن کر اس کی ساری قوت ارادی جواب دے گئی تھی۔

"بولو کمرے سے باہر کتنے افراد ہیں اور روزی کہاں ملے گی یہاں یا کہیں اور"...... جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"یہ مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے تہہ خانے ہیں یہاں بیس

مسلح عورتیں رہتی ہیں۔ ان کی انچارج شارلٹ ہے۔ مادام روزی حکم دے کر ہیڈ کوارٹر اپنے دفتر میں ہی گئی ہے اور شارلٹ بھی اس کے ساتھ گئی ہے لیکن وہ ابھی واپس آ جائے گی"...... میری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بیس عورتیں کہاں ہیں کیا ایک ہی کمرے میں ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں یہاں دو بڑے تہہ خانے ہیں جن میں سے ایک میں مشینری نصب ہے۔ پندرہ عورتیں وہاں کام کرتی ہیں۔ ان کی انچارج مادام ہیلی ہے۔ میرے علاوہ باقی پانچ عورتیں دوسرے تہہ خانے میں ہے جو اس کمرے کے باہر راہداری کے آخر میں ہے"...... میری نے کہا تو جولیا صالحہ اور روز میری کی طرف مڑی۔

"آؤ میرے ساتھ"...... جولیا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم۔ تم کیا کرنا چاہتی ہو"...... روز میری نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"روز میری اس وقت ہماری اور تمہاری جانیں خطرے میں ہیں اور اپنی جان بچانا فرض ہے اور جان بچانے کے لئے ہمیں روزی کو قابو میں کرنا پڑے گا۔ جب تک وہ قابو میں نہیں آئے گی اس وقت تک ہم زندہ اس جزیرے سے باہر نہیں جا سکتیں اس لئے تم بس خاموش رہو مداخلت بالکل نہ کرنا"...... جولیا نے دروازے کے قریب رک کر سرد

لہجے میں روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا اور روزمیری نے کسی خوفزدہ بچی کے سے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے سر کے مخصوص اشارے سے صالحہ کو روزمیری کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنے کا کاشن دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر آ گئی یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ بند تھی جب کہ دوسری سائیڈ کھلی ہوئی تھی اور دوسری طرف ایک بڑا سا تہہ خانہ نظر آ رہا تھا جس میں سے کئی عورتوں کی باتیں کرنے کی مسلسل آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور دوسرے لمحے وہ اس تہہ خانے میں داخل ہو گئی۔

"ارے یہ۔ یہ"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی پانچ عورتیں اچھل کر کھڑی ہونے ہی لگی تھیں کہ جولیا نے ٹریگر دبا دیا تہہ خانہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ان پانچوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں اور ان کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اس وقت ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا جب وہ پانچوں کی پانچوں ساکت ہو گئیں۔ کمرے میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔

"یہ یہ تم نے کیا کیا یہ"...... یکلخت روزمیری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ انتہائی خوفزدہ ہو کر ذہنی طور پر ماؤف ہو چکی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا جولیا بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور دوسرے لمحے ایک بار پھر

تڑتڑاہٹ کی آواز ابھری اور اس بار روزمیری کے جسم پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی اور وہ اچھل کر پشت کے بل گری اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"اب یہ عذاب بنتی جا رہی تھی"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اسی لمحے صالحہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھی ہوئی مشین گنوں میں سے ایک مشین گن اٹھا لی۔

"اب اس مشین روم میں پہنچنا ہے اور سنو جو نظر آئے اڑا دو۔ تمام مشینیں تباہ کر دو تاکہ ہمارے خلاف فوری طور پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے جولیا ہمیں اس طرح اندھا دھند اقدام کرنے کی بجائے اس روزی کو پہلے پکڑنا چاہئے۔ اگر اس کے کانوں میں ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو وہ یہاں سے فرار ہو جائے گی اور اس کے بعد ہم بے بس ہو جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن اوپر جانے سے پہلے نیچے موجود تمام افراد کا خاتمہ کرنا ضروری ہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے ایک دیوار میں موجود بند دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو ادھر ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام ایک اور بڑے تہہ خانے میں ہو رہا تھا۔ چونکہ یہ بڑا تہہ خانہ بھی ساؤنڈ پروف تھا اس لئے جولیا کو یقین تھا کہ مشین گن کی فائرنگ اور مرنے والی عورتوں کی چیخوں کی آوازیں دوسرے تہہ خانے تک نہ پہنچی ہوں گیں۔

اس تہہ خانے کا دروازہ بھی بند تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ تہہ خانہ بھی ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں اس دروازے کے قریب پہنچی ہی تھیں کہ اچانک انہیں اس تہہ خانے کے کھلے دروازے سے جہاں پانچ عورتیں ہلاک ہوئی تھیں کسی عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور جولیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے مڑیں اور دوسرے لمحے اچھل کر وہ اس کھلے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ہو گئیں اسی لمحے ایک عورت اچھل کر اس کھلے دروازے سے راہداری میں داخل ہوئی ہی تھی کہ صالحہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑی۔

"اسے زندہ رکھنا یہ شارلٹ ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین گن والا ہاتھ گھوما اور مشین گن کا بٹ صالحہ کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی اور نیچے کی طرف جھک کر اسے اچھالنے کی کوشش کرتی ہوئی شارلٹ کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور شارلٹ کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس کا تیزی سے پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور اسی لمحے صالحہ نے گرفت ہٹا دی اور شارلٹ منہ کے بل نیچے فرش پر گری اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کی لات چلی اور وہ ایک لمحہ تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ آؤ"...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے اور ایک بار پھر وہ دونوں اس دروازے تک پہنچ گئیں۔ اس دروازے میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا شیشے کا لگا ہوا تھا۔ جولیا نے اس میں سے جھانک

کر دوسری طرف دیکھا اور بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اس قدر مشینری۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہ مشینری ہے جس کی مدد سے مادام روزی جزیرے پر موجود عورتوں کو چیک کرتی ہے اس کا خاتمہ تو لازمی ہے"۔ جولیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مشین گن تیار رکھو ہم نے ایک لمحہ ضائع کے بغیر مسلسل فائر کھول دینا ہے اس سے پہلے کہ کوئی سنبھل سکے۔ یہاں موجود ہر عورت کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ کے اثبات میں سر ہلانے پر جولیا آگے بڑھی اس نے بھاری دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولا اور دوسرے لمحے تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ یہ بڑا تہہ خانہ ہال نما تھا۔ اس کی تین دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی ہر مشین کام کر رہی تھی اور ہر مشین کے سامنے دو دو عورتیں موجود تھیں۔ جبکہ درمیان میں میز پر مستطیل شکل کی بڑی سی مشین موجود تھی جس کے ساتھ ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی اسے کنٹرول کر رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ اندر آ گئیں لیکن کسی نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ وہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھیں اور شاید ان کے فرشتوں کو بھی یہ توقع نہ تھی کہ اس طرح کوئی اجنبی دشمن یہاں پہنچ سکتا ہے۔

"خبردار"...... اچانک جولیا نے چیخ کر کہا تو ہال میں موجود تمام عورتیں بے اختیار اچھل کر مڑیں اور دوسرے لمحے ان کے چہرے پر خوف اور حیرت کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے لیکن اس سے پہلے

کہ وہ سنبھلتیں یا ان کے منہ سے الفاظ نکلتے جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور جولیا کے ٹریگر دباتے ہی صالحہ نے بھی فائرنگ شروع کر دی اور ہال کمرے میں چیخوں کے طوفان کے ساتھ ساتھ مشینری کے پھٹنے اور ٹوٹنے کے خوفناک دھماکے گونج اٹھے۔ چند منٹ بعد جب ان دونوں نے فائرنگ روکی تو تہہ خانہ مذبح خانے کے ساتھ ساتھ کباڑ خانے کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ تمام مشینری کے پرخچے اڑ گئے تھے اور وہاں موجود عورتیں لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔

"آؤ اب چلیں"...... جولیا نے مطمئن انداز میں مڑتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر راہداری میں آ گئی جہاں شارلٹ ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"جولیا اس طرح کا قتل عام کیا ضروری ہے"...... صالحہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آج کے بعد یہ الفاظ دوبارہ منہ سے نہ نکالنا۔ ہم پوری دنیا کے کروڑوں اربوں انسانوں کے سروں پر منڈلانے والے موت کے بھیانک خطرے کے خاتمے کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان بے گناہ اربوں انسانوں کی زندگیوں کے تحفظ کے لئے بیس پچیس افراد کا قتل کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور پھر یہ سب بے گناہ افراد پر ہونے والے اس قتل عام کے لئے کام کر رہی ہیں۔ یہ خود بے گناہ نہیں ہیں اس لئے ان پر رحم کھانے کا مطلب اربوں بے گناہ افراد کی ہلاکت ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے بے اختیار

انطول پبلک لائبریری

جھرجھری سی لی۔

"آئی ایم سوری۔ واقعی مجھے ان قاتلوں کے سلسلے میں اس قدر رحم دل نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ویسے تو انسان ہیں لیکن دراصل یہ اس قاتل مشین کا حصہ ہیں جو دنیا کے بے گناہ انسانوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیار کی جا رہی ہے"...... صالحہ نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب شارلٹ کو اٹھا کر اس کمرے میں لے چلو جہاں وہ میری بندھی بیٹھی ہے۔ اب اس کے ذریعے ہم مادام روزی کو یہاں طلب کرائیں گے ورنہ اوپر نجانے کتنے افراد موجود ہوں اور عمارت کا نقشہ نجانے کس قسم کا ہو"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر شارلٹ کو اٹھا کر کاندھے پر لادنے میں صالحہ کی نہ صرف مدد کی بلکہ اسے سہارا دے کر وہ تھوڑی دیر بعد اسی کمرے میں پہنچ گئیں۔ میری اسی طرح کرسی پر راڈز میں جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اوہ مادام شارلٹ۔ یہ یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئی۔ یہ تو انتہائی تیز ہے"...... میری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بتاؤ کہ یہاں ایسا کوئی فون ہے جس کی مدد سے شارلٹ براہ راست مادام روزی سے بات کر سکتی ہو یا روزی براہ راست شارلٹ سے بات کر سکتی ہو"...... جولیا نے صالحہ کی مدد سے شارلٹ کو ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں تہہ خانے کی دائیں ہاتھ کی دیوار پر ایک تصویر لٹکی ہوئی ہے

اسے ہٹاؤ تو دیوار میں ایک چھوٹی سی الماری نمودار ہو جائے گی اس الماری میں سپیشل کارڈلیس فون موجود ہے جس کا رابطہ براہ راست مادام روزی کے سپیشل فون سے ہے ۔ یہ انتہائی ہنگامی حالات میں استعمال کیا جاتا ہے "...... میری نے جواب دیا۔

" تم اسے راڈز میں جکڑ کر ہوش میں لے آؤ میں یہ فون لے آؤں "...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ تہہ خانے کی دیوار پر واقعی ایک تصویر لٹکی ہوئی تھی اس نے تصویر ہٹائی تو سپاٹ دیوار پر ایک الماری نمودار ہو گئی ۔ اس نے الماری کا پٹ کھولا تو اس میں کرنسی کے ساتھ ساتھ ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا کارڈلیس فون بھی موجود تھا جس پر صرف دو بٹن تھے جن میں سے ایک پر آف اور دوسرے پر آن لکھا ہوا تھا ۔ جولیا سمجھ گئی کہ دوسرا بٹن دبانے سے براہ راست مادام روزی سے بات ہو جاتی ہو گی اس لحاظ سے یہ فکسڈ کال فون تھا ۔ اس نے فون اٹھایا اور پھر واپس مڑ کر وہ اسی کمرے میں آ گئی ۔ صالحہ اس دوران شارلٹ کو راڈز میں جکڑ کر ہوش میں لا چکی تھی شارلٹ کا ایک گال سوجا ہوا اور سرخ نظر آ رہا تھا ۔ اس کا مطلب تھا کہ صالحہ نے اس کے گال پر تھپڑ مار کر اسے ہوش دلایا ہے ۔ جولیا کو معلوم تھا کہ ابھی صالحہ کو ناک اور منہ بند کر کے کسی کو ہوش میں لانے کی ٹریننگ نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے خصوصی ٹریننگ کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ بے ہوش شخص ہلاک بھی ہو سکتا ہے ۔ شارلٹ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے ۔

" تم ۔ تم کیسے آزاد ہو چکی ہو اور یہ میری یہاں جکڑی ہوئی ہے ۔ یہ یہ سب کیسے ہوا کیا باقی لڑکیوں کو تم نے ہلاک کر دیا ہے "۔ شارلٹ نے جولیا کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں نہ صرف تمہارے کنٹرول والے تہہ خانے میں موجود تمہاری ساتھی لڑکیاں ہلاک ہو چکی ہیں بلکہ مشینری والے تہہ خانے میں موجود تمام لڑکیاں بھی اور ساتھ ہی ہم نے وہاں موجود تمام مشینری بھی تباہ کر دی ہے اور روزمیری کی لاش بھی تم نے دیکھ لی ہو گی "...... جولیا نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں ۔ یہ تم نے کیوں کیا ہے ۔ کون ہو تم ۔ تم کون ہو "۔ شارلٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تعارف تو پہلے ہو چکا ہے ۔ میرا نام جولیا ہے اور یہ میری دوست اور ساتھی گریٹی ہے ۔ ہمیں روزمیری یہ کہہ کر یہاں لے آئی تھی کہ مادام روزی ہمیں انتہائی بھاری معاوضے پر سروس دے گی لیکن یہاں آ کر تم نے ہمیں جکڑ دیا اور مادام روزی نے ہمیں سروس دینے کی بجائے گولی مار دینے کا حکم دے دیا اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے مجبوراً نہ صرف حرکت میں آنا پڑا بلکہ یہاں قتل عام بھی کرنا پڑا اور اب تم دونوں کا بھی یہی حشر ہو گا "...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی ۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاک پتھریلا پن سا ابھر آیا تھا۔

" وہ وہ حکم تو مادام روزی نے دیا تھا ۔ تم تم پلیز سنو "...... شارلٹ

نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کے ساتھ بندھی بیٹھی میری کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ میری پر پڑی اور اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ اس کا جسم اسی طرح بندھی ہوئی حالت میں چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ جولیا اس دوران ٹریگر سے انگلی ہٹا چکی تھی لیکن مشین گن کا رخ میری کی طرف ہی تھا اور جولیا کی توجہ بھی ادھر ہی تھی جب میری ساکت ہو گئی تو جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کی طرف پھیر دیا۔ اس کے چہرے پر موجود سفاکی پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"نہیں نہیں مت مارو۔ مجھے مت مارو تم جو کہو وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔ تم چاہو تو میں تمہیں واپس بھجوا دوں گی"...... شارلٹ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں اور ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسے واقعی موت کا خوفناک چہرہ نظر آ گیا تھا اور یہ چہرہ جب نظر آنے لگ جائے تو اچھے اچھے حوصلے والے بھی حوصلہ چھوڑ جاتے ہیں شارلٹ کی کیا حقیقت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ انتہائی حد تک خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔

"اس جزیرے پر حکومت مادام روزی کی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جب تک مادام روزی نہ چاہے ہم دونوں صحیح سلامت واپس نہیں جا سکتیں۔ تم اکیلی کچھ بھی نہیں کر سکتیں اس لئے تمہیں مرنا ہو گا۔ مادام روزی سے ہم خود نمٹ لیں گی"...... جولیا نے اسی طرح انتہائی

سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں مادام روزی کو منالوں گی وہ میرے بغیر زیرو ہے وہ میری بات مان لے گی"...... شارلٹ نے جلدی سے کہا۔

"لیکن کس طرح جب کہ ہم نے اس کی مشینری تباہ کر دی ہے اور اس کی مسلح عورتیں ہلاک کر دی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ۔ وہ تم فکر نہ کرو میں اسے منالوں گی۔ تم بس مجھے آزاد کر دو پھر دیکھو میں کیا کرتی ہوں"...... شارلٹ نے ہچکچاتے ہوئے کہا اور جولیا اس کی ہچکچاہٹ کی وجہ سمجھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ مادام روزی نے اس کی بات ماننے کی بجائے الٹا اسے گولی مار دینی ہے اس لئے شارلٹ نفسیاتی طور پر ہچکچا رہی تھی۔ یہ بات بھی اس نے صرف اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے کی تھی۔

"شارلٹ میں تمہیں نہ صرف زندگی بچانے کا آخری موقع دے رہی ہوں بلکہ تمہیں یہ موقع بھی دے رہی ہوں کہ تم مادام روزی کی جگہ سنبھال سکو۔ بولو کیا تم تیار ہو"...... جولیا نے کہا تو شارلٹ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں"...... شارلٹ نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے میری سے معلوم ہو گیا تھا کہ تہہ خانے کی خفیہ الماری میں وہ سپیشل فون موجود ہے جس سے تمہارا براہ راست مادام روزی سے رابطہ ہو سکتا ہے۔ وہ فون میں لے آئی ہوں۔ تم نے اس سے اس فون

پر رابطہ کرنا ہے اور اس کے بعد یہ کام تمہارا ہوگا کہ وہ اکیلی یہاں دوڑی چلی آئے۔ جو جی چاہے اسے بتانا۔ جب وہ یہاں آجائے گی تو ہم اسے گولی مار دیں گے۔ اس کے بعد تم کنٹرول سنبھال لینا پھر تم ہمیں واپس بھجوا دینا۔ بعد میں تم اپنی حکومت کو یا اپنے افسروں کو کوئی بھی کہانی بتا سکتی ہو اس طرح ہمیں یقین ہو گا کہ ہم صحیح سلامت یہاں سے نکل جائیں گی۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ مادام روزی حد سے زیادہ ضدی عورت ہے۔ اس کی زندگی میں ہمارا صحیح سلامت اس موت کے جزیرے سے نکلنا ناممکن ہے"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو شارلٹ کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے میں اسے بلا لیتی ہوں"...... شارلٹ نے کہا تو جولیا نے جیب سے وہ فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر موجود دوسرا بٹن پریس کیا اور فون پیس بندھی ہوئی شارلٹ کے چہرے کے قریب کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس ون ایکس سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ گو لہجہ مختلف تھا لیکن آواز سنتے ہی جولیا سمجھ گئی کہ بولنے والی مادام روزی ہی ہے۔ وہ آواز اور لہجہ بدل کر بات کر رہی تھی شاید اس فون پر بات کرنے کے لئے یہی طے کیا گیا ہو۔

"تھری ایکس سپیکنگ مادام"... شارلٹ نے بھی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس کیا بات ہے کیوں سپیشل کال کی ہے"...... دوسری

طرف سے اس بار مادام روزی نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مادام غضب ہو گیا ہے۔ روزمیری کے ساتھ آنے والی دونوں عورتوں نے یہاں تباہی مچا دی ہے۔ انہوں نے میری اور روزمیری کے ساتھ ساتھ میرے روم کی پانچوں لڑکیوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اور مشین روم کو بھی مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا ہے وہاں موجود سب کو بھی ختم کر دیا ہے۔ میں جب آپ سے مل کر واپس آئی تو میں نے یہ سب کچھ دیکھا اس وقت یہ دونوں مشین روم میں فائرنگ کر رہی تھیں۔ میں درمیانی راہداری میں چھپ کر کھڑی ہو گئی اور وہ جب واپس آئیں تو میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ وہ دونوں زخمی ہو کر گر گئیں اور بے ہوش ہو گئیں۔ میں باری باری انہیں لاد کر زیرو روم میں لے آئی اور کرسیوں میں جکڑ دیا وہ ابھی تک بے ہوش ہیں۔ میں پہلے انہیں گولی سے اڑانے لگی تھی لیکن پھر میں نے سوچا کہ شاید آپ ان سے کچھ پوچھنا پسند کریں اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا اور اب آپ کو کال بھی اس لئے کر رہی ہوں کہ ان کے بارے میں کیا حکم ہے انہیں گولی سے اڑا دوں یا"...... شارلٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ یہ سب کیسے ممکن ہے وہ تو راڈز میں جکڑی ہوئی تھیں۔ مادام روزی کی حیرت کی شدت سے بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اسی لئے تو مادام میں فون کر رہی ہوں۔ خود آپ کے پاس نہیں

آئی ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے میری عدم موجودگی میں یہ ہوش میں آکر پھر پہلے کی طرح کسی شعبدہ بازی کی بنا پر راڈز سے آزاد نہ ہو جائیں اور سپیشل فون اس لئے استعمال کیا ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ آپ سے پہلے کسی اور کو اس بارے میں معلوم ہو سکے" ...... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔ تم نے بہت اچھا کیا شارلٹ میں خود آرہی ہوں ۔ اب مجھے شک پڑ رہا ہے کہ یہ دونوں عورتیں عام عورتیں نہیں ہیں یہ یقیناً عمران کی ساتھی ہوں گی ۔ اب ان سے عمران کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے ۔ تم انہیں مرنے نہ دینا میں آرہی ہوں" ...... دوسری طرف سے مادام روزی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے فون آف کر دیا ۔

"اب بتاؤ کہ وہ کس طرف سے آئے گی اور کس جگہ وہ اس حصے میں داخل ہو گی" ...... جولیا نے پیچھے ہٹتے ہوئے شارلٹ سے پوچھا۔

"میرے والے روم کے بائیں طرف ایک خفیہ دروازہ ہے ۔ اس کے اوپر لفٹ لائٹ لگی ہوئی ہے ۔ یہ دروازہ دوسری طرف سے بھی کھلتا ہے ۔ روزی خصوصی لفٹ کے ذریعے پہلے اس دروازے کی دوسری طرف پہنچے گی اور پھر دروازہ کھول کر روم میں داخل ہو گی میں بھی وہیں سے آئی تھی" ...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"گریٹ تم اس کا خیال رکھنا میں روزی کو کور کر لوں" ...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور واپس مڑی ۔

"میں بھی ساتھ آتی ہوں ۔ یہ تو راڈز میں جکڑی ہوئی ہے" ۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے ۔ تم یہیں ٹھہرو" ۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتی کمرے سے باہر راہداری میں آگئی ۔ چند لمحوں بعد وہ اس بڑے تہہ خانے میں پہنچ چکی تھی جہاں پانچ لاشیں پڑی ہوئی تھیں لفٹ لائٹ واقعی ایک دیوار کی سائیڈ پر لگی ہوئی تھی ۔ جولیا نے پہلے اس کا خیال نہ کیا تھا ۔ جولیا نے مشین گن ایک طرف دیوار کے ساتھ رکھی اور خود دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی ۔ وہ مادام روزی پر جسمانی طور پر حملہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اگر مشین گن کے بٹ کا وار خالی چلا جاتا تو روزی اس کے لئے مسئلہ بھی بن سکتی تھی کیونکہ اتنا تو وہ سمجھتی تھی کہ روزی کوئی عام عورت نہیں ہے ۔ تھوڑی دیر بعد دیوار میں سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار ایک جگہ سے سرک کر دوسری طرف کو چلی گئی اور وہاں خلا سا پیدا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مادام روزی اچھل کر اس خلا سے کمرے میں آئی ۔ جولیا جو پہلے سے ہی تیار کھڑی تھی یکلخت کسی بھوکے عقاب کی طرح روزی پر جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ روزی سنبھلتی وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر فرش پر گری اور اس کے بعد جولیا نے اسے ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دیا ۔ اس کی دونوں لاتیں یکے بعد دیگرے کسی مشین کی طرح چلنی شروع ہو گئیں اور چند لمحوں بعد ہی روزی کنپٹیوں ۔ چہرے اور پسلیوں پر بھرپور ضربیں کھا کر ساکت ہو گئی ۔ جولیا رک گئی اور پھر

اس نے جھک کر اس کی نبض پکڑی ۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ روزی فوراً ہوش میں آنے کے قابل نہیں ہے تو اس نے اسے اٹھایا اور ایک جھٹکے سے اپنے کاندھے پر لاد کر مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جسے شارلٹ نے زیرو روم کہا تھا۔

" کوئی پرابلم تو نہیں ہوا "...... جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی صالحہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں "...... جولیا نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اس نے صالحہ کی مدد سے اسے ایک خالی کرسی پر بٹھایا اور راڈز سے جکڑ دیا۔

" تم نے تو اسے مار دینا تھا پھر اسے کیوں بے ہوش کر کے یہاں جکڑ رہی ہو "...... شارلٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی نہیں ۔ ابھی اس سے چند باتیں کرنی ہیں "...... جولیا نے کہا اور پھر وہ صالحہ کی طرف مڑ گئی ۔

" صالحہ تم یہاں رہو ۔ میں اس کمرے سے مشین گن بھی لے آؤں اور اس خلا کو بھی دوسری طرف سے چیک کر لوں ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اس طرف سے اچانک آجائے ۔ البتہ تم چاہو تو اس دوران اسے ہوش میں لے آسکتی ہو "...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔

گرین ویل نامی ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں سے ب میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا ۔ عمران سمیت اس ے سارے ساتھیوں کے چہروں پر سراسر میک اپ تھا ۔ چیک نے صوصی ٹرانسمیٹر پر گرین ویل ہوٹل کی مالکہ ایتھر سے رابطہ قائم کر لیا تھا اور چیک کی توقع کے عین مطابق جب ایتھر کو یقین آگیا کہ عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ پر پہنچ کر مادام روزی کے خلاف کام کر کے اسے ہلاک کر سکتے ہیں تو وہ انہیں اپنے پاس پناہ دینے پر رضامند ہو گئی ۔ اس نے چیک کو کہا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر سراسر میک اپ کر دے ۔ کیونکہ یہاں لیڈیز آئی لینڈ پر سراسر مرد خفیہ طور پر موجود رہتے ہیں اس لئے اگر کسی نے چیک بھی کر لیا تو بات کھلے گی نہیں اور انہیں آسانی سے مطمئن کیا جا سکے گا ۔ چیک چونکہ میک اپ کے فن میں خاصی مہارت رکھتا تھا اور ایتھر کو بھی اس بارے میں علم

تھا اس لئے ایتھر نے اسے یہ ہدایت دی تھی ۔ اس کے بعد ان کے درمیان یہ بات طے ہو گئی کہ ایتھر لیڈیز آئی لینڈ میں اس زیر آب ٹنل والے حصے میں ایک بند باڈی کی ویگن لئے موجود ہو گی اور وہ انہیں اس ویگن میں بٹھا کر اپنے ہوٹل لے جائے گی اور باقی باتیں بعد میں ہونگیں ۔ اس منصوبے کے تحت چیک نے میک اپ کا سامان منگوایا وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں پر میک اپ کرنا چاہتا تھا ۔ لیکن عمران نے اسے روک دیا اور پھر اس نے میک اپ کا خصوصی سامان منگوا کر خود اپنے اوپر اور اپنے ساتھیوں پر سراما لوگوں جیسا میک اپ کر دیا ۔ کیونکہ وہ سراما میں رہنے والے سراما افراد کو ہوٹل میں دیکھ چکا تھا اس لئے اسے یہ میک اپ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی ۔ میک اپ کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اپنے منصوبے کے تحت اس ٹنل کے بند پروجیکٹ کو کھول کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ سب پیدل چلتے ہوئے لیڈیز آئی لینڈ والے حصے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ یہ حصہ بھی مکمل طور پر بند تھا اس لئے یہاں بھی انہیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا ۔ کچھ خصوصی قسم کا اسلحہ اس نے چیک سے لے کر ساتھ رکھ لیا تھا ۔ لیڈیز آئی لینڈ پہنچ کر وہ ایتھر سے ملے جو وہاں موجود تھی ۔ خصوصی کوڈورڈز کے تبادلے کے بعد ایتھر نے انہیں ایک بند باڈی کی ویگن میں بٹھایا اور انہیں لے کر ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے اس تہہ خانے میں پہنچا دیا ۔ چیک کو عمران کے ساتھ آنا چاہتا تھا لیکن عمران نے اسے روک دیا تھا کیونکہ عمران

جانتا تھا کہ وہاں انتہائی نامساعد حالات سے ان کا واسطہ پڑ سکتا ہے ۔ وہ رات کے دوران ہی گرین ویل ہوٹل پہنچ گئے تھے اور انہیں وہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے ۔ ایتھر انہیں یہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر واپس چلی گئی تھی کہ وہ حالات چیک کرے کہ کہیں ان کی یہاں آمد کی اطلاع روزی کو تو نہیں مل گئی اور یہ بھی معلوم کرے کہ روزی کہاں موجود ہے اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا ۔

"عمران صاحب چلئے اتنا تو ہوا کہ ہم اس پراسرار جزیرے پر بہر حال پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ جہاں مردوں کا داخلہ ہی ممنوع ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اسی لئے تو میں نے جولیا کو علیحدہ کر دیا تھا تاکہ جب ہم یہاں پہنچیں تو یہ کباب میں ہڈی اور ہڈی بھی بڑی سی ۔ سرے سے موجود ہی نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"کباب میں ہڈی کیا مطلب ۔ یہ محاورہ آپ نے یہاں کس سیاق وسباق میں بولا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"یہ لیڈیز آئی لینڈ ہے ۔ یہاں ہر طرف لاکھوں نہیں تو سینکڑوں خوبصورت ، نوجوان اور طرحدار عورتیں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ کوئی مرد بھی نہیں ہے جو رقیب روسیاہ مطلب ہے رقیب روسفید بننے کی کوشش کرے اور اتنی بڑی تعداد میں سے کوئی ایک تو ایسی مل ہی جائے گی جو مجھ جیسے پرنس چارمنگ کو پسند کر کے دو بول

پڑھوانے پر رضا مند ہو جائے گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم جس حلیے میں ہو۔ تم نے اپنا حلیہ آئینے میں دیکھا ہے۔ اس حلیے میں تم خود رقیب روسیاہ بنے ہوئے ہو۔ تم پر کسی نے تھوکنا بھی نہیں"...... تنویر نے فوراً ہی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے یہی تو اصل خوش قسمتی ہے۔ اس جزیرے کی شاید آب وہوا ہی ایسی ہے کہ یہاں کی عورتیں صرف سراپا مردوں کو ہی پسند کرتی ہیں اور میں اس وقت سراپا پرنس چارمنگ ہوں اس لئے ہو سکتا ہے قسمت کچھ زیادہ ہی مہربان ہو جائے اور ایک کی بجائے دو تین چار تک کا سکوپ بن جائے۔ البتہ تمہاری شکل کی بات دوسری ہے۔ اب مزید کیا کہوں تم بہرحال آنکھوں والے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا کیونکہ عمران نے جو کچھ ڈھکے چھپے الفاظ میں کہا تھا بہرحال وہ سب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

" عمران صاحب آپ نے اس بار مس جولیا کو اس طرح علیحدہ کر دیا ہے کہ جیسے اس کا سرے سے کبھی کوئی وجود ہی نہ رہا ہو۔ کم از کم اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ اگر وہ کسی مشکل میں پھنس گئی ہو تو ہم اس کی مدد تو کر سکیں"...... صفدر نے جواب دینے کے لئے تنویر کا کھلتا ہوا منہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آہستہ آہستہ تنویر کو غصہ آتا جائے گا اور عمران اپنی باتوں سے اسے

اور زیادہ چڑانا شروع کر دے گا۔ اس طرح یہ باتیں کسی بڑی جنگ میں بھی تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" جس کی وہ ڈپٹی ہے وہی اس سے رابطہ بھی رکھے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر جولیا واقعی کسی مشکل میں ہوتی تو اب تک رابطہ کر چکی ہوتی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی تہہ خانے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایستھر اندر داخل ہوئی اور وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" تم لوگوں کے یہاں آنے کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہو سکا جب کہ روزی اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"...... ایستھر نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ان دو گھنٹوں میں بس تم نے اتنا ہی معلوم کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ معمولی بات نہیں ہے مسٹر پرنس مجھے یہ معلوم کرنے کے لئے نجانے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں کہ تمہیں کسی نے چیک تو نہیں کیا اور اس کی اطلاع روزی تک تو نہیں پہنچی ورنہ تمہارے ساتھ میں بھی ماری جاتی۔ روزی ایسے معاملوں میں حد درجہ سفاک عورت ہے"...... ایستھر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں کی انچارج رہ چکی ہو۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ یہاں موجود خفیہ لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے"۔ عمران نے کہا تو ایستھر بے اختیار

چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ تم لیبارٹری کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو"...... ایتھر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"تمہیں چیک نے بتایا نہیں کہ ہم اس لیبارٹری سے فارمولا اڑانے کے لئے آرہے ہیں پھر تم لیبارٹری کا نام سن کر اس طرح کیوں چونکی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ چیک نے اس کے سامنے ایتھر سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی۔

"ہاں بتایا تو تھا لیکن فارمولا لیبارٹری میں تو نہیں ہوگا۔ وہ تو لامحالہ روزی کے ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے خصوصی ریکارڈ روم میں ہوگا۔ یہاں ایسے فارمولے اسی ریکارڈ روم میں ہی رکھے جاتے ہیں اس لئے میں لیبارٹری کے بارے میں تمہارا سوال سن کر چونکی تھی"۔ ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس فارمولے پر کام ہو رہا ہو وہ ریکارڈ روم میں نہیں رکھا جاتا اس لئے جو فارمولا ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ لیبارٹری میں ہی ہوگا۔ وہاں سے اسے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں اور وہاں سے مادام روزی کو قابو میں کر کے پھر اس کی مدد سے لیبارٹری میں جا کر فارمولا حاصل کریں لیکن یہاں کے حالات دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ تم نے چیک کے سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں کوئی مرد نہیں ہے۔ پھر وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی ہوں

گے اس لئے دوسرا طریقہ زیادہ قابل عمل ہے کہ ہم خفیہ طور پر براہ راست اس لیبارٹری میں گھس کر وہاں سے فارمولا حاصل کر لیں اور تمہاری مدد سے جزیرے سے نکل جائیں۔ اس طرح حکومت کو جب معلوم ہوگا کہ روزی فارمولے کی حفاظت نہیں کر سکی تو لامحالہ روزی کو نااہل قرار دے کر سزا دی جائے گی اور تم خود بخود اس کی جگہ یہاں کی انچارج بن جاؤ گی اور کسی کو اصل بات کی کانوں کان خبر تک نہ ہو گی"...... عمران نے جواب دیا تو ایتھر کے ستے ہوئے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید عمران کے دلائل نے اسے ذہنی طور پر مطمئن کر دیا تھا۔

"اوہ تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ اس طرح آسانی سے کام ہو سکتا ہے اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ایک بار فارمولا چلا گیا تو پھر روزی کو موت کی سزا سے کم سزا مل ہی نہیں سکتی"...... ایتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اصل شرط یہی ہے کہ روزی کو معلوم بھی نہ ہو سکے اور ہم لیبارٹری میں داخل ہو کر واپس بھی آ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم اس لیبارٹری کو تباہ تو نہیں کرو گے"...... ایتھر نے یکلخت کسی خیال کے تحت کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے لیبارٹری کو تباہ کرنے کی اور لیبارٹریاں اس طرح آسانی سے تباہ بھی نہیں ہو سکتیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں

سمیت مرنا تو نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"لیکن اگر تم فارمولا لے گئے تو نقصان حکومت کا ہوگا اوز میں نہیں چاہتی کہ حکومت کا نقصان ہو"...... یکلخت ایتھر نے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"کیا بچوں جیسی بات کی ہے تم نے ایتھر۔ فارمولے پر جب ریسرچ کی جاتی ہے تو اس کی سینکڑوں کاپیاں تیار کی جاتی ہیں اور ہم نے تو صرف ایک کاپی لے جانی ہے۔ فارمولا اور اس کی کاپیاں تو وہیں رہیں گی اور ان پر کام ہوتا رہے گا۔ اس سے حکومت کو کیا نقصان ہوگا"۔ عمران نے جواب دیا تو ایتھر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے دراصل ان باتوں کا تجربہ نہیں ہے بہرحال ٹھیک ہے۔ تم نے پوچھا تھا کہ میں لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں تو لیبارٹری تو دراصل میری ہی نگرانی میں بنی تھی۔ یہ تو جب لیبارٹری تیار ہوگئی تب روزی کو یہاں بھیجا گیا تھا اس لئے مجھ سے زیادہ لیبارٹری کے بارے میں کون جان سکتا ہے"...... ایتھر نے جواب دیا تو عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"پھر تو تم اس لیبارٹری کا اندازاً نقشہ بھی بتا سکتی ہو اور اس کے خفیہ راستوں کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ جو کچھ اس لیبارٹری کے

بارے میں میں جانتی ہوں اور کوئی نہیں جان سکتا۔ گو اس لیبارٹری کے انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ اجنبی انسان تو انسان ہوا بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی لیکن اس کا ایک ایسا خفیہ راستہ میں جانتی ہوں جس کے بارے میں کسی دوسرے کو علم نہیں ہے۔ اصل میں جب لیبارٹری تیار کی گئی تھی تو یہ راستہ رکھا گیا تھا لیکن پھر چیف انجینئر نے اوپر کی ہدایات ملنے پر اسے بند کرا دیا اس لئے بعد میں آنے والوں کو اس کا علم تک نہ ہو سکا لیکن مجھے معلوم ہے اور اس بند راستے کو بہرحال تھوڑی سی کوشش سے کھولا جا سکتا ہے اور اگر ہم اس راستے سے جائیں تو ہم براہ راست لیبارٹری کے اس کمرے تک پہنچ جائیں گے جو لیبارٹری کے انچارج کا دفتر ہے رات کو یہ دفتر خالی ہوتا ہوگا۔ فارمولا بھی وہاں ہوگا۔ ہم وہاں سے فارمولا اڑا کر خاموشی سے واپس بھی آسکتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔ جب تم جزیرے سے باہر چلے جاؤ گے تب میں خفیہ اطلاع حکومت کو دوں گی۔ اس کے بعد ظاہر ہے تحقیقات ہوں گی اور خفیہ راستہ کھلا ہوا جب ملے گا تو بات کھل جائے گی"...... ایتھر نے جواب دیا۔

"لیکن کیا ہم اس راستے کے دہانے تک بغیر کسی کو معلوم ہوئے پہنچ جائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں یہ دہانہ وہیں ہے جہاں اس زیر آب ٹنل کا پوائنٹ ہے۔ یہ راستہ پہلے اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ جزیرے میں آئے بغیر وہیں سے ہی لوگ لیبارٹری میں آجا سکیں لیکن بعد میں سیکورٹی کے نقطہ نظر سے

اسے بند کر دیا گیا تھا"...... ایتھر نے جواب دیا۔

"اس کی تفصیل کیا ہے۔ مجھے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ایتھر نے تفصیل بتانی شروع کر دی اور عمران کی آنکھوں میں موجود چمک یہ تفصیل سن کر اور زیادہ بڑھ گئی کیونکہ تفصیل سن کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ آسانی سے اس لیبارٹری میں داخل ہو کر اندر طاقتور وائرلیس بم رکھ بھی سکتے ہیں اور آسانی سے جزیرے سے باہر بھی جا سکتے ہیں۔ جاریز جا کر اس بم کو فائر کیا جا سکتا ہے اور اس بم کے فائر ہوتے ہی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی اور اس طرح ان کا مشن مکمل ہو جائے گا۔ یہ واقعی اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ایتھر سے آٹکرایا تھا ورنہ نجانے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے اور پھر یہاں سے نکلنے میں اسے کتنے جانکاہ مراحل سے گزرنا پڑتا۔

"اس وقت صبح ہونے میں ابھی دیر ہے۔ کیا ہم فوری طور پر وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ میں چاہتا ہوں کہ صبح ہونے سے پہلے کام مکمل کر کے جزیرے سے باہر بھی چلا جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اس وقت نہیں۔ یہاں ہر عورت کے لئے ورزش کرنا لازمی ہے اور صبح ہونے کے قریب جزیرے پر رہنے والی تمام عورتیں کھلی ہوا میں ورزش کرنے نکل پڑتی ہیں۔ میں نے خود ورزش کرنے جانا ہے۔ مادام روزی مشینوں کی مدد سے باقاعدہ چیک کرتی ہے کہ کسی نے ورزش کرنے میں کوتاہی تو نہیں کی۔ البتہ دوپہر کو ایک وقت ایسا آتا ہے جب آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت تمام

عورتیں آرام کرتی ہیں اور پورا جزیرہ ایک لحاظ سے ویران سا ہو جاتا ہے اس وقت سراما مرد اکثر گھروں سے نکل کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ یہی وقت مناسب رہے گا۔ تم سراما میک اپ میں ہو، اس لئے کوئی تمہیں چیک ہی نہ کر سکے گا"...... ایتھر نے جواب دیا۔

"او کے پھر تم نے خود اس بات کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب تم آرام کرو میں جا رہی ہوں"...... ایتھر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جولیا مشین گن اٹھائے جب واپس زیرو روم میں داخل ہوئی تو مادام روزی ہوش میں آچکی تھی اور وہ صالحہ سے تیز لہجے میں بات کر رہی تھی۔

"یہ مجھ سے پوچھ رہی ہے کہ کیا ہم علی عمران کے ساتھی ہیں"۔ صالحہ نے جولیا کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے مخاطب ہو کر مادام روزی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے کیا بتایا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے کیا بتانا تھا۔ مجھے کیا معلوم کہ یہ کیا پوچھ رہی ہے"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں تو مادام روزی اب مجھ سے پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو"۔ جولیا نے مادام روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے جس انداز میں یہ ساری کارروائی کی ہے اس لحاظ سے تم

کوئی عام عورتیں نہیں ہو سکتیں۔ تمہارا تعلق یقیناً کسی سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور چونکہ پاکیشیا کا علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ یہاں لیڈیز آئی لینڈ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہارا تعلق اسی گروپ سے ہو سکتا ہے"...... مادام روزی نے کہا۔

"لیکن ہم دونوں تو ایکریمین ہیں ہمارا کیا تعلق کسی پاکیشیائی سے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہارے میک اپ اس وقت چیک کیے گئے تھے جب تم بے ہوش تھیں اور تمہارے چہرے اصل ثابت ہوئے تھے۔ اس لئے تمہیں ہوش میں بھی لایا گیا تھا۔ اگر تمہارے چہروں پر میک اپ ظاہر ہو جاتا تو تمہیں شاید ہوش میں ہی نہ لایا جاتا لیکن اگر تم وہ نہیں ہو تو پھر تم کون ہو"...... مادام روزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیا ہے اور اس کا نام گریٹی ہے۔ پہلے بھی تم سے تعارف کرایا گیا تھا۔ دوسری بار بتا دیتی ہوں"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"پھر تم نے یہ ساری کارروائی کیوں کی ہے"...... مادام روزی نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم شاید دنیا کی سب سے احمق عورت ہو مادام روزی۔ ہم تو روزمیری کے ساتھ یہاں سروس کے لئے آئی تھیں۔ ہم ایکریمیا میں مارشل آرٹ کی تربیت دینے والے ایک ادارے میں ملازم ہیں اس لئے اس طرح کی کارروائیاں ہمارے لئے معمولی بات ہیں لیکن تم نے

ہمیں انتہائی سفاکی سے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ اب ظاہر ہے ہم مرنا نہیں چاہتی تھیں اس لئے مجبوراً ہمیں حرکت میں آنا پڑا اور اپنی جانیں بچانے کے لئے ہم تمہاری جیسی بیس یا تیس عورتیں تو کیا اس جزیرے پر موجود تمام عورتوں کا خاتمہ بھی کر سکتی ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی تھی۔ اصل میں اس عمران اور اس کے گروپ نے میرا دماغ ماؤف کر دیا تھا اس لئے میں نے تمہارے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ مجھے اپنی حماقت کا اعتراف ہے اور میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔ اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے۔ اب تم مجھے اور شارلٹ کو آزاد کر دو۔ میں تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ تنخواہ اور اہم عہدے دینے کے لئے تیار ہوں"...... مادام روزی نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیوں آ رہے ہیں اور تم ان سے کیوں خوفزدہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ہمارا سرکاری سیکرٹ ہے۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے تم اپنی بات کرو"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہم اس عمران کے مقابلے پر تمہارے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں میں اس بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم پر ہم کیسے اعتبار کر لیں۔ پھر ہم شارلٹ پر کیوں نہ اعتبار کریں جو تمہاری جگہ چیف بن کر ہمیں تم سے زیادہ مراعات دے سکتی ہے تمہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ چیف تو میں ہوں شارلٹ کیسے ہو سکتی ہے"...... مادام روزی نے چونک کر کہا۔

"تمہارا کیا ہے۔ مجھے صرف ٹریگر دبانا ہو گا اور اس کے بعد شارلٹ چیف ہو گی اور شارلٹ سے ہمارا یہی معاہدہ ہوا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا۔ شارلٹ تم نے۔ تم نے یہ سب"...... مادام روزی نے حلق کے بل چیختے ہوئے شارلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم مادام میں نے تو"...... شارلٹ نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اسے ابھی تمہارے سامنے ہلاک کر دیتی ہوں"...... جولیا نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ مجھے مت مارو میں بتا دیتی ہوں۔ یہاں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے اور عمران اور اس کے ساتھی اس لیبارٹری کو تباہ کرنے یہاں آنا چاہتے ہیں"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

"کہاں ہے وہ لیبارٹری"...... جولیا نے کہا۔

"وہ خفیہ لیبارٹری ہے۔ میں صرف باہر کی انچارج ہوں۔

لیبارٹری سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

"اس کے انچارج سے تو تعلق ہوگا وہ یقیناً مرد ہی ہوگا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بوڑھا سائنس دان ہے۔ڈاکٹر فریگ۔اس سے صرف سرکاری تعلق ہے اور کچھ نہیں ہے"...... مادام روزی نے جواب دیا۔

"ہم اس لیبارٹری کو دیکھنا چاہیں گی بولو کیا تم ہمیں لیبارٹری دکھاؤگی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں وہاں کوئی جا ہی نہیں سکتی"...... مادام روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم تو جا سکتی ہوگی کون روک سکتا ہے تمہیں"...... جولیا نے کہا

"نہیں میں بھی نہیں جا سکتی"...... مادام روزی نے جواب دیا۔

"اوکے پھر تم تو چھٹی کرو جب تم ہمیں لیبارٹری ہی نہیں دکھ سکتی تو پھر تمہاری کیا اہمیت رہ گئی"۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں"...... مادام روزی نے جلدی سے کہا۔

"کیوں شارلٹ روزی سچ کہہ رہے۔سنو ہماری عادت ہے کہ ہم خواہش کریں وہ ہر صورت میں پوری کرتی ہیں۔اب جب کہ لیبارٹری دیکھنا چاہتی ہیں تو بولو تم دونوں میں سے کون ہمیں لیبارٹری دکھا سکتا ہے جو دکھا سکے گا وہی زندہ بھی رہے گا۔دوسرے ہلاک ہونا پڑے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"مم مم میں دکھا سکتی ہوں"۔شارلٹ نے جلدی سے جواب دیا۔

"شارلٹ تم جھوٹ مت بولو۔ تم تو اندر ہی نہیں جا سکتیں۔ تمہیں تو معلوم ہی نہیں کہ اس لیبارٹری میں جانے کا راستہ کہاں ہے"...... مادام روزی نے شارلٹ کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیوں نہیں معلوم۔ یہ اور بات ہے کہ آج تک میں نے تمہیں اس بارے میں علم ہی نہیں ہونے دیا۔لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان مارٹن اور گریک مشین روم کی انچارج ریگی اور میرے دوست ہیں۔ہم باری باری خفیہ طور پر لیبارٹری میں جا کر راتیں گزارتی رہی ہیں۔چونکہ ریگی بھی جاتی تھی اس لئے تمہیں وہ اس بارے میں رپورٹ ہی نہ دیتی تھی اور تم سمجھتی ہو کہ مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے تو بہت کچھ معلوم ہے۔وہ کچھ بھی معلوم ہے جو تمہیں بھی نہیں معلوم"...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں شارلٹ پر اعتبار ہے۔شارلٹ ہمیں لیبارٹری بھی دکھا دے گی اور جزیرے سے بھی باہر بھجوا دے گی جب کہ تم عیار اور مکار عورت ہو۔تم یقیناً ہم سے دھوکہ کروگی اس لئے تمہیں موت کے گھاٹ اتارنا ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام روزی کچھ کہتی جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی مادام روزی کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئی۔ گولیوں کی بوچھاڑ نے اس کا جسم چھلنی کر دیا تھا۔

"ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے شارلٹ اب تم مادام روزی کی جگہ انچارج ہو ۔ بولو تم کیا کہتی ہو"...... جولیا نے مشین گن کا رخ شارلٹ کی طرف کرتے ہوئے کہا جس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

"مم مم مجھے مت مارو ۔ تم جو کہو گی جیسے کہو گی میں ویسے ہی کروں گی"...... شارلٹ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لو ۔ اگر تم نے ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی" جولیا نے غراتے ہوئے کہا ۔

"مم مم میں وہی کروں گی جو تم کہو گی مجھے مت مارو"...... شارلٹ نے اور زیادہ کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گریٹی اسے کھول دو ۔ اب میں دیکھوں گی کہ یہ کیا کرتی ہے"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور صالحہ نے کرسی کے عقب میں جا کر عقبی پائے میں موجود بٹن دبایا تو کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے اور شارلٹ آزاد ہو گئی۔

"اٹھو اور اپنے آپ کو سنبھالو ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری حماقت سے یہاں کوئی گڑبڑ ہو جائے اور پھر ہم بھی ماری جائیں ۔ تم نے صرف دو کام کرنے ہیں ۔ ایک تو ہمیں لیبارٹری میں لے جانا ہے اور دوسرا اس جزیرے سے باہر نکالنا ہے اور بس"...... جولیا نے کہا تو شارلٹ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ابھی یہ دونوں کام کر دیتی ہوں ۔ تمہاری یہاں موجودگی میر

طرہ رہے گا ۔ آؤ میرے ساتھ"...... شارلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے مجھے بتاؤ کہ تم اب کیا کرنے جا رہی ہو" ۔ جولیا نے کہا۔

"میں روزی کے دفتر میں جا کر مارٹن کو جو میرا دوست ہے فون روں گی ۔ وہ ایک خفیہ راستہ کھول دے گا ۔ پھر میں تمہیں لے کر ہاں جاؤں گی جب تم لیبارٹری دیکھ لو گی تو میں تمہیں خصوصی ہیلی اپٹر کے ذریعے سراما بھجوا دوں گی ۔ اس کے بعد میں مادام روزی کی موت کے بارے میں اعلیٰ حکام کو اطلاع دوں گی ۔ پھر اعلیٰ حکام یقیناً مجھے روزی کی جگہ انچارج بنا دیں گے"...... شارلٹ نے جواب دیا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ اس ہیڈ کوارٹر میں کوئی اسلحہ خانہ بھی ہے" ۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو"...... شارلٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ہم اپنی حفاظت کے لئے اس اسلحہ خانے سے کوئی وائرلیس بم ساتھ لے جائیں گی اور اسے وہاں چھپا دیں گی تاکہ تم یا تمہارا دوست مارٹن ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کرے ۔ پھر ہم ہیلی کاپٹر میں تمہیں بھی اپنی حفاظت کے لئے ساتھ لے جائیں گی ۔ جب ہم بخیریت سراما پہنچ جائیں گی تو ہم اس کا ڈی چارجر تمہارے حوالے کر کے تمہیں واپس بھیج دیں گی اس طرح ہم پوری طرح محفوظ رہیں گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن مارٹن اس کی اجازت نہ دے گا ۔ اس معاملے وہ انتہائی

اصول پسند ہے"...... شارلٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہارے ساتھ ہمارا وہاں جانا بے کار ہے۔ تم پھر چھٹی کرو، ہم خود اپنی حفاظت کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر لیں گی"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال کا رخ شارلٹ کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی ابھر آئی تھی۔

"رک جاؤ رک جاؤ مجھے مت مارو رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ اگر تم یہ سب کچھ صرف اپنی حفاظت کی غرض سے کرنا چاہتی ہو تو پھر مارٹن کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں اس خفیہ راستے سے اندر لے جا سکتی ہوں کہ تم لیبارٹری کے اندرونی حصے تک پہنچ جاؤ گی لیکن کسی کو علم نہ ہو سکے گا۔ مارٹن نے مجھے یہ راستہ اس لئے دکھایا تھا کہ اگر کبھی کوئی ایمرجنسی ہو جائے تو میں وہاں سے خفیہ طور پر فرار ہو سکوں"...... شارلٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر ایسا ہو جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ ہمارا مقصد تو صرف اپنی حفاظت ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو شارلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک جوان آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا طریقہ ہے کمرے میں آنے کا مارٹن"...... ادھیڑ عمر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سوری ڈاکٹر دراصل بات ہی ایسی ہے کہ میرے ہوش اڑ گئے ہیں"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ خیریت"...... اس بار ادھیڑ عمر نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ڈاکٹر فرگیگ ہماری لیبارٹری شدید خطرے کی زد میں آنے والی ہے"...... مارٹن نے جواب دیا تو ڈاکٹر فرگیگ بے اختیار اچھل کر کھڑا

ہو گیا۔اس کے چہرے پر یکلخت وحشت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا ہوا"...... ڈاکٹر فریگ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر فریگ اب آپ سے کیا چھپانا۔اوپر جزیرے پر ایک عورت شارلٹ میری دوست ہے وہ کبھی کبھار رات کو یہاں میرے پاس ایک خفیہ راستے سے آتی رہتی ہے۔وہ جزیرے کی انچارج مادام روزی کی نائب ہے۔اس نے ابھی مجھے خصوصی ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے کہ دو انتہائی خطرناک ایکریمی عورتیں اس کے ساتھ لیبارٹری میں ایک انتہائی خطرناک وائرلیس بم رکھنے آ رہی ہیں"...... مارٹن نے تیز تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر فریگ کی آنکھیں حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"خفیہ راستے سے کوئی عورت یہاں آتی رہتی ہے اور رات بھی یہیں گزارتی ہے اور اب دو عورتیں یہاں بم رکھنے آ رہی ہیں کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا مارٹن یہ سب کیسے ممکن ہے۔اول تو یہاں کوئی خفیہ راستہ ہی نہیں ہے۔جو راستے ہیں وہ ہماری چیکنگ میں رہتے ہیں۔پھر کوئی اجنبی یہاں کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا اور خاص طور پر جزیرے پر رہنے والی عورت تو کسی صورت بھی یہاں نہیں آ سکتی کیونکہ جزیرے پر ایسی مشینری فٹ ہے کہ ہر عورت کی لمحہ بہ لمحہ چیکنگ ہوتی رہتی ہے۔پھر ان حالات میں دو عورتیں یہاں کیسے آ سکتی ہیں اور بم کیسے رکھ سکتی ہیں"...... ڈاکٹر فریگ نے اس بار

غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ صرف سائنس دان ہیں ڈاکٹر فریگ اور بوڑھے ہیں۔جب کہ ہم سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ نوجوان بھی ہیں اور نوجوان آدمی آپ کو معلوم ہے کہ کیا احساسات اور جذبات رکھتا ہے۔یہاں واقعی ایک ایسا خفیہ راستہ موجود ہے جسے اتفاقاً میں نے ٹریس کر لیا ہے۔اسے بند کر دیا گیا تھا لیکن میں نے اسے کھول لیا۔میرے ساتھ ڈاکٹر گریک بھی شامل ہے۔اس کی دوست لڑکی ریگی ہے جو مشین روم کی انچارج ہے اس لئے وہ میری دوست لڑکی شارلٹ کی یہاں آنے کی رپورٹ ہی نہیں دیتی اور اس کی ماتحت عورتیں اس کی یہاں آنے کی رپورٹ اوپر نہیں پہنچاتیں۔اس طرح یہ چکر چل رہا ہے جہاں تک ان عورتوں کی یہاں آمد کا تعلق ہے تو شارلٹ نے مجھے جو کچھ مختصر طور پر بتایا ہے اس کے مطابق یہ دو عورتیں یہاں سروس کرنے آئی تھیں لیکن مادام روزی نے انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔اس پر انہوں نے پانسہ پلٹ دیا۔مادام روزی اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی سب عورتوں کو ہلاک کر دیا۔شارلٹ اس لئے زندہ بچ گئی کہ اس نے ان سے وعدہ کر لیا کہ وہ انہیں صحیح سلامت جزیرے سے باہر بھجوا دے گی لیکن یہ عورتیں بے حد عیار ہیں۔انہیں خطرہ ہے کہ کہیں ان سے کوئی چال نہ چل دی جائے۔چنانچہ انہوں نے یہ پلاننگ کی ہے کہ وہ ایک انتہائی طاقتور وائرلیس بم لے کر شارلٹ سمیت اس خفیہ راستے کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہوں گی اور پھر وہ اس بم کو یہاں کسی

خفیہ جگہ میں چھپا دیں گی اس کے بعد وہ شارلٹ سمیت واپس چلی جائیں گی ۔ انہوں نے شارلٹ سے یہ طے کیا ہے کہ وہ انہیں بحفاظت لیڈیز آئی لینڈ سے باہر نکال دے تو اس بم کا ڈی چارجر وہ ان کے حوالے کر دیں گی اور اگر اس نے ان کے خلاف کوئی حرکت کی تو وہ بم فائر کر کے لیبارٹری کو ہی تباہ کر دیں گی"...... مارٹن نے تیز تیز لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ مادام روزی ہلاک ہو گئی ۔ ویری بیڈ ۔ لیکن شارلٹ نے کس طرح تمہیں کال کر لیا ۔ اسے ان شاطر عورتوں نے کیسے موقع دے دیا"...... ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ باتھ روم کا بہانہ کر کے باتھ روم میں گئی ۔ مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر کا ہر کمرہ حتیٰ کہ باتھ روم تک ساؤنڈ پروف ہیں ۔ شارلٹ اپنے ساتھ خصوصی ٹرانسمیٹر لے گئی اور اس نے باتھ روم سے مجھے کال کر کے یہ ساری تفصیل بتا دی ہے تاکہ میں پہلے سے ہوشیار ہو کر انہیں اس طرح گرفتار کر لوں کہ انہیں شک تک نہ پڑ سکے ۔ شارلٹ نے کہا ہے کہ اگر میں نے غلطی کی تو پھر وہ بم جو ان کے پاس ہو گا پھٹ بھی سکتا ہے اس لئے میں پوری طرح محتاط رہوں"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"وہ خفیہ راستہ کہاں ہے ۔ جلدی بتاؤ اور سیکورٹی گارڈز کو بلاؤ ۔ میں انہیں وہاں چھپا دیتا ہوں پھر انہیں اچانک گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ڈاکٹر ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے ۔ تاکہ انہیں حکومت ایکریمیا کے حوالے کر سکیں ورنہ حکومت ایکریمیا ہماری کسی بات کا اعتبار نہ کرے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سوچے کہ ہم نے یہاں کوئی سازش کی ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ لیبارٹری کو کوئی خطرہ پیش ہو"...... ڈاکٹر فریگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں ڈاکٹر فریگ ۔ اب جب کہ ہمیں پیشگی اطلاع مل چکی ہے اب ہم آسانی سے ان پر قابو پا سکتے ہیں ۔ آپ یہ سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں"...... مارٹن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارے متعلق میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ تم یہ کام کر سکتے ہو ۔ اوکے میں سیکورٹی چیف کو بلاتا ہوں وہ تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا"...... ڈاکٹر فریگ نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر فریگ بول رہا ہوں رچرڈ ۔ فوراً میرے دفتر آ جاؤ فوراً"۔ ڈاکٹر فریگ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا اس کے جسم پر نیلے رنگ کا چست لباس تھا ۔ اس نے ماتھے پر سرخ رنگ کی پٹی باندھی ہوئی تھی اور اس کی بیلٹ کے ساتھ لگے ہوئے ہولسٹر سے ایک جدید ترین مشین پسٹل کا دستہ باہر کو نکلا ہوا نظر آ رہا تھا ۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی چیف رچرڈ تھا۔

"یس ڈاکٹر حکم"...... رچرڈ نے کمرے میں داخل ہو کر ایک نظر مارٹن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مارٹن رچرڈ کو تفصیل بتاؤ"...... ڈاکٹر فریگ نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا تو مارٹن نے پھر وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے قبل وہ ڈاکٹر فریگ کو سنا چکا تھا۔ رچرڈ کے چہرے پر مارٹن کی تفصیل سن کر شدید پریشانی اور حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک منصوبہ ہے۔ یہ خفیہ راستہ کہاں ہے۔ مجھے بھی آج تک اس کا علم نہیں ہوا حالانکہ میں یہاں گذشتہ چار سالوں سے ہوں"...... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو اس راستے کے بارے میں بعد میں سوچیں گے کہ اس کا کیا کرنا ہے اسے قائم رکھنا ہے یا مکمل طور پر بند کرنا ہے۔ فی الحال ہم نے اس سازش کو ناکام بنانا ہے۔ اس لئے تم اپنے گارڈز سمیت مارٹن کی نگرانی میں ان عورتوں کو گرفتار کرنے کا کام کرو"۔ ڈاکٹر فریگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ حکم کریں لیکن انہیں گرفتار کیوں کرنا ہے ایسی خطرناک عورتوں کو تو فوراً گولی سے اڑا دینا چاہئے"...... رچرڈ نے کہا۔

"نہیں ہم انہیں زندہ حکومت ایکریمیا کے حوالے کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر فریگ نے جواب دیا اور رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم مارٹن کے ماتحت ہو گے اور مارٹن کے ہر حکم کی تعمیل کرو گے لیکن مجھے ہر صورت میں کامیابی کی خبر ملنی چاہئے بس"۔ ڈاکٹر فریگ نے کہا۔

"رچرڈ کیا تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل ہیں۔ فوری زود اثر اور تیز گیس کے"...... مارٹن نے رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہیں انتہائی جدید ترین پسٹل ہیں جن میں گیس کیپسول بھرے ہوئے ہیں"...... رچرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے پھر آؤ۔ اب ہم آسانی سے انہیں بے ہوش کر کے پکڑ سکیں گے"...... مارٹن نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا جب کہ رچرڈ بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ڈاکٹر فریگ نے ایک طویل سانس لیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر اندھیرا سا چھایا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ مناظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے ۔ وہ دوپہر کے وقت ایتھر کے ساتھ بند باڈی کی سٹیشن ویگن میں اپنے ساتھیوں سمیت زیر آب ٹنل کے لیڈیز آئی لینڈ والے پوائنٹ پر گیا تھا ۔ راستے میں نہ ہی انہیں کسی نے چیک کیا تھا اور نہ روکا تھا اور عمران نے دیکھا تھا کہ بازار اور سڑکیں خالی پڑی ہوئی تھیں اکا دکا سراما مرد البتہ تیزی سے چلتے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ عورتیں کہیں بھی نظر نہ آئی تھیں ۔ ٹنل پوائنٹ پر پہنچ کر وہ سب ویگن سے باہر آئے اور پھر ایتھر کی راہنمائی میں چلتے ہوئے وہ ایک چھوٹے سے جنگل میں پہنچے ۔ یہاں ایک جگہ پہاڑی ٹیلا سا تھا ۔ ایتھر نے وہاں ایک عام سے پتھر پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈال کر اسے پہلے دائیں طرف اور پھر

بائیں طرف ہٹایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی ٹیلے کی چٹان سمیت ایک بڑی سی چٹان اپنی جگہ سے ہٹ گئی اور اب ایک سرنگ سی اندر جاتی دکھائی دے رہی تھی ۔ ایتھر نے بتایا کہ یہی اس راستے کا دہانہ ہے جسے بند کر دیا گیا تھا ۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا ۔ ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک ٹھک ٹھک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بے شمار کیپسول ان کے قدموں میں آکر گرے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے بعد اب اس کے ذہن پر موجود تاریکی کا غلبہ اب ختم ہوا تھا ۔ اس نے شعور میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اسے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی فولادی زنجیروں سے اس طرح جکڑ دیا گیا تھا کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا ۔ اس نے گردن گھمائی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑا اس کے ساتھیوں اور ایتھر کے علاوہ اس کمرے میں تین عورتیں بھی زنجیروں سے جکڑی ہوئی موجود تھیں ۔ یہ تینوں ایکریمیز تھیں اور ان تینوں کی گردنیں بھی ڈھلکی ہوئی تھیں ۔ عمران نے انہیں دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ ان میں سے دو کو پہچان گیا تھا ۔ ان میں سے ایک جولیا تھی اور دوسری صالحہ جب کہ تیسری کوئی اجنبی عورت تھی ۔ جولیا اور صالحہ کا سپیشل میک اپ چونکہ عمران نے خود کیا تھا اس لئے انہیں دیکھتے ہیں پہچان گیا تھا ۔

"جولیا اور صالحہ بھی یہاں پہنچ گئیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ اس کے سامنے دیوار میں لگا ہوا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ دوسرے کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج تھی۔ ان دونوں نے نیلے رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ کیا مطلب خود بخود تمہیں کیسے ہوش آ گیا"۔ ان دونوں نے عمران کو دیکھتے ہی بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جس گیس سے تم نے مجھے بے ہوش کیا تھا اس گیس کی خوشبو مجھے بے حد پسند ہے اس لئے میں اسے پرفیوم کے طور پر استعمال کرتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ دونوں بھی بے اختیار ہنس پڑے اور پھر ان میں سے ایک جس نے سرنج اٹھائی ہوئی تھی عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ دوسرا عمران کے سامنے ہاتھ میں مشین گن پکڑے کھڑا تھا۔

"ہم کہاں قید ہیں اور کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے اس مشین گن والے سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہ لیبارٹری کا تہہ خانہ ہے۔ ہمارا تعلق یہاں کی سیکورٹی سے ہے ہمارا باس چیف سیکورٹی آفیسر رچرڈ ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا جب کہ دوسرا ہر آدمی کے بازو میں تھوڑا تھوڑا محلول

انجکٹ کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"تم لوگوں نے کیسے ہمیں بے ہوش کیا۔ کیا تمہیں ہمارے یہاں آنے کے متعلق پہلے سے علم تھا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے متعلق تو ہمیں علم ہی نہ تھا البتہ ان عورتوں کے متعلق علم تھا۔ ان میں ایک شارلٹ ہے جو مادام روزی کی نائب ہے۔ یہ شارلٹ ان دونوں عورتوں کو لے کر یہاں آئی تھی۔ یہ عورتیں یہاں کوئی خطرناک بم لگانا چاہتی تھیں لیکن شارلٹ یہاں کے ایک سائنس دان ڈاکٹر مارٹن کی دوست ہے اس نے چھپ کر ڈاکٹر مارٹن کو ان کی آمد کی اطلاع پہلے کر دی۔ چنانچہ ان کو ٹریپ کرنے کا پلان بنا لیا گیا۔ ہم ان کے انتظار میں خفیہ راستے میں موجود تھے کہ تم سب اندر آ گئے۔ ہم نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا۔ تمہارے کافی بعد یہ عورتیں آئیں تو انہیں بھی بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا۔ اب لیبارٹری انچارج ڈاکٹر فریگ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بات کرنے میں مصروف ہے کہ تمہارا کیا کیا جائے۔ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا تمہیں قید میں رکھا جائے یا ایکریمیا بھجوا دیا جائے اب جو فیصلہ ہو گا ویسے ہی اس پر عمل کیا جائے گا"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ عورتیں تو ایکریمین ہیں جب کہ ہم سراما ہیں۔ ہم تو یہاں بھرتی کے لئے آ رہے تھے"...... عمران نے جواب دیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے سب ساتھی اسی سراما والے میک اپ میں ہی

ہیں۔

"اس کا فیصلہ حکومت کرے گی کہ تمہاری قبریں یہاں بنائی جائیں یا تمہیں یہاں سروس دی جائے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے انجکشن لگانے والا دوسرا آدمی اپنے کام سے فارغ ہو گیا تھا خالی سرنج اس نے ایک طرف پھینک دی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ عمران نے اپنے جسم کے گرد موجود زنجیروں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تمام زنجیریں قطعی طور پر بے جوڑ تھیں اور جوڑ والا حصہ اس کے سر کے اوپر اتنے فاصلے پر دیوار کے کنڈے میں موجود تھا کہ وہاں تک عمران اگر اپنے ہاتھ بلند کر کے بھی لے جانا چاہتا تو نہ لے جا سکتا تھا آہنی زنجیر اوپر کڑے میں سے نکل کر اس کے جسم کے گرد اور پھر دیوار میں لگے ہوئے کنڈوں کے اندر سے گھومتی ہوئی اس کے پیروں کے پیچھے کنڈے میں ڈالنے کے بعد دوبارہ اس کے جسم سے لپٹ کر اوپر والے کڑے میں جا کر ختم ہو گئی تھی۔ اس طرح ایک تو زنجیر ڈبل ہو گئی تھی اور بے جوڑ ہونے کی وجہ سے اسے توڑا بھی نہ جا سکتا تھا اور پھر دیوار پر نصب مضبوط کنڈوں میں سے گزرنے کی وجہ سے وہ اس قدر ٹائٹ ہو گئی تھیں کہ عمران کے لئے اپنے جسم کو حرکت دینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"بڑے ماہرانہ انداز میں کام کیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے ساتھ صفدر کی کراہ سنائی دی اور پھر تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اس کے سارے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے۔ سب سے آخر میں جولیا، صالحہ اور اس کے ساتھ اجنبی عورت بھی ہوش میں آ گئی۔

"یہ سب کیا ہے عمران صاحب"...... اچانک صفدر نے کہا اور اس کے منہ سے الفاظ نکلتے ہی جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔

"عمران۔ کون ہے عمران"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے سارے ساتھی بالکل اسی طرح چونک کر جولیا اور صالحہ کو دیکھنے لگے جیسے پہلے جولیا اور صالحہ نے انہیں دیکھا تھا۔

"تنویر کو بڑا شوق تھا جولیا سے رابطہ کرنے کا اب ہو گیا رابطہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم سب اور ان حلیوں میں اور یہاں۔ یہ سب کیسے ہوا"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ جو محترمہ ہیں شارلٹ۔ انہوں نے یہاں ڈاکٹر مارٹن کو پہلے ہی اطلاع کر دی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ یہاں بم رکھنے آ رہی ہے۔ چنانچہ اس کی اطلاع پر یہ سب یہاں تمہارے استقبال کے لئے موجود تھے لیکن تمہارے آنے سے پہلے ہم لوگ یہاں پہنچ گئے اس طرح دولہا دلہن سمیت پوری بارات یہاں پہنچ گئی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور صالحہ دونوں کھا جانے والی نظروں سے اپنے ساتھ

بندھی ہوئی شارلٹ کی طرف دیکھنے لگیں جس نے نظریں جھکالی تھیں
"تم نے کس وقت یہ کال کی تھی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا
"جب میں باتھ روم گئی تھی ۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم زندہ یہاں سے چلی جاؤ ۔ تم نے جس طرح قتل وغارت کی تھی میں اس کا انتقام لینا چاہتی تھی"...... شارلٹ نے یکلخت سر اٹھاتے ہوئے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک بار پھر کھلا اور کمرے میں نیلے رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے مشین گنوں سے مسلح دس افراد اندر داخل ہوئے اور تیزی سے سائیڈوں پر دیوار کے ساتھ قطار بنا کر ان کے سامنے اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ فائرنگ اسکواڈ کے ممبر ہوں اور ان سب کو فائرنگ سے ہلاک کرنا چاہتے ہوں ۔ اسی لمحے دروازے سے ایک اور لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس نے بھی نیلے رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کے سر پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی ۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی ۔ اس نے اندر آکر تیز نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا ۔
"تم میں سے علی عمران کون ہے"...... اس سرخ پٹی والے نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا ۔
"عمران کیا اب ایکریمی عورتوں نے بھی ایشیائی نام رکھنے شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
"یہ مرد کا نام ہے ۔ عورت کا نہیں"...... اس سرخ پٹی والے نے

چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا ۔
"پھر تو تمہیں سوال کرنے سے پہلے خود سوچنا چاہئے تھا کہ مرد تو ہم یہاں سارے سراما ہیں ۔ ہمارے نام ایشیائی ہو ہی نہیں سکتے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔
"ہمیں بتایا گیا ہے تم لوگ میک اپ میں ہو اور تم میں سے یقیناً کوئی پاکیشیا کا مشہور ایجنٹ عمران ہے اور باقی اس کے ساتھی ہیں ۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ اسے ہلاک نہ کیا جائے کیونکہ حکومت نے کہا ہے کہ عمران کو زندہ رکھا جائے"...... سرخ پٹی والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔
"کاش میں عمران ہوتا لیکن اگر صرف نام بدلنے سے زندگی بچ سکتی ہے تو میں اپنا نام بدل لیتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔
"کہیں تم تو عمران نہیں ہو ۔ کیونکہ ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ عمران باتیں بہت کرتا ہے اور مزاحیہ باتیں کرتا ہے اور یہاں صرف تم ہی ہو جو بول رہے ہو"...... اس سرخ پٹی والے نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔
"اگر کوئی سراما عمران ہو سکتا ہے تو مجھے تسلیم ہے کہ میں عمران ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔
"یہی تو مسئلہ ہے ۔ تم سب کے میک اپ چیک کئے گئے ہیں ۔ ہمارے پاس جدید ترین میک اپ واشر موجود ہیں لیکن تم میں سے

کسی کے چہرے پر میک اپ ظاہر نہیں ہوا"...... سرخ پٹی والے نے کہا۔

"اگر میک اپ واشر سے چیک نہیں ہو سکا تو تم میرے چہرے پر عمران کا میک اپ کر دو۔ مسئلہ ختم"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ سرخ پٹی والا کوئی جواب دیتا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ جس کے آنکھوں پر سنہرے رنگ کا فینسی فریم کا نظر والا چشمہ لگا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا۔

"کچھ پتہ چلا رچرڈ کون ہے عمران"...... ادھیڑ عمر نے اندر داخل ہو کر اس سرخ پٹی والے کو رچرڈ کے نام سے پکارتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی سرخ پٹی والا ہی سکورٹی چیف رچرڈ ہے۔

"مارٹن۔ یہ تم نے مجھے کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے۔ میں نے تو تمہیں اطلاع دی تھی"...... اسی لمحے شارلٹ نے چیختے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی کے پیچھے آنے والے نوجوان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ ڈاکٹر فرنگ کا حکم ہے"...... نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں یہ میرا حکم ہے۔ ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے"...... ادھیڑ عمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر یہی آدمی بہت بولتا ہے۔ ہو سکتا ہے یہی عمران ہو لیکن یہ ہے سراما"...... اس بار رچرڈ نے ڈاکٹر فرنگ سے مخاطب ہو کر عمران

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جو کوئی بھی ہو گا بہرحال ان سب کی فوری موت کا حکم راڈگر نے دے دیا ہے یہ تو میں نے تمہارے کہنے پر انہیں ہوش دلایا۔ تم نے کہا تھا کہ تم تصدیق کر لو گے کہ ان میں واقعی کوئی عمران ہے بھی ہی یا نہیں۔ اب تم ان سب کا فوری خاتمہ کر دو"...... یکلخت ڈاکٹر فرنگ نے تیز لہجے میں کہا اور دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے سکورٹی گارڈوں نے یکدم مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"ابھی نہیں جب میں یہاں سے چلا جاؤں۔ مجھے اس طرح کے کاموں سے وحشت ہوتی ہے"...... ڈاکٹر فرنگ نے ہاتھ اٹھا کر گن برداروں کو روکتے ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ کیونکہ وہ واقعی اس طرح بے بس تھا کہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا اور ان لوگوں کا رویہ بتا رہا تھا کہ یہ ابھی فائرنگ کھول دیں گے۔

"مارٹن مارٹن پلیز مجھے تو بچاؤ۔ میں تو تمہاری دوست ہوں۔ میں نے تو تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے مجھے کیوں مارا جا رہا ہے"۔ اچانک شارلٹ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر فرنگ پلیز شارلٹ درست کہہ رہی ہے۔ اسے آپ کیوں سزا دے رہے ہیں۔ اگر یہ اطلاع نہ کرتی تو کیا ہم ان لوگوں کو پکڑ سکتے تھے۔ یہ لوگ اب تک لیبارٹری کو ہی تباہ کر چکے ہوتے۔ آپ اسے تو معاف کر دیں"...... یکلخت مارٹن نے تیز لہجے میں دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن اوپر سے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ سب کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے"...... ڈاکٹر فریگ نے رک رک کر کہا۔

"نہیں ڈاکٹر یہ ظلم ہے۔ میں خود اوپر والوں سے بات کر لوں گا"...... مارٹن نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ واقعی یہ لڑکی تو بے قصور ہے۔ اسے آزاد کر دیا جائے"...... ڈاکٹر نے مڑ کر رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ڈاکٹر"...... رچرڈ نے کہا اور تیزی سے کونے میں موجود شارلٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے ساتھ لے جاؤ مارٹن مجھے ساتھ لے جاؤ"...... شارلٹ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر اور مارٹن ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گئے تھے اور شارلٹ کو شاید خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ ان کے جانے کے بعد کہیں اسے بھی گولی نہ مار دی جائے۔

"ٹھیک ہے اسے ساتھ لے جاتے ہیں یہ خوفزدہ ہے"...... پروفیسر نے رکتے ہوئے کہا۔ اس وقت رچرڈ نے ہاتھ اونچے کر کے اوپر دیوار میں لگے ہوئے کڑے کا بٹن دبایا تو کڑا کھل گیا اور اس میں موجود ایک زنجیر کے سرے کی کڑی کو جو کڑے کے اندر پھنسی ہوئی تھی باہر نکالا اور پھر اسے شارلٹ کے جسم سے کھول کر نیچے لے آنے لگا۔ وہ ساتھ ساتھ انہیں دیوار میں نصب کنڈوں میں سے بھی نکالتا چلا جا رہا تھا۔ پیروں کے قریب کنڈے سے نکال کر اس نے اسے اب اوپر لے جانا

شروع کر دیا اور اس طرح شارلٹ کا جسم ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہونا شروع ہو گیا۔ عمران کیا سب کی نظریں اس عمل پر لگی ہوئی تھیں۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کا ذہن زلزلے کی زد میں تھا۔ وہ رہائی کی کوئی ترکیب سوچ رہا تھا اور شاید اسی لئے غور سے اس عمل کو دیکھ بھی رہا تھا لیکن کوئی ترکیب اسے سمجھ نہ آ رہی تھی اور عمران کو علم تھا کہ چند لمحوں بعد ڈاکٹر اور مارٹن شارلٹ کو لے کر کمرے سے باہر چلے جائیں گے اور اس کے بعد دیوار کے ساتھ موجود افراد ان پر گولیوں کی بارش کر دیں گے وہ واقعی اس وقت انتہائی بے بسی سے محسوس کر رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ سنی اور اس نے دیکھا کہ شارلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی صالحہ کی زنجیر کی کڑی جو اسی کڑے میں پھنسی ہوئی تھی اچانک کنڈے سے نکل آئی تھی اور چونکہ اسے کسی نے نہ پکڑا ہوا تھا اس لئے وہ کھڑکھڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اپنے وزن کے ساتھ نیچے گری اور پھر خود ہی کنڈوں سے گزرتی ہوئی نیچے صالحہ کے پیروں میں جا لگی لیکن زنجیر کا دوسرا حصہ اسی طرح موجود تھا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کیوں نکل آئی ہے"...... مارٹن نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے صالحہ کے پیروں پر جھکا تاکہ زنجیر اٹھا کر اسے دوبارہ اوپر کنڈے میں لگا دے کہ یکلخت بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا اور پھر جیسے کمرے میں تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ دیوار کے ساتھ

ساکت کھڑے ہوئے مسلح افراد اور ان کے سامنے کھڑے پروفیسر فرینگ مارٹن اور رہائی پا کر ایک سائیڈ پر کھڑی شارلٹ اور فرش سے اٹھتا ہوا مارٹن سب اس طرح چیختے ہوئے نیچے گرے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض زمین پر گرتے ہیں ۔ عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جب اس نے دیکھا کہ بندھی ہوئی صالحہ کے دونوں ہاتھوں میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور وہ اس مشین گن کی مدد سے مسلسل فائرنگ کئے چلی جا رہی تھی ۔ ایک زنجیر ہٹنے کی وجہ سے اس کے دونوں بازو کہنیوں تک آزاد ہو چکے تھے جب کہ اس کے بازوؤں کے اوپر والے حصے دوسری زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے صالحہ نے مشین گن اپنے پیٹ کے سامنے رکھی ہوئی تھی ۔ لیکن اس کا رخ سامنے کی طرف تھا اور وہ اسے مسلسل دائیں بائیں گھماتی ہوئی فائر کئے چلی جا رہی تھی ۔ اس کی یہ فائرنگ اس قدر اچانک اور اس قدر تیز تھی کہ کمرے میں موجود کوئی شخص بھی نہ سنبھل سکا تھا اور وہ سب فرش پر پڑے چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو چکے تھے لیکن صالحہ اسی طرح مسلسل ان پر فائر کئے چلی جا رہی تھی ۔ فائرنگ کی مخصوص آوازوں کے علاوہ اب کمرے میں اور کوئی آواز نہ سنائی دے رہی تھی ۔ عمران سمیت اس کے سارے ساتھی حیرت سے بت بنے ساکت کھڑے تھے ان کی پلکیں تک نہ جھپک رہی تھیں ۔ چند لمحوں بعد کرچ کرچ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ رک گئی ۔

"گڈ شو صالحہ ۔ تم نے آج ساری سیکرٹ سروس کی زندگیاں بچا لی ہیں"...... اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا ۔

"تم تم صالحہ ۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا ۔ انتہائی حیرت انگیز" ۔ جولیا نے مسرت کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا جب کہ صالحہ کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"میرے جسم کے گرد موجود ایک زنجیر کی کڑی بھی اس کڑے کے اندر تھی ۔ جب کڑا کھل گیا اور رچرڈ نے شارلٹ کی زنجیر نکالی تو میں نے ہلکے سے اپنی والی زنجیر کو ہلایا اور خوش قسمتی سے آہستہ آہستہ وہ کھلے حصے کے قریب ہوتی گئی اور پھر وہ باہر آ کر کھڑکھڑاتی ہوئی نیچے گری تو رچرڈ میرے پیروں میں جھکنے لگا ۔ میرے بازوؤں کے نچلے حصے آزاد ہو چکے تھے اسی لمحے میرے ذہن میں ترکیب آ گئی ۔ رچرڈ کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی جو اس کے اچانک نیچے جھکنے کی وجہ سے آگے کی طرف جھک آئی ۔ وہ میرے ہاتھ کے قریب تھی چنانچہ میں نے اس پر ہاتھ ڈال دیا ۔ میرا ایک پیر بھی آزاد تھا میں نے اس پیر کی مدد سے اسے ضرب لگا کر پیچھے کی طرف اچھالا تو مشین گن میرے ہاتھوں میں آ گئی اور پھر تم نے خود دیکھ لیا کہ کیا ہوا"...... صالحہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب نے صالحہ کی اس حیرت انگیز اور بر موقعہ کارروائی کی کھل کر تعریف کی ۔ حتیٰ کہ ایتھر جو اب تک مسلسل خاموش رہی تھی اس نے بھی صالحہ کی اس حیرت انگیز کارکردگی کی بے حد تعریف کی ۔

"اب یہ لوگ تو ختم ہو گئے لیکن اب ان زنجیروں سے نجات کیسے مل سکے گی۔ ہو سکتا ہے کوئی ادھر آجائے۔ مشین گن کی گولیاں بھی ختم ہو چکی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بازوؤں کو جہاں تک ہو سکے اوپر اٹھاؤ اور مشین گن کو بٹ سے پکڑ کر اس کی نال سے دوسری زنجیر کو بھی اس کنڈے سے باہر نکالنے کی کوشش کرو۔ یہ کنڈے سے نکل گئی تو تم آزاد ہو جاؤ گی اور تمہاری آزادی ہم سب کی آزادی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ترکیب تو میرے ذہن میں ہی نہیں آئی تھی ایسا ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کی بتائی ہوئی ترکیب پر عمل کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد مشین گن کی لمبی نال کی مدد سے دوسری زنجیر بھی کھلے ہوئے کنڈے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی اور اس زنجیر کے نیچے گرتے ہی وہ آزاد ہو چکی تھی۔ صرف اب اس کا ایک پیر جکڑا ہوا تھا لیکن چونکہ اس کا باقی جسم اور بازو مکمل طور پر آزاد ہو چکے تھے اس لئے اس نے جھک کر پیر کو آزاد کیا اور پھر اچھل کر آگے بڑھ گئی۔

"اب سب سے پہلے اس دروازے کو اندر سے لاک کر دو جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صالحہ لاشوں اور ان سے نکلنے والے خون کو پھلانگتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے ایک طرف کونے میں پڑی ہوئی لوہے کی ایک کرسی اٹھائی اور اسے جولیا کے سامنے لا کر رکھا اور کرسی پر چڑھ کر اس نے جولیا کے سر پر موجود کنڈے کو کھولا اور زنجیریں باہر نکال دیں پھر وہ نیچے اتری اور کرسی لا کر اس نے صفدر کے سامنے رکھی اور کرسی پر چڑھ کر اس نے صفدر کو آزاد کرا دیا۔

"یہ سب کو چھوڑ کر صفدر کو پہلے آزاد کرنے کا کوئی خاص مقصد تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر یکلخت شرم آمیز مسکراہٹ سی رینگ گئی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"مبارک ہو صفدر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران کے سامنے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اونچے کئے اور ایڑیاں اٹھا کر اس نے کنڈہ کھولنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ان زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اب تک کوئی آیا نہیں حالانکہ یہ کمرہ بھی ساؤنڈ پروف نہیں ہے اور یہاں بے تحاشا فائرنگ بھی ہوئی ہے اور انسانی چیخیں بھی گونجی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"شاید یہ لیبارٹری کا کوئی علیحدہ حصہ ہے۔ اسلحہ لے لو اب ہمیں باہر نکلنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ان سب نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

بلیک سٹار کا چیف راڈگر اپنے دفتر میں انتہائی بے چینی کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راڈگر تیزی سے مڑا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"راڈگر بول رہا ہوں"...... راڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"زیرو ون بول رہا ہوں راڈگر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لیڈیز آئی لینڈ والی لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا ویسے امکان ہے کہ وہاں گھسنے والے یہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ ویسے میں نے ان کی فوری ہلاکت کے احکامات دے دیئے ہیں اور اب میں ان کی ہلاکت کی رپورٹ کے

نتظار میں ہوں"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون لوگ ہیں کس طرح وہاں داخل ہوئے ر کیوں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا پوری تفصیل بتاؤ"...... دوسری رف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"فی الحال تو اتنی تفصیل معلوم ہوئی ہے کہ اچانک ریزرو سیکرٹری فون مجھے ملا۔ انہوں نے بتایا کہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فرگیک کی ل ہے کہ لیبارٹری میں نامعلوم مرد اور عورتیں گھس آئی ہیں جنہیں رفتار کر لیا گیا ہے اور اب ان کا کیا کرنا ہے۔ میں اس اطلاع پر بے حد یران ہوا۔ میں نے ریزرو سیکرٹری کے ذریعے براہ راست ڈاکٹر فرگیک ے بات کی تو ڈاکٹر فرگیک نے مجھے بتایا کہ اس کا ایک سائنس دان رٹن اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی دوست عورت ارلٹ نے اسے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتایا ہے کہ دو یکریمین عورتیں جزیرے میں آئی ہیں انہوں نے مادام روزی اور وسری عورتوں کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ اب اس کے ساتھ کسی خفیہ استے سے لیبارٹری میں کوئی خوفناک بم رکھنے آ رہی ہیں۔ اس عورت ارلٹ نے بتایا کہ وہ ان کے ہاتھوں مجبور ہو چکی ہے۔ لیبارٹری کے نچارج سائنس دان ڈاکٹر فرگیک کو بھی اس راستے کا علم نہ تھا۔ رحال اس نے سیکورٹی چیف کو بلا کر مارٹن کے ماتحت کیا اور ان رتوں کو بے ہوش کر کے پکڑنے کا حکم دیا۔ مارٹن نے سیکورٹی ب اور سیکورٹی گارڈز کی مدد سے اس خفیہ راستے پر چیکنگ کر لی لیکن

ان عورتوں کی آمد سے قبل وہاں اچانک نو سراما مرد ایک ایکریمین عورت کے ساتھ داخل ہو گئے ۔ مارٹن اور چیف سیکورٹی آفیسر نے انہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری کے اندر ایک خفیہ تہہ خانے میں قید کر دیا اور دوبارہ اس خفیہ راستے کی پکٹنگ شروع کر دی ۔ بعد میں شارلٹ کے ساتھ دو ایکریمین عورتیں اندر داخل ہوئیں تو انہیں بھی بے ہوش کر کے اسی تہہ خانے میں شارلٹ سمیت قید کر لیا گیا ۔ اس کے بعد ڈاکٹر فریگ نے ریزرو سیکرٹری سے بات کی تھی ۔ میں تفصیل معلوم ہونے پر چونک پڑا ۔ کیونکہ اتنی تعداد میں مردوں وہاں داخلے کا تو تصور ہی نہ کیا جا سکتا تھا ۔ چنانچہ میں نے ان کے میک اپ چیک کرنے کا حکم دیا تو مجھے بتایا گیا کہ ان سراما مردوں ایکریمین عورتوں سب کی انتہائی جدید ترین میک اپ واشر چیکنگ کی گئی ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ۔ پھر مارٹن سے میری بات ہوئی تو پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ لیڈیز لینڈ میں مادام روزی نے خفیہ طور پر سراما مردوں کو گھروں ہوٹلوں کے تہہ خانوں میں رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے ۔ چنانچہ سینکڑوں کی تعداد میں خفیہ طور پر سراما مرد موجود ہیں لیکن وہ نہیں آتے ۔ گو میک اپ ثابت نہ ہوا تھا اور مارٹن اور ڈاکٹر فر کے مطابق یہ لوگ واقعی سراما ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ لو عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے عمران نے ایسا میک اپ اپنے پر اور اپنے ساتھیوں پر کر رکھا ہو کہ جسے چیک

لیا جا سکتا ہو ۔ ورنہ سراما کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اس خفیہ راستے سے بیبارٹری میں داخل ہوتے ۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر فریگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان سب مردوں اور عورتوں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا ے ۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچ سکے اور پھر مجھے رپورٹ کرے ور اس وقت میں ڈاکٹر فریگ کی کال کا انتظار کر رہا ہوں "...... راگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" تمہارا آئیڈیا درست ہے راگر یہ سب یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ سائنس دانوں کے قابو آئیں گے ۔ تمہیں وہاں فوری طور پر اپنے خاص آدمی بھیجنے چاہئیں ے "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" یہاں سے آدمیوں کے وہاں پہنچنے پر دو روز لگ جائیں گے ۔ سراما یرے پر کاسٹر ہلاک ہو چکا ہے اور اتنی دیر تک ان لوگوں کو زندہ کھنا انتہائی خطرناک ہو سکتا تھا ۔ پھر وہ سب بے ہوش ہیں اور بے وش افراد کا خاتمہ کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ پھر چیف سیکورٹی آفیسر بیت یافتہ آدمی ہے ۔ وہ یقیناً ان سب کو گولیوں سے اڑا دے "...... راگر نے جواب دیا ۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن لیبارٹری کے سلسلے میں کوئی عمولی سا رسک بھی نہیں لیا جا سکتا ۔ کیا وہاں جزیرے پر مادام روزی ے بعد کوئی دوسری عورت ایسی ہے جو پوری طرح تربیت یافتہ ہو ر وہ اپنے گروپ کو ساتھ لے کر ان لوگوں کی ہلاکت کے سلسلے میں

حتمی طور پر کام کر سکے"...... زیرو ون نے پوچھا۔

" وہاں موجود تمام عورتیں تربیت یافتہ ہیں خاص طور پر ایکش
گروپ کی عورتیں تو ایسے کاموں میں بے حد ماہر ہیں جن کی انچار
مارگریٹ ہے لیکن مسئلہ تو یہی ہے کہ میں ان عورتوں کو لیبارٹ
کے اندر جانے کی اجازت نہیں دینا چاہتا"...... راڈگر نے جواب دیا۔

" تم ایسا کرو کہ ایکشن گروپ کو لیبارٹری کے باہر پھیلا کر خف
طور پر تعینات کرا دو۔ یہ لوگ اگر نہ مارے جا سکے تو لامحالہ یہ ا
خفیہ راستے سے یا کسی دوسرے راستے سے لیبارٹری سے باہر آئیں
کیونکہ یہ وہاں اپنی موجودگی کے دوران تو لیبارٹری کو تباہ کرنے
رہے پھر جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں ایکشن گروپ ان کے خلاف حرکہ
میں آجائے اور ان کا خاتمہ کر دے۔ جزیرے سے باہر تو یہ ویسے بھی
جا سکیں گے اور جزیرے پر ان کا شکار حتمی طور پر کھیلا جا سکتا ہے" ز
ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اگر ڈاکٹر فریگ کی کال آجائے کہ ان کا خاتمہ
کر دیا گیا ہے۔ تب بھی میں ایکشن گروپ کو باہر تعینات کر دوں"
راڈگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں اگر اس گروپ میں واقعی عمران شامل ہے یا یہ لوگ عمران
کے ساتھی ہیں تو پھر ان سے کچھ بعید نہیں کہ یہ ڈاکٹر فریگ اور ان
کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے تمہیں ڈاکٹر فریگ کی آواز اور لہجے میں
کامیابی کی رپورٹ دے دیں۔ اس طرح تم مطمئن ہو جاؤ اور

لیبارٹری کو تباہ کر کے اطمینان سے چلے جائیں"...... زیرو ون نے
جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے اگر وہ زندہ رہیں گے تو لامحالہ لیبارٹری
سے باہر نکلیں گے۔ ویسے میں ڈاکٹر فریگ کو کہہ دوں گا کہ وہ آئندہ دو
روز تک کسی کو لیبارٹری سے باہر نہ آنے دے۔ اس طرح جو بھی آئے
گا وہ عمران کا ہی ساتھی ہو گا"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں تم کوئی ہدایت نہ دینا ورنہ وہ عمران فوراً سمجھ جائے گا کہ دو
روز تک باہر پکٹنگ ہو گی یا اندر چیکنگ ہو گی اور وہ کوئی بھی طریقہ
استعمال کر سکتا ہے۔ تم بس اطلاع ملنے پر اطمینان کا اظہار کرنا اور
ڈاکٹر فریگ کو کہہ دینا کہ وہ لاشوں کو وہیں لیبارٹری میں ہی کوئی
کیمیکل ڈال کر ختم کر دے۔ اس طرح عمران پوری طرح مطمئن ہو
جائے گا"...... زیرو ون نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے جناب"...... راڈگر نے کہا۔

" جیسے ہی کوئی مزید پیشرفت ہو مجھے اطلاع دینا۔ میرا مطلب ہے
ایکشن گروپ کی طرف سے کوئی پیش رفت ہو"...... زیرو ون نے کہا۔

" او کے"...... راڈگر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم
ہوتے ہی اس نے جلدی سے دو تین بار کریڈل دبا دیا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز
سنائی دی۔

" لیڈیز آئی لینڈ میں ایکشن گروپ کی چیف مارگریٹ سے میری فوراً

بات کراؤ فوراً بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور رافگر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً تین منٹ بعد ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رافگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مس مارگریٹ لائن پر موجود ہیں باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... رافگر نے کہا۔

"ہیلو مارگریٹ بول رہی ہوں چیف آف ایکشن گروپ لیڈیز آئی لینڈ"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک سٹار رافگر بول رہا ہوں"...... رافگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں اطلاع مل چکی ہے کہ مادام روزی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ رافگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ مادام روزی کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ کب۔ کیسے"...... دوسری طرف سے حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو تمہیں ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔ سنو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ علی عمران نامی ایجنٹ کی سرکردگی میں لیڈیز آئی لینڈ میں موجود حکومت کی خفیہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس گروپ میں عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی۔ ہم نے حتی الوسع انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن تھوڑی دیر پہلے مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر فریگ نے اطلاع دی ہے کہ لیبارٹری کے خفیہ راستے سے نو سراما مردوں اور چار ایکریمین عورتوں کو لیبارٹری میں داخل ہوتے ہوئے بے ہوش کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے اور مادام روزی اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام عورتوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر فریگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان سارے افراد کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دے۔ ابھی اس کی طرف سے رپورٹ آنی ہے لیکن یہ گروپ حد درجہ شاطر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ڈاکٹر فریگ اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر کے خود ان کا روپ دھار لے۔ عمران ہر قسم کی آواز اور لہجہ بنانے پر قادر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر فریگ بن کر مجھے کال کر کے اطلاع دے دے کہ اس نے تمام کو ہلاک کر دیا ہے ان کا مقصد چونکہ لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے اس لئے لامحالہ وہ لیبارٹری سے باہر آ کر ہی اسے تباہ کریں گے۔ اندر اپنی موجودگی میں وہ اسے تباہ نہیں کر سکتے اس لئے تم ایسا کرو کہ ایکشن گروپ کو پوری طرح جدید ترین اسلحہ سے لیس کر کے لیبارٹری کو چاروں طرف سے گھیر لو اور چھپ کر بیٹھ جاؤ۔ پھر جیسے ہی لیبارٹری

سے کوئی باہر آئے تم بغیر کسی پوچھ گچھ کے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ چاہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو اور مجھے رپورٹ کرو۔ تم نے دو روز تک اس کا مکمل اور خفیہ محاصرہ رکھنا ہے۔ اگر تم کامیاب ہو گئیں تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں مادام روزی کی جگہ دے دی جائے گی۔ اگر وہ لوگ تم سے فوری طور پر ہلاک نہ ہو سکیں تو انہیں پورے جزیرے میں گھیر کر مارو۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے جزیرے کی فورس کو کیوں نہ حرکت میں لانا پڑے۔ تم نے یہ کارروائی حتمی طور پر کرنی ہے"...... راڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن لیبارٹری کے بارے میں تو مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور اس کا وہ خفیہ راستہ کہاں ہے اور دیگر راستے کہاں ہیں"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں"...... راڈگر نے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع اور وہ خفیہ راستہ اور اس کے دہانے کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیا۔ اس خفیہ راستے کی تفصیل اسے مارٹن نے بتائی تھی۔

"یس سر اب میں سمجھ گئی ہوں۔ اب آپ بے فکر رہیں میں ایسا انتظام کروں گی کہ لیبارٹری سے نکلنے والی چڑیا بھی مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گی"...... مارگریٹ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ایک بات اچھی طرح سن لو یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے ایک آدمی یا عورت کو باہر بھیجیں اور اگر تم نے اس کے

خلاف کارروائی شروع کر دی تو وہ سارا کھیل سمجھ جائیں گے اس لئے تم نے انتظار کرنا ہے۔ ان کی تعداد بارہ تیرہ ہے اور ہمیں سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... راڈگر نے کہا۔

"یس سر میں سمجھ گئی ہوں آپ بے فکر رہیں وہ جب سارے باہر آ جائیں گے تو میں کارروائی کروں گی"...... مارگریٹ نے جواب دیا۔

"کارروائی ہوتے ہی مجھے فوری اطلاع دینی ہے تم نے"...... راڈگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مارگریٹ نے جواب دیا اور راڈگر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ابھی تک ڈاکٹر فرنیگ کی طرف سے کال نہیں آئی اس کا مطلب ہے کہ وہاں حالات واقعی گڑبڑ ہو گئے ہیں"...... راڈگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راڈگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیڈیز آئی لینڈ سے ڈاکٹر فرنیگ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو راڈگر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"بات کراؤ"...... راڈگر نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر فرنیگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر فرنیگ کی بوڑھی اور ہلکی سی کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر کیا رپورٹ ہے"....... رافگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ان نو سراما مردوں اور چار ایکریمین عورتوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر مارٹن نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا انہیں ہوش میں لایا گیا تھا"....... رافگر نے پوچھا۔
"نو سروسے ہی بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیاں ماری گئی ہیں۔ اب ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"تم ایسا کرو کہ کوئی کیمیکل ڈال کر انہیں وہیں ختم کر دو"۔ رافگر نے جواب دیا۔
"وہیں۔ لیکن"....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
"ہاں یہ میرا حکم ہے۔ ان کی لاشیں بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جائیں گی"....... رافگر نے تیز لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"مارٹن سے میری بات کرائیں"....... رافگر نے کہا
"مارٹن سے اچھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو ڈاکٹر مارٹن بول رہا ہوں"....... مارٹن کی آواز سنائی دی۔
"رافگر بول رہا ہوں۔ تمہاری کیا رپورٹ ہے"....... رافگر نے کہا۔

"ڈاکٹر فرنگ صاحب نے آپ کو بتا دیا ہے جناب یہ سب لوگ کمرے کے اندر بے ہوش تھے اور اس کے ساتھ ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ میں اور ڈاکٹر فرنگ چیف سکیورٹی آفیسر رچرڈ اور اس کے مسلح سکیورٹی گارڈز کے ساتھ اس کمرے میں گیا اور پھر ڈاکٹر فرنگ نے چیف سکیورٹی آفیسر کو حکم دیا اور انہوں نے فائر کھول دیا۔ حالانکہ میں نے ڈاکٹر فرنگ کی منت بھی کی کہ وہ شارلٹ کو نہ ماریں کیونکہ اس کی اطلاع کی وجہ سے ہی ہم ان لوگوں کو پکڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں لیکن ڈاکٹر فرنگ نے کہا کہ وہ حکم کے پابند ہیں اس لئے میں کچھ نہ کر سکا اور شارلٹ بھی اس بے ہوشی کے عالم میں ان کے ساتھ ہی موت کے گھاٹ اتر گئی جس کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا"....... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او کے میں نے ڈاکٹر فرنگ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ان لاشوں کو کسی کیمیکل کے ذریعے یہیں لیبارٹری کے اندر ہی ضائع کر دے تم رسیور ڈاکٹر فرنگ کو دے دو تاکہ میں انہیں مزید ہدایات دے سکوں"....... رافگر نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اسے دراصل ڈاکٹر مارٹن کی رپورٹ سننے کے بعد سو فیصد اطمینان ہو گیا تھا کہ جو لوگ لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں۔ چاہے وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے یا دیگر لوگ تھے بہرحال وہ مارے جا چکے ہیں۔ کیونکہ شارلٹ کے بارے میں ڈاکٹر مارٹن کی بات سو فیصد انسانی نفسیات پر مبنی تھی اور اسی بات کی وجہ سے اسے اطمینان ہوا تھا کہ مارٹن جو کچھ کہہ رہا ہے وہ

درست ہے اور اس لحاظ سے ڈاکٹر فریگ کی رپورٹ بھی درست تھی اور زیرودن کا خدشہ غلط ثابت ہوا تھا۔

"ہیلو ڈاکٹر فریگ بول رہا ہوں"...... اسی لمحے دوسری طرف سے ڈاکٹر فریگ کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فریگ لاشوں کو ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرا انتہائی اہم حکم بھی سن لو اب تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے کسی بھی صورت اس لیبارٹری سے باہر نہیں نکلنا"...... راگلر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ حکم کب تک رہے گا"...... ڈاکٹر فریگ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جب تک میں دوسرا حکم نہ دوں۔ چاہے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ لگ جائے اور سنو اس خفیہ راستے اور دوسرے راستوں کی مسلسل نگرانی بھی کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں بلکہ ان کی طرف سے بھیجے گئے ڈمی لوگ ہوں۔ تاکہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ اچانک حملہ کر دیں۔ سمجھ گئے ہو"...... راگلر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سمجھ گیا ہوں جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہوگا۔ یہ لیبارٹری کی بقاء کا مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں ویسے بھی کوئی رسک نہیں لے سکتا"...... ڈاکٹر فریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... راگلر نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے چہرے پر

ُبھرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ گو ایک لمحے کے لئے ے خیال آیا تھا کہ وہ مارگریٹ کو کال کر کے اسے محاصرہ ختم کرنے ا حکم دے دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کہ زیرودن کے حکم ی تعمیل ہو رہی ہے ہوتی رہے۔ دو روز بعد جب مارگریٹ رپورٹ ے گی تو وہ زیرودن کو رپورٹ دے دے گی۔

عمران نے رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر قدرے پریشانی اور تفکر کے آثار نمایاں تھے۔

"یہ باہر نہ نکلنے کی اتنی سخت ہدایات دینے کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"...... ساتھ کھڑے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"رانگر کی اس ہدایت کا مطلب ہے کہ باہر انہوں نے لازماً کوئی خصوصی انتظام کر لیا ہے"......جولیا نے کہا۔

"کیا انتظام کیا ہے یہی تو بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اگر اسے میرے ڈاکٹر فرگیگ کے لہجے میں بات کرنے اور پھر ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں بات کرنے پر کوئی شک ہوتا تو لامحالہ اس کے لہجے میں اطمینان نہ ہوتا بلکہ ہو سکتا تھا کہ وہ ہمیں خود باہر نکلوا کر کسی اور ذریعے سے

چیک کرواتا بلکہ اس نے تو لاشیں بھی باہر نکالنے سے منع کر دیا ہے۔ اس کا کوئی سر پیر سمجھ میں نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب جب پہلے آپ نے ڈاکٹر فرگیگ کے لہجے میں بات کی تھی تو رانگر کے لہجے میں شکوک کی پرچھائیاں موجود تھیں لیکن جب آپ نے ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں بات کی تو اس کے لہجے میں یکلخت اطمینان کے تاثرات واضح ہو گئے۔ اس کی کیا وجہ ہے کیا اسے ڈاکٹر فرگیگ سے زیادہ ڈاکٹر مارٹن پر اعتماد تھا"......چوہان نے کہا۔

"نہیں دراصل میں نے ڈاکٹر مارٹن کے لہجے میں شارلٹ والی بات کی تھی۔ یہ بات انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ اس بات پر وہ مطمئن ہوا ہے اور میں نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی تاکہ اسے پوری طرح اطمینان ہو جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تم صرف لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرو گے پھر تم نے یہاں موجود سائنسدانوں کو کیوں ہلاک کیا ہے"......اچانک ایستھر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ہماری مجبوری تھی۔ اگر ہم انہیں ختم نہ کرتے تو یہ ہمیں ختم کرا دیتے لیکن تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت ان کی جگہ دوسرے سائنسدان بھجوا دے گی۔ ایکریمیا میں سائنسدانوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ بہرحال اب روزی تو ہلاک ہو چکی ہے اور جب ہم اس جزیرے سے چلے جائیں گے تو لامحالہ حکومت تمہیں روزی کی جگہ دے دے گی"...... عمران نے جواب دیا اور ایستھر نے اس طرح اثبات

میں سرہلا دیا جیسے اس کا اطمینان ہو گیا ہو۔ گو عمران نے لیبارٹری میں انتہائی خطرناک وائرلیس بم خفیہ جگہوں پر رکھ دیئے تھے لیکن ایسٹر کو اس بارے میں کچھ نہ بتایا گیا تھا اور عمران نے ساتھیوں کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ بھی ایسٹر کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کریں کیونکہ بہرحال ایسٹر کی مدد سے وہ اس جزیرے سے نکل سکتے تھے اور عمران اس بات کو اوپن نہ کرنا چاہتا تھا۔

"عمران صاحب اس خفیہ راستے کا دہانہ اس زیرآب ٹنل کے دہانے کے قریب ہے۔ اگر راڈگر نے باہر ہمارے خلاف کوئی انتظام کیا بھی ہو گا تو اس دہانے کی طرف ہی کیا ہو گا اور اب ہم زیادہ عرصے تک اندر ہاتھ پر ہاتھ رکھے تو نہیں بیٹھ سکتے اس لئے ہمیں ادھر کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں صفدر صورت حال انتہائی نازک بھی ہو سکتی ہے۔ اگر انہوں نے اس ٹنل کا کوئی انتظام کر رکھا ہے تو پھر ہم یہاں اس جزیرے پر بے بس چوہوں کی طرح بھی مارے جا سکتے ہیں۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں تربیت یافتہ اور مسلح عورتیں موجود ہیں جب کہ مرد خفیہ طور پر گھروں میں رہتے ہیں اس لئے ہمیں کہیں بھی فوری طور پر پناہ نہیں مل سکتی اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرنا ہو گا۔ اندھا دھند اقدام الٹا ہمارے خلاف چلا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک حل میرے ذہن میں آیا ہے"...... اچانک صالحہ نے

کہا تو سب چونک کر صالحہ کی طرف دیکھنے لگے۔

"باہر ظاہر ہے اگر کوئی واقعی موجود ہو گا تو عورتیں ہی ہوں گی اور ان لوگوں کو اگر کوئی شبہ ہے تو وہ آپ مردوں پر ہے کیونکہ ظاہر ہے ان کے لحاظ سے تو عمران اور اس کے ساتھی مرد ہیں اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ میں جولیا اور ایسٹر تینوں اس دہانے سے باہر نکلیں اور اگر وہ لوگ ہمیں پکڑیں یا پکڑنے کی کوشش کریں تو ہم کسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے باہر کے حالات آپ تک پہنچا دیں اس طرح آپ لوگ ہماری مدد بھی کر سکتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی بھی کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"مادام روزی ماری گئی ہے اس لئے اب اگر باہر کوئی ہو گا تو لامحالہ ایکشن گروپ ہو گا جس کی انچارج مارگریٹ ہے۔ یہ عورت حد درجہ کی خطرناک اور تیز عورت ہے۔ یہ سفاکی میں مردوں سے بھی زیادہ سفاک ہے لیکن مارگریٹ میری بہت اچھی دوست ہے۔ اگر وہ باہر ہو گی تو وہ مجھے بہرحال فوری طور پر نہیں مارے گی۔ اس کے بعد ہم اسے اور اس کے ساتھیوں کو کسی نہ کسی طرح کور کر سکتی ہیں"...... ایسٹر نے پہلی بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس ایکشن گروپ میں کتنی عورتیں ہیں"...... عمران نے ایسٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں بہرحال بیس سے کم نہیں ہوں گی"۔ ایسٹر نے جواب دیا۔

"او کے ایتھر اور صالحہ دونوں کی بات درست ہے۔یہاں ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے اس کا ایک پیس میں تمہیں دے دوں گا جب اس پر بیرونی حالات کی رپورٹ دو گی تو ہم آئندہ کا لائحہ عمل بتائیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ سب مسلح ہو کر اس خفیہ راستے کے دہانے پر پہنچ گئے اور عمران نے جولیا، صالحہ اور ایتھر تینوں کو باہر جانے کا اشارہ دے دیا اور وہ تینوں سرہلاتی ہوئی راستے کے دہانے سے باہر نکل گئیں فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر جولیا کی جیکٹ کی جیب میں موجود تھا۔

مارگریٹ لیبارٹری کے خفیہ دہانے سے کچھ فاصلے پر ایک اونچے درخت کی شاخوں میں چھپی ہوئی بیٹھی تھی۔اس کی آنکھوں سے انتہائی طاقتور دوربین لگی ہوئی تھی۔یہ ایک چھوٹا سا جنگل تھا اور رالگر نے اسے بتایا تھا کہ خفیہ راستے کا دہانہ ایک پہاڑی ٹیلے میں ہے اور اس وقت دوربین کے شیشوں میں سے اس کی نظریں اس پہاڑی ٹیلے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔اس نے اپنے گروپ کی چھ سب سے زیادہ تیز عورتوں کو اس جنگل میں اور اس پہاڑی ٹیلے کے اردگرد ہی چھپایا ہوا تھا۔کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر کوئی آدمی اس لیبارٹری سے نکلا تو لامحالہ اس طرف سے نکلے گا دوسرے دہانے وہاں سے کافی دور اور مخالف سمت میں تھے۔اس نے وہاں بھی چار ساتھیوں کو تعینات کر رکھا تھا اس کی جیب میں ٹرانسمیٹر موجود تھا اور یہ عورتیں اسے ہر ایک گھنٹے بعد باقاعدہ رپورٹ دے رہی تھیں۔ویسے وہ خود بھی چاہتی تو کسی بھی

وقت اس ٹرانسمیٹر سے ان سے رپورٹ لے سکتی تھی ۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو ان جگہوں میں پہرہ دیتے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی ۔ گو رافگر نے اسے یہی حکم دیا تھا کہ جو بھی باہر نکلے وہ بغیر کچھ پوچھے اسے گولیوں سے اڑا دے لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ باہر آنے والے سے باقاعدہ پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کرے گی ۔ اسے رافگر کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر اس طرح بغیر پوچھ گچھ کیے کسی کو ہلاک کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ۔ آخر اتنے بھی خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے ۔ آنے والا بہرحال انسان ہی ہوگا کوئی مافوق الفطرت تو ہونے سے رہا ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی تمام ساتھی عورتوں کو سختی سے حکم دے دیا تھا کہ جب تک وہ حکم نہ دے تب تک وہ کسی پر گولی نہ چلائیں ۔ پھر اچانک وہ بے اختیار چونک پڑی ۔ اس کی دوربین سے لگی ہوئی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی کیونکہ اس نے ٹیلے کے ایک حصے کی چٹان کو ایک طرف ہٹتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ کوئی آ رہا ہے"...... مارگریٹ نے بے چین سے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی اس چٹان کے ہٹنے سے پیدا ہونے والے دہانے سے اس نے ایک ایکریمین عورت کو باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس بری طرح اچھلی کہ اگر وہ فوراً ایک ہاتھ سے ایک شاخ کو نہ پکڑ لیتی تو یقیناً اس اونچے درخت سے نیچے جا گرتی کیونکہ اس نے اس دہانے سے جس عورت کو باہر آتے

دیکھا تھا وہ اس کی دوست اور ہوٹل گرین ویل کی مالکہ ایستھر تھی ۔ وہی ایستھر جو مادام روزی سے پہلے اس جزیرے کی انچارج تھی۔

"ایستھر یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ ایستھر لیبارٹری میں کیسے پہنچ گئی"۔ مارگریٹ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا ۔ ایستھر کے پیچھے دو ایکریمین عورتیں بھی ایک ایک کر کے باہر آئیں اور پھر وہ تینوں اس ٹیلے سے نیچے اتریں اور چند لمحے وہیں رک کر اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگیں جیسے ماحول کا جائزہ لے رہی ہوں ۔ مارگریٹ نے ایستھر کے بعد آنے والی دونوں ایکریمین عورتوں کے انداز میں تربیت یافتہ افراد جیسا چوکنا پن دیکھ لیا تھا ۔ اس نے جلدی سے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ٹریسی تم نے اس پہاڑی ٹیلے سے تین عورتوں کو برآمد ہوتے دیکھ لیا ہوگا ۔ ان پر چاروں طرف سے گیس فائر کروانہیں فوری بے ہوش کروا دو اوور"...... مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں رکھا اور ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی ۔ اب ایستھر اور وہ دو ایکریمین عورتیں ساحل کی طرف جا رہی تھیں کہ اچانک مارگریٹ نے فضا میں اڑتے ہوئے بے ہوش کر دینے والے کیپسولوں کی مخصوص آوازیں سنیں اور دوسرے لمحے تین اطراف سے کئی کیپسول عین اس جگہ جا کر زمین پر گرے جہاں یہ تینوں عورتیں موجود تھیں اس کے ساتھ ہی ہلکے نیلے

رنگ کا دھواں ہر طرف پھیل گیا۔ مارگریٹ نے اس نیلے دھویں میں ایتھر اور ان دو ایکریمین عورتوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر گرتے ہوئے دیکھا۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹ گیا لیکن وہ تینوں اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر پڑی رہیں۔ مارگریٹ نے تیزی سے اپنا رخ بدلا اور ایک بار پھر اس ٹیلے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا لیکن جب کافی دیر تک کوئی باہر نہ آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باہر آنے والی یہی تینوں عورتیں ہی ہیں"...... مارگریٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جیب سے وہی فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ٹریسی تم نے ان عورتوں میں میری دوست ایتھر کو تو پہچان لیا ہوگا اوور"...... مارگریٹ نے کہا۔

"یس مادام اوور"...... دوسری طرف سے ٹریسی کی آواز سنائی دی۔

"تو سنو ان تینوں کو یہاں سے اٹھا کر زیرو پوائنٹ پر لے جاؤ۔ جب یہ وہاں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا اوور"...... مارگریٹ نے کہا

"یس مادام اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور مارگریٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں رکھ لیا اور ایک بار پھر تسمے کے ساتھ بندھی گلے میں لٹکی ہوئی دوربین کو آنکھوں سے لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اپنے گروپ کی تین عورتوں کو اس طرف بڑھتے دیکھا جہاں یہ تینوں عورتیں پڑی

ہوئی تھیں۔ ان تینوں نے انہیں اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتیں ایک طرف بڑھ کر درختوں کے پیچھے غائب ہو گئیں۔ مارگریٹ کی نظریں ایک بار پھر اسی پہاڑی ٹیلے پر جم گئیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ٹریسی بول رہی ہوں اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ٹریسی کی آواز سنائی دی۔

"یس مارگریٹ بول رہی ہوں اوور"...... مارگریٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ان تینوں کو زیرو روم میں پہنچا دیا گیا ہے اور فیلیا وہاں موجود ہے۔ وہ تینوں بے ہوش ہیں اب مزید کیا حکم ہے اوور"۔ ٹریسی نے پوچھا۔

"میں وہاں جا رہی ہوں تم اس دوران اس جگہ کا خیال رکھنا۔ اگر ایتھر اور ان عورتوں کی طرح اور کوئی باہر آئے تو تم نے انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دینا ہے اور مجھے اطلاع دینی ہے اوور"۔ مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام آپ بے فکر رہیں میں پوری طرح ہوشیار رہوں گی اوور"...... دوسری طرف سے ٹریسی کی آواز سنائی دی اور مارگریٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن کو اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر

درخت سے نیچے اترنے لگی۔ زیرو روم ایک کوڈ نام تھا جو اس نے زیر آب ٹنل کے دہانے کے باہر بنے ہوئے لکڑی کے اس کیبن کا رکھا ہوا تھا جو اس وقت بند پڑا ہوا تھا۔ مارگریٹ نے یہاں پہنچ کر اسے کھول لیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر اس راستے کے دہانے سے کوئی نکلا تو وہ اسے پوچھ گچھ کے لئے یہاں سے دور کسی عمارت میں نہ لے جانا چاہتی تھی تاکہ وہ اس علاقے سے آؤٹ نہ ہو سکے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے پوچھ گچھ کے لئے اس کیبن کو مخصوص کیا تھا اور اس کا کوڈ نام زیرو روم رکھ لیا تھا اور اب ایتھر اور اس کی ساتھی عورتیں وہاں موجود تھیں۔ مارگریٹ درخت سے نیچے اتری اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی زیرو روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

جولیا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے چند لمحوں تک تو یہی محسوس ہوا کہ جیسے اس کا جسم فضاؤں میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا پھر رہا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں ایک اجنبی نسوانی آواز پڑی۔

"مجھے خیال تک نہ تھا ایتھر کہ تم لیبارٹری سے باہر آ سکتی ہو۔ یہ عورتیں کون ہیں اور تم ان کے ساتھ لیبارٹری میں کیوں گئی تھیں"...... بولنے والی کے لہجے میں کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔ اس آواز کے کانوں میں پڑتے ہی جولیا کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے منظر واضح ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ستون کے ساتھ رسی سے بندھی ہوئی کھڑی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دو اور ستونوں کے ساتھ ایتھر اور صالحہ بھی اسی انداز میں بندھی کھڑی تھیں اور ان کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک لمبے قد لیکن چھریرے بدن کی

عورت کھڑی تھی۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی جب کہ اس کے ساتھ والی عورت کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ صالحہ ابھی ہوش میں آ رہی تھی جب کہ ایتھر پوری طرح ہوش میں تھی۔ جولیا نے ایک لمحے میں اس کمرے کو پہچان لیا تھا۔ یہ زیرآب ٹنل کا لیڈیز آئی لینڈ دہانے کا آؤٹر روم تھا جو تمام لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس سے سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں جو آخر میں جا کر زیرآب ٹنل والے کمرے میں ختم ہو جاتی تھیں اور اس کے بعد زیرآب ٹنل تھی۔

"لیکن تم نے مجھے اس طرح قید کیوں کر رکھا ہے مارگریٹ۔ میں نے کیا جرم کیا ہے"...... ایتھر کی آواز سنائی دی۔ جولیا درمیان میں تھی۔ اس کے دائیں ہاتھ پر ایتھر تھی اور بائیں ہاتھ پر صالحہ۔ وہ لمبے قد والی عورت ایتھر کے سامنے کھڑی تھی جب کہ اس کی ساتھی عورت جو ہاتھوں میں مشین گن پکڑے کھڑی تھی جولیا کے عین سامنے تھی۔

"تم جرم کی بات کر رہی ہو ایتھر۔ جو حکم مجھے دیا گیا تھا اس کے مطابق تو تم اب تک قبر میں اتر چکی ہوتیں۔ یہ تو میرا اپنا فیصلہ تھا کہ باہر آنے والوں سے پہلے میں پوچھ گچھ کروں گی پھر انہیں ہلاک کروں گی لیکن جب میں نے تمہیں اس خفیہ دہانے سے باہر آتے ہوئے دیکھا تو میں بے حد حیران ہوئی۔ میرے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ تم بھی لیبارٹری کے اندر ہو سکتی ہو"...... مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں فطری کرختگی بدستور موجود تھی۔

"لیکن کیوں۔ کیا لیبارٹری میں جانا اور اس سے باہر آنا جرم ہے اور

تم یہاں کیوں موجود ہو۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ایتھر یہ درست ہے کہ تم میری دوست ہو۔ لیکن مجھے حکومت ایکریمیا کے مفادات تمہاری دوستی سے زیادہ عزیز ہیں۔ یہ دونوں اجنبی عورتیں تمہارے ساتھ لیبارٹری میں گئیں جب کہ وہاں کسی اجنبی کا جانا ناقابل معافی جرم ہے۔ پھر یہاں جزیرے پر ہنگامی حالات برپا ہیں۔ مادام روزی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری میں نو سراما مرد اور چار ایکریمین عورتیں اس خفیہ راستے سے داخل ہوئیں جنہیں گرفتار کر لیا گیا اور پھر انہیں ہلاک کر دیا گیا لیکن بلیک سٹار کے چیف رانگر کا جو لیڈیز آئی لینڈ اور اس لیبارٹری کا سرکاری انچارج ہے کا خیال ہے کہ یہ لوگ سراما نہیں ہیں بلکہ کسی پاکیشیائی لیفٹیننٹ عمران کے ساتھی ہیں اس لئے اس نے مجھے خفیہ نگرانی کا حکم دیا ہے کہ اگر یہ لوگ کسی طرح نہ مارے جائیں تو یہ لامحالہ باہر آئیں گے جیسے ہی یہ باہر آئیں تو میں انہیں بغیر کسی پوچھ گچھ کے گولی سے اڑا دوں۔ چنانچہ میں اور میرا گروپ لیبارٹری کے ہر راستے کی نگرانی کر رہے ہیں اور سب سے پہلے تم ان دو ایکریمین عورتوں کے ساتھ باہر آئی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف رانگر کا خیال درست ہے۔ نہ ہی وہ سراما مرد مارے گئے ہیں اور نہ تم کیونکہ یقیناً ان چار ایکریمی عورتوں میں سے ایک تم اور دو یہ عورتیں ہونگیں اس لئے اب تمہاری زندگی صرف اسی صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم

مجھے صاف صاف بتا دو کہ اندر کیا ہوا ہے اور یہ عورتیں کون ہیں اور تم لوگ پہلے باہر کیوں آئے ہو اور کیا پلاننگ ہے تمہاری ورنہ دوسری صورت میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر میں تم تینوں کو گولیوں سے اڑا دوں گی"۔ مارگریٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ یہ میری دوست ہیں۔ ایکریمیا سے آئی ہوئی ہیں اور ان کی آمد باقاعدہ مادام روزی کی اجازت سے ہوئی ہے تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ لیبارٹری میں موجود تمام مرد سائنس دان لیبارٹری میں عورتیں طلب کرتے رہتے ہیں اور مادام روزی نے یہ کام میرے ذمے لگایا ہوا ہے لیکن شرط یہی کہ میں خود ساتھ جایا کروں۔ چنانچہ چار روز پہلے میں ان دو عورتوں کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں گئی اور اب وہاں سے واپس آ رہی ہوں۔ بس اتنی سی بات ہے۔ باقی تم نے جو کچھ کہا ہے اس کا تو مجھے علم ہی نہیں ہے۔ مادام روزی کی ہلاکت کی بات اور ان سراما مردوں اور ایکریمین عورتوں کی بابت بھی تم نے ہی پہلی بار مجھے بتایا ہے"...... استھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ تم سچ بولنے پر آمادہ نہیں ہو"۔ مارگریٹ نے گھور کر استھر کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔

"یقین کرو مارگریٹ میں نے جو کچھ کہا ہے درست ہے"...... استھر نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا مارگریٹ نے

بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کا رخ استھر کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے درمیان استھر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ گونجی اور اس کا ستون سے بندھا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا پھر ساکت اور ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور یہ عورت مارگریٹ واقعی حد درجہ سفاک عورت تھی اور جس انداز میں اس نے اپنی دوست استھر پر فائر کھول دیا تھا اس کے بعد ظاہر ہے ان کا نمبر تھا اور وہ دونوں بے بس تھیں لیکن مارگریٹ نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور اب اس کا رخ جولیا اور صالحہ کی طرف ہو گیا۔

"اب تم بولو۔ کیا کہتی ہو"...... مارگریٹ نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"میں۔ میں بتاتی ہوں پلیز مجھے مت مارو پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں سب کچھ"...... یکلخت صالحہ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بتاؤ"...... مارگریٹ نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے سامنے نہیں۔ میرے پاس آؤ میں تمہیں کان میں بتاؤں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"اداکاری مت کرو میں ایسے چکروں میں آنے والی نہیں۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے رہی ہوں۔ اس کے بعد میں نے فائر کھول دینا ہے"...... مارگریٹ نے پہلے سے بھی زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

"اس دوسری عورت کو باہر بھیج دو پھر بتاتی ہوں"...... صالحہ نے

کہا۔

"آدھا منٹ گزر چکا ہے"...... مارگریٹ کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"سنو کیا تم لیبارٹری تباہ کرانا چاہتی ہو یا بچانا چاہتی ہو"۔ اچانک صالحہ نے کہا تو مارگریٹ بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو"...... اس بار مارگریٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ میرے پاس آؤ۔ میں بندھی ہوئی ہوں۔ تمہارا کیا بگاڑ لوں گی۔ ویسے بھی یہ مسلح عورت یہاں موجود ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے مجھ پر فائر کھولا تو میں تو بہرحال مر جاؤں گی لیکن تمہاری یہ لیبارٹری بھی ساتھ ہی بھک سے اڑ جائے گی"...... صالحہ کے لہجے میں بے پناہ سختی عود کر آئی تھی۔

"فیلیا"...... مارگریٹ نے اس مسلح عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... اس عورت نے بے اختیار چوکنا ہو کر کہا۔

"اس عورت کے عقب میں جا کر کھڑی ہو جاؤ اور مشین گن کی نال اس کی پشت پر لگا دو"...... مارگریٹ نے صالحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور فیلیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر صالحہ کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ جولیا دل ہی دل میں حیران ہو رہی تھی کہ آخر صالحہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ وہ کیوں یہ سارا کھیل کھیل رہی ہے۔

"اب بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو"...... مارگریٹ نے آگے بڑھ کر صالحہ ے قریب آتے ہوئے کہا۔ جولیا گردن موڑے حیرت بھری نظروں سے الحہ کو دیکھ رہی تھی۔ اسے عقب میں کھڑی فیلیا بھی نظر آ رہی تھی س نے مشین گن کی نال اس کی پشت پر لگا رکھی تھی۔

"اور قریب آجاؤ ڈرو نہیں میں تو بندھی ہوئی ہوں"...... صالحہ نے ہا۔

"تم آخر کیا چکر چلانا چاہتی ہو"...... مارگریٹ نے مشکوک لہجے یں کہا اور اس کے ساتھ اس نے ایک ہاتھ بڑھا کر ستون کے عقب یں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹی۔ صالحہ نے یکلخت اپنے سر کو رسی چیک کرنے کے لئے آگے کی طرف جھکی ہوئی مارگریٹ کی ناک پر پوری قوت سے مار دیا تھا۔ یہ ضرب اس قدر زوردار تو نہ تھی کہ مارگریٹ اچھل کر پشت کے بل گرتی لیکن وہ لڑکھڑا کر دو تین قدم پیچھے ہٹ ضرور گئی تھی۔ اسی لمحے صالحہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی فیلیا کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی اس کے اوپر سے گزر کر سامنے لکڑی کی دیوار سے جا ٹکرائیں۔

"فائرنگ مت کرو"...... مارگریٹ نے جو صالحہ کے نیچے بیٹھتے ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی تھی چیختے ہوئے کہا اور فیلیا نے ٹریگر سے انگلی اٹھا لی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تو تم یہ کھیل کھیلنا چاہتی تھی کہ مجھے فیلیا کے ہاتھوں مروانا چاہتی تھی۔ اگر میں تمہارے سامنے ہوتی تو تمہاری ترکیب سو فیصد کامیاب رہتی کہ میرے پیچھے ہٹتے ہی تم نیچے بیٹھ جاتیں اور فیلیا گھبرا کر جو فائرنگ کرتی وہ سیدھی میرے جسم پر ہوتی لیکن اب تم میرے ہاتھوں عبرتناک موت مرو گی انتہائی عبرتناک"...... مارگریٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا رخ فیلیا کی طرف کیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی درجے کی سفاکی ابھر آئی تھی اور جولیا کے ذہن میں جیسے دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ صالحہ کی موت اب یقینی ہو چکی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس کے بعد موت کا رخ اس کی طرف ہو گا۔ اسی لمحے اسکے ذہن میں برق کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس پر عمل کر دیا۔ اس کی ایک لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے پیر کی ضرب پوری قوت سے سائیڈ پر کھڑی مارگریٹ کی پنڈلی پر پوری قوت سے پڑی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں بیک وقت مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور فیلیا اور مارگریٹ دونوں کی چیخیں سنائی دیں۔ جس لمحے جولیا نے لات ماری تھی اسی لمحے مارگریٹ نے فائر کھول دیا تھا اور اسی لمحے صالحہ ایک بار پھر اچانک نیچے بیٹھ گئی تھی لیکن مارگریٹ چونکہ بے حد ہوشیار عورت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نفسیاتی طور پر صالحہ اپنے آپ کو فائرنگ سے بچانے کے لئے دوبارہ نیچے بیٹھے گی۔ اس لئے اس نے مشین گن کی نال کا رخ نیچے

کر دیا تھا لیکن عین آخری لمحے میں جولیا نے ٹانگ ماردی اور اس اچانک ضرب کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ خود بخود اوپر کو اٹھا۔ اسی لمحے صالحہ نیچے بیٹھ گئی تھی۔ نتیجہ یہ کہ اس کے عقب میں موجود فیلیا فائرنگ کی زد میں آ گئی۔ ادھر ضرب لگنے سے مارگریٹ لڑکھڑا کر فرش پر گری اور اس کے ہاتھ سے مشین گن بھی نکل گئی۔ یہی وجہ تھی کہ فائرنگ کے ساتھ ساتھ فیلیا کی چیخیں گولیاں کھانے سے اور مارگریٹ کی چیخ اچانک گرنے کی وجہ سے نکلی تھی۔ لیکن مارگریٹ نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور جھک کر ایک طرف پڑی مشین گن کی طرف جھپٹی۔ اس نے مشین گن اٹھا لی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختی ہوئی اچھل کر دور جا گری۔ اس بار صالحہ اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹی تھی۔ مارگریٹ نے ایک بار پھر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صالحہ کی لات گھومی اور مارگریٹ کی کنپٹی پر پڑنے والی زور دار ضرب نے مارگریٹ کو دوبارہ اٹھنے سے معذور کر دیا۔ اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گئی۔ جولیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے صالحہ کو اس طرح رسیوں سے آزاد دیکھ رہی تھی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تمہارا شکریہ جولیا تمہاری وجہ سے اس وقت میں زندہ ہوں۔ اگر تم عین وقت پر لات نہ مار دیتیں تو اب تک میرا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا"...... صالحہ نے مارگریٹ کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والی مشین گن اٹھا کر جولیا کی طرف مڑتے ہوئے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم اچانک رسیوں سے آزاد کیسے ہو گئی"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کو کسی حد تک کھول لیا تھا۔ میں دراصل چاہتی تھی کہ اس مارگریٹ کو باتوں میں لگا کر مزید وقت لے لوں اور گانٹھ کھول لوں لیکن اس نے فیلیا کو میرے عقب میں بھیج کر میری یہ سکیم ناکام بنا دی۔ پھر میں نے اس کو ٹکر مار کر ہٹانے اور خود نیچے بیٹھ کر اس کے ہاتھوں فیلیا کو مروانے اور اس کی گردن اپنی دونوں ٹانگوں میں پھنسا کر اسے بے بس کرنے کی ترکیب سوچی لیکن یہ ٹکر کھا کر سامنے کی بجائے سائیڈ پر ہٹی اور مجھے فیلیا کی اچانک فائرنگ کی وجہ سے نیچے بیٹھنا پڑا لیکن نیچے بیٹھتے اور پھر اٹھتے ہوئے ستون سے جو رگڑ آئی اس سے ڈھیلی گانٹھ خود بخود اور زیادہ کھل گئی۔ دوسری بار مجھ سے واقعی غلطی ہوئی اور میں نیچے بیٹھ گئی لیکن تمہاری وجہ سے میں بچ گئی اور فیلیا ماری گئی۔ لیکن اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ نیچے بیٹھنے کی وجہ سے رگڑ کھا کر گانٹھ پوری طرح کھل گئی اور رسی کھل کر نیچے گر پڑی اور میں اٹھتی ہوئی مارگریٹ پر جھپٹ پڑی۔ باقی جو ہوا وہ تم نے خود ہی دیکھ لیا ہے"...... صالحہ نے جولیا کے عقب میں آکر اس کی گانٹھ کھولتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"گڈ گاڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے کام لیتے ہوئے یہ سب کچھ سوچا۔ گو وہ سب کچھ اس طرح تو نہ ہوا جیسے تم نے سوچا تھا لیکن بہرحال اس طرح مجھے بھی تمہارے ساتھ جدوجہد کرنے کا موقع

ل گیا اور نتیجہ ہمارے حق میں نکلا ورنہ احمقوں کی طرح ہم دونوں واقعی بے بسی سے ماری جاتیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے گرد بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ اب کھل چکی تھی اور جولیا بات کرتے ہوئے رسیاں ہٹا کر آگے بڑھ آئی تھی۔

"بس قدرت کو شاید ابھی ہماری زندگی مقصود تھی اس لئے آخری نتیجہ ہمارے حق میں ہی نکلا۔ اب مارگریٹ کا کیا کرنا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کی ساتھی عورتیں باہر موجود ہوں گی۔ تم اس کے ہاتھ پیر رسی سے باندھ دو میں باہر چیکنگ کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن لے کر وہ تیزی سے اس کیبن کے بند دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ لیکن دور دور تک اسے کوئی نظر نہ آیا تو وہ واپس مڑ آئی۔ صالحہ اس دوران مارگریٹ کے ہاتھ اور پاؤں رسی سے باندھ چکی تھی اور اس کے لباس کی تلاشی لینے میں مصروف تھی۔

"یہ ٹرانسمیٹر۔ یہ اس کی جیب سے نکلا ہے"...... صالحہ نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کی مدد سے یہ اپنی ساتھی عورتوں سے بات کرتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"اب اس کی ساتھی عورتوں کو کیسے کور کیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران یہاں ہوتا تو وہ آسانی سے مارگریٹ کی آواز اور لہجے میں اس کی ساتھی عورتوں کو ٹریپ کر لیتا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس صورت حال کے بارے میں عمران کو بتا دینا چاہئے ہو سکتا ہے وہ کوئی اچھا حل پیش کر دے"...... جولیا نے کہا اور اپنی جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو عمران نے اسے دیا تھا۔

"اگر اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ ہو گئی تو پھر ساری صورت حال کا علم مارگریٹ کی ساتھی عورتوں کو ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم سمجھ سکتی ہو کہ کیا نکلے گا"...... صالحہ نے کہا تو جولیا جو ٹرانسمیٹر آن کرنے والی تھی ہاتھ روک لیا۔

"اوہ ہاں ایسا ممکن تو ہے کیونکہ بہرحال یہ ٹرانسمیٹر بھی لیبارٹری سے ہی حاصل کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خود کچھ کریں"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس مارگریٹ سے اس کی ساتھی عورتوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں تو شاید صورت حال کو کنٹرول کیا جا سکے"...... صالحہ نے جواب دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک اس کے ہاتھ میں موجود اس ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی جس پر وہ عمران کو کال کرنا چاہتی تھی۔

"عمران کی کال ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے عمران کی

آواز سنائی دی لیکن لہجہ وہی تھا جس میں وہ سراما بن کر بات کر رہا تھا۔

"ج بول رہی ہوں۔ جیسے ہی ہم باہر آئے ہم پر اچانک گیس فائر کی گئی اور ہم بے ہوش ہو گئیں پھر ہمیں ہوش آیا تو ہم زیر آب قلعے کے دہانے پر بنے ہوئے لکڑی کے کیبن میں ستونوں سے بندھی ہوئی تھیں۔ ایم اپنی ایک ساتھی کے ساتھ وہاں موجود تھی۔ اس نے ہماری ساتھی اے سے بات کی اور پھر اچانک اسے گولیوں سے اڑا دیا۔ اس کے بعد وہ ہمیں گولیاں مارنا چاہتی تھی مگر ایس نے انتہائی جرأت حوصلے اور ذہانت سے اس کا مقابلہ کیا اور آخر کار ایم کی ساتھی ماری گئی اور ایم بے ہوش ہو گئی اور ایس نے اپنے آپ کو اور مجھے رسیوں سے آزاد کرا لیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم اس کیبن میں موجود ہیں۔ ایم ہمارے سامنے بے ہوش پڑی ہوئی ہے جب کہ ایم کی ساتھی عورتیں یقیناً دہانے کے گرد چھپی ہوئی ہیں۔ اس لئے نہ ہم یہاں سے باہر جا سکتی ہیں اور نہ تم یہاں آ سکتے ہو اوور"...... جولیا نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا چونکہ نام کوڈ نہ ہو سکتے تھے اس لئے اس نے ناموں کے پہلے حروف کو بطور کوڈ استعمال کیا تھا۔

"کس طرف سے تم پر گیس فائر کی گئی اوور"...... عمران نے بھی کوڈ میں پوچھا۔

"اچانک تقریباً ہر طرف سے اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایم کے پاس لازماً کوئی ٹرانسمیٹر ہو گا جس سے وہ اپنی ساتھی عورتوں سے بات کرتی ہو گی اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اس کے پاس سے فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر برآمد ہوا ہے لیکن ایم کی آواز کچھ عجیب سی ہے۔ کرخت سی اور سیٹی بجاتی ہوئی۔ میں اس کی آواز کی نقل نہیں کر سکتی اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ حتی الوسع اس کی آواز بنا کر حکم دو کہ کال سننے والی فوراً کیبن میں پہنچیں۔ اگر انہیں کوئی شک بھی ہو گا تب بھی لامحالہ ان میں سے کوئی ایک تو وہاں پہنچے گی۔ ہم یہاں دہانے پر موجود ہیں ہم اسے آسانی سے چھاپ لیں گے اور اپنی ساتھی کی وجہ سے وہ ہمیں گولی بھی نہ مار سکیں گی تم زیادہ لمبی بات ہی نہ کرنا اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے میں اس ایم سے یہ تو معلوم کر لوں کہ اس کی کتنی ساتھی عورتیں دہانے کے گرد موجود ہیں تاکہ ان کی صحیح تعداد کا تو علم ہو سکے اس کے بعد کوشش کی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا اوور"۔ جولیا نے کہا۔

"گڈ یہ آئیڈیا زیادہ بہتر ہے اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہیں پھر کال کروں گی اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"اسے ستون سے باندھ دیں تاکہ اس سے پوچھ گچھ میں آسانی رہے"۔ جولیا نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے ہوئے صالحہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ بے ہوش اور

بندھی ہوئی مارگریٹ کو مزید رسی کے ساتھ ایک ستون کے ساتھ اچھی طرح باندھنے میں کامیاب ہو گئیں۔

"تم مشین گن لے کر کیبن سے باہر پہرہ دو۔ تاکہ اگر کوئی خطرہ ہو تو تم مجھے پیشگی اطلاع دے سکو۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتی ہوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا۔

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ پوچھ گچھ کے معاملے میں جس حد تک میں چلی جاتی ہوں اس حد تک شاید تم نہ جا سکو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پھر دروازے کے باہر اوٹ میں کھڑی ہو جاتی ہوں۔ چونکہ سچویشن بدلنے کا کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے اس لئے اس سے پوچھ گچھ کا حق بھی تمہیں ہے"...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی بات نہیں جولیا اگر تم عین موقع پر کام نہ دکھاتیں تو میری جدوجہد میری اپنی موت کی صورت میں سامنے آتی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ستون سے بندھی ہوئی مارگریٹ کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس کا ہاتھ اس قدر تیز رفتاری سے چل رہا تھا جیسے ہاتھ نہ ہو بلکہ کوئی تیز رفتار مشین حرکت میں آ گئی ہو۔ چند لمحوں بعد ہی مارگریٹ چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی اور صالحہ نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

جب کہ جولیا دروازے سے نکل کر اوٹ میں کھڑی ہو گئی تھی۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ مارگریٹ تا کہ تمہیں تمہاری سفاکی کا پورا پورا بدلہ مل سکے"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم لوگ۔ تم نے کس طرح رسیاں کھول لیں تم"۔ مارگریٹ نے ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بھی پوری آزادی ہے کہ تم بھی چاہو تو ہمارے خلاف جدوجہد کر سکتی ہو"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما جس میں اس نے مشین گن کی نال کو پکڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا بٹ پوری قوت سے مارگریٹ کی پسلیوں پر پڑا اور مارگریٹ کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"ابھی سے چیخ رہی ہو۔ حوصلہ کرو تم تو بڑی سفاک عورت ہو۔ تم نے تو اپنی دوست ایستھر کو ایک لمحہ ہچکچائے بغیر گولیوں سے اڑا دیا تھا"...... صالحہ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار مشین گن کا بٹ مارگریٹ کے جبڑے پر پوری قوت سے پڑا اور کیبن مارگریٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کی ناک اور منہ کے کناروں سے خون بہنے لگا۔ اس کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے مارگریٹ کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپتی رہی پھر اس کی گردن ڈھلک گئی وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن اسی لمحے صالحہ کا دوسرا

ہاتھ حرکت میں آیا اور ایک بار پھر بے ہوش مارگریٹ کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد مارگریٹ ایک بار پھر چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی۔

"یہ تو صرف ٹریلر تھا مارگریٹ۔ اصل تشدد تو اب شروع ہو گا۔ اس معاملے میں مجھے فنکار کہا جاتا ہے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم تم کیا چاہتی ہو۔ مت مارو مجھے۔ تم کیا چاہتی ہو"۔ مارگریٹ نے کراہتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ صرف تمہاری ہڈیاں توڑنا چاہتی ہو۔ تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں۔ تم پر ایسا تشدد کرنا چاہتی ہوں کہ جو دنیا کے لئے عبرت کا باعث بن جائے۔ مجھے تم سے کچھ نہیں پوچھنا کیونکہ تمہاری ساتھی عورتیں جنہیں تم نے دہانے کے گرد بکھار کھا تھا وہ ماری جا چکی ہیں۔ اب تم جس قدر بھی چیخو وہ تمہاری مدد کو نہیں پہنچ سکتیں"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سب کی سب وہ کیسے۔ نہیں وہ سب کیسے ماری جا سکتی ہیں"...... مارگریٹ نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو اونچی آواز میں چیخو شاید وہ تمہاری مدد کو پہنچ جائیں"...... صالحہ نے کہا اور ایک بار پھر اس نے مشین گن کا بٹ مارگریٹ کی پسلیوں پر مار دیا۔ پسلیاں ٹوٹنے کی آواز مارگریٹ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی تیز اور کربناک چیخ میں دب سی گئی۔

"مت مارو مجھے چھوڑ دو۔ مت مارو"...... اچانک تکلیف کی شدت سے مارگریٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو کتنی ساتھی عورتیں پہاڑی ٹیلے کے گرد موجود ہیں بولو"...... صالحہ نے اس کے لہجے میں لاشعوری کیفیت محسوس کرتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"چھ ہیں۔ چھ ہیں۔ انہیں مار ڈالو مجھے مت مارو"...... مارگریٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔

"واقعی یہ عورت حد درجہ خود غرض ہے"...... اسی لمحے دروازے سے جولیا نے داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"چھ عورتیں کہہ رہی ہے۔ میرا خیال ہے اب تم ٹرانسمیٹر پر بات کر ہی لو یا پھر مجھے دو ٹرانسمیٹر میں بات کرتی ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں میں خود بات کروں گی پہلے مجھے عمران کو رپورٹ دینے دو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو عمران نے اسے دیا تھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"جے کالنگ اوور"...... جولیا نے کوڈ لہجے میں کہا۔

"یس پی بول رہا ہوں اوور"...... اس بار دوسری طرف سے عمران نے پرنس کا پہلا حرف بطور کوڈ استعمال کرتے ہوئے کہا اور جواب میں جولیا نے اسے ساری صورت حال کوڈ میں بتا دی۔

"او کے تم ایم کے لہجے میں بات کرو اور ان سب کو فوراً کیبن میں آنے کا حکم دو۔ ہم انہیں کور کر لیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور اینڈ آل"...... جولیا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر جیب سے نکال لیا جو مارگریٹ کی جیب سے نکلا تھا اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو..... اوور"۔ جولیا نے حتی الوسع مارگریٹ کا مخصوص لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ٹریسی بول رہی ہوں مادام اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک عورت کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹریسی اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً کیبن میں پہنچ جاؤ فوراً ابھی اسی وقت اوور"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے لہجے کو انتہائی کرخت بنا لیا تھا۔

"کیبن میں۔ آپ کا مطلب زیرو روم سے ہے۔ کن کو ساتھ لے آؤں یہاں جنگل والی ساتھیوں کو یا دوسرے دہانے پر موجود باقی ساتھیوں کو بھی۔ آپ واضح طور پر بات کیوں نہیں کر رہیں اوور"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں ایمرجنسی ہے اور تم وضاحتوں کے چکر میں پڑی ہوئی ہو۔ زیرو روم میں پہنچو صرف جنگل والی ساتھیوں کو لے کر فوراً آؤ فوراً اوور اینڈ آل"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ اب باہر نکل کر اوٹ میں ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ان عورتوں کو کور نہ کر سکیں"...... جولیا نے کہا اور

صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر وہ دونوں اس کیبن سے باہر نکل آئیں۔

"میں کیبن کے اوپر چڑھ جاتی ہوں تاکہ چاروں طرف سے اسے چیک کر سکوں"...... صالحہ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا تو صالحہ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور دوسرے لمحے کسی کمانڈو کے انداز میں وہ دروازے کے ذریعے اوپر چڑھتی چلی گئی۔ جب صالحہ کیبن کی چھت پر پہنچ کر جولیا کی نظروں سے غائب ہو گئی تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور کچھ دور ایک اونچی سی جھاڑی کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسے صالحہ کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"جولیا۔ جولیا چھ عورتیں شمال کی طرف سے انتہائی محتاط انداز میں جھاڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی کیبن کی طرف آ رہی ہیں اگر میں کیبن کی چھت پر نہ ہوتی تو انہیں مارک نہ کر سکتی"...... صالحہ دبی دبی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"شمال کی طرف سے اس کا مطلب ہے کہ وہ دہانے کے سامنے سے گزری ہی نہیں۔ ٹھیک ہے وہیں رہو۔ جب وہ یہاں پہنچ کر اندر داخل ہوں گی اس وقت فائر کھولیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اور زیادہ محتاط ہو کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک عورت کو ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے محتاط انداز میں اچانک کیبن کے عقب سے نکل کر اس کی سائیڈ پر سے ہوتے ہوئے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ اکیلی عورت تھی اس کا مطلب تھا کہ باقی عورتیں پیچھے رک گئی تھیں۔ جولیا خاموش بیٹھی رہی۔ اس عورت نے آگے بڑھ کر دروازے کی اوٹ میں رک کر کیبن کے اندر جھانکا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے اسے بے اختیار اچھل کر اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ پھر وہ جس تیزی سے اندر گئی تھی اتنی ہی تیزی سے باہر آئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ اس بار دوڑتی ہوئی کیبن کی عقبی سمت چلی گئی۔ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر اس نے کیبن کی چھت سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنیں تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ فائرنگ صالحہ نے کی ہے لیکن اس کی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ فائرنگ چند لمحے جاری رہی پھر ختم ہو گئی۔ دوسرے لمحے صالحہ دوڑتی ہوئی کیبن کے کنارے پر نظر آئی اور پھر اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔

"کیا ہوا صالحہ کیوں اس طرح فائر کھول دیا تم نے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جو عورت یہاں آئی تھی وہ واپس جا کر اپنی ساتھی عورتوں کو واپس بھیج رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ اب اگر یہ نکل گئیں تو پھر انہیں مارنا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت وہ اکٹھی تھیں اس لئے میں نے ان پر فائر کھول دیا تھا"...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دی ہوں گی اور اس کی

دوسری ساتھی عورتیں یہاں پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"ٹرانسمیٹر پر تمہاری آواز اتنی دلکش سنائی نہیں دیتی جتنی اصل میں ہے۔ اس لئے ہم خود یہاں آگئے ہیں"...... اسی لمحے ایک جھاڑی کے پیچھے سے عمران کی آواز سنائی دی اور جولیا جو ٹرانسمیٹر کا بٹن دبانے ہی والی تھی نے چونک کر انگلی ہٹالی۔ صالحہ بھی عمران کی آواز سن کر چونک پڑی تھی۔ اسی لمحے عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر سامنے آیا اور اس کے ہاتھ ہلاتے ہی ادھر ادھر سے مختلف اوٹوں میں چھپے ہوئے باقی ساتھی بھی سامنے آگئے۔

"ہم نے انہیں درختوں سے اتر کر ایک جگہ اکٹھے ہوتے دیکھ لیا تھا یہ چند لمحے باتیں کرتی رہیں پھر دہانے کے سامنے سے گزرنے کی بجائے سائیڈ سے ہو کر ادھر آنے لگیں۔ میں نے ان پر فائر اس لئے نہ کھولا تھا کہ اس طرح فائرنگ کی گونج دور دور تک سنائی دے سکتی تھی لیکن اب صورتحال ایسی تھی کہ اگر صالحہ فائر نہ کرتی تو میں خود ان پر فائر کھول دیتا۔ کیونکہ ان کے بکھرنے کے بعد ان پر قابو پانا مشکل ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"ہمیں اب بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ کیونکہ بہرحال فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دی ہوں گی"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اب کوئی مسئلہ نہیں ہے اب ہم یہاں زیرآب ٹنل کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ جب تک کوئی یہاں پہنچے گا ہم زیرآب ٹنل سے گزر کر حاریز پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مارگریٹ کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ایکریمین ہے اور ہم میں سے اصل ایکریمین جوانا ہے اس لئے یہ جانے اور اس کی ہم ملک"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس کیبن میں داخل ہو گئے جہاں مارگریٹ ابھی تک ستون سے بندھی ہوئی موجود تھی لیکن اب وہ ہوش میں آچکی تھی اور اس کے منہ سے ہلکی ہلکی کراہیں نکل رہی تھیں۔

"تم چلو ماسٹر۔ میں اس سفاک عورت کی گردن توڑ کر آرہا ہوں"...... جوانا نے مارگریٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی بے حد سفاک عورت ہے اس نے جس سفاکی سے ایتھر پر گولیاں برسائی ہیں اتنی سفاکی کی توقع کم از کم کسی عورت سے نہیں کی جا سکتی"...... صالحہ نے کہا۔

"اور تم نے جس سرد مہرانہ اور سفاکانہ انداز میں اس پر تشدد کیا ہے۔ تم بھی اس جیسی سفاک نہیں تو کم بھی نہیں ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اچھا ہوا تم نے یہ بات سب کے سامنے بتادی۔ اس سے تو

بہتوں کا بھلا ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کس کا بھلا ہو گا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔ صالحہ بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگی وہ اس وقت زیر آب ٹنل کی طرف جانے والے راستے پر چل رہے تھے لیکن دوسرے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"جولیا بھی کم سفاک نہیں ہے کسی بھول میں نہ رہنا"۔ اچانک تنویر نے کہا۔

"واقعی۔ رقیب کے بارے میں یہ بے حد سفاک ہے۔ یقین نہ آئے تو بے شک اپنے آپ سے پوچھ لینا"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور راستہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے راڈگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر لیڈیز آئی لینڈ سے ایکشن گروپ کی رکن تانس آپ سے فوری فوری طور پر بات کرنا چاہتی ہے"...... دوسری طرف سے راڈگر کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو راڈگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ایکشن گروپ کی تانس۔ وہ کون ہے۔ بہرحال بات کراؤ"۔ راڈگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیلو تانس بول رہی ہوں لیڈیز آئی لینڈ سے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم اور کیوں کال کی ہے تم نے"...... راڈگر نے حیرت کے ساتھ ساتھ سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر میرا تعلق ایکشن گروپ سے ہے میں چیف مارگریٹ کی سیکنڈ نائب ہوں۔ فرسٹ نائب ٹریسی ہے۔ مارگریٹ اور ٹریسی دونوں ماری جا چکی ہیں اس لئے اب ایکشن گروپ کی چیف میں ہوں اور اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو رانگر بے اختیار کرسی پر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ مارگریٹ ماری جا چکی ہے۔ کیا مطلب۔ کس طرح کس نے مارا ہے"...... رانگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر مادام مارگریٹ نے ہمیں کال کر کے بتایا کہ ہم نے لیبارٹری کے دو دہانوں کے گرد نگرانی کرنی ہے اور جو باہر آئے اسے بے ہوش کر کے گرفتار کر لینا ہے۔ مادام نے دو گروپ بنا لئے۔ ایک گروپ میں وہ خود اور ٹریسی اور اس کے ساتھ پانچ ممبرز تھیں جب کہ دوسرے گروپ کی چیف میں تھی۔ میرے گروپ کی ڈیوٹی انہوں نے جزیرے کے جنوبی طرف لیبارٹری کے دہانے پر لگائی جب کہ وہ خود ٹریسی اور اپنے گروپ کو لے کر زیر آب ٹنل کے قریب جنگل میں موجود پہاڑیوں میں کسی خفیہ دہانے کے گرد نگرانی کے لئے چلی گئیں کافی دیر بعد ہم نے اس جنگل والے دہانے کی طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنیں لیکن ہم خاموش رہیں کیونکہ اس طرف مادام خود تھیں لیکن جب فائرنگ کی آوازوں کے بعد مسلسل خاموشی چھائی رہی تو مجھے بے چینی سی محسوس ہوئی میں نے ٹرانسمیٹر پر مادام مارگریٹ کو کال

کیا لیکن جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو میں اپنی دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس پوائنٹ پر پہنچی جہاں مادام اور ان کا گروپ موجود تھا لیکن وہاں بھی کوئی موجود نہ تھا۔ میں اس زیر آب ٹنل کی طرف گئی کیونکہ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ فائرنگ کی آوازیں ادھر سے ہی آئی تھیں اور جناب وہاں میں نے ٹریسی اور اس کی ساتھی پانچ لڑکیوں کی لاشیں دیکھیں ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے۔ میں تیزی سے آگے بڑھی اور جناب پھر جب میں نے اس کیبن میں جھانکا تو وہاں مادام مارگریٹ کی لاش ایک ستون سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کی گردن توڑی گئی تھی۔ ساتھ ہی دوسرے ستون کے ساتھ ہوٹل گرین ویل کی مالکہ اور مارگریٹ کی دوست ایتھر کی لاش بھی بندھی ہوئی موجود تھی۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔ میں واپس بھاگی اور میں نے ٹرانسمیٹر پر اپنے گروپ کو بھی کال کر لیا۔ میں اس جنگل میں آئی جہاں وہ خفیہ دہانہ تھا تو میں نے اسے کھلا ہوا دیکھا۔ میں گروپ کے ساتھ اندر گئی اور سر وہاں پوری لیبارٹری مقتل بنی ہوئی تھی۔ لیبارٹری میں موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا تھا۔ تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی۔ ایک کمرے میں کئی افراد کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر کی شارلٹ کی لاش بھی موجود تھی۔ ان سب کے جسم گولیوں سے چھلنی تھے۔ میں وہاں سے نکلی اور سیدھی مادام روزی کے ہیڈ کوارٹر گئی تو وہاں پتہ چلا کہ مادام روزی اور شارلٹ کے سیکشن کی عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب میری مجبوری تھی کہ

میں آپ کو کال کروں۔ چونکہ میں مادام مارگریٹ کی سیکنڈ نائب تھی اس لئے ایمرجنسی کے لئے آپ کا نمبر میرے پاس موجود تھا"۔ تانس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ کیا تمہیں لیبارٹری میں سراما مردوں کی لاشیں بھی نظر آئی ہیں"...... رافگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سراما مردوں کی۔ نہیں جناب وہاں سراما مرد کی کوئی لاش موجود نہ تھی۔ شارلٹ کے علاوہ وہ تمام لاشیں ایکریمین مردوں کی تھیں"۔ تانس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دشمن اپنا کام کر گئے۔ لیبارٹری کی مشینری بھی تباہ کر دی گئی۔ سنو تانس تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لو اور پورے جزیرے پر موجود عورتوں کو ریڈ الرٹ کا حکم دے دو۔ جزیرے پر جتنے سراما مرد موجود ہیں ان سب کو فوری طور پر گرفتار کر کے کسی تہہ خانے میں بند کر دو ان میں یقیناً ہمارے دشمن ایجنٹ بھی موجود ہوں گے لیکن تم نے انہیں کسی صورت نکلنے نہیں دینا۔ جو کوئی مشکوک حرکت کرے اسے فوراً گولیوں سے اڑا دینا۔ جزیرے کے گرد تمام حفاظتی انتظامات بھی آن رکھنا۔ یہ لوگ اتنی جلدی جزیرے سے نہیں نکل سکتے اور میں خود جزیرے پر آ رہا ہوں۔ میں خود ان کی چیکنگ کر کے ان کا خاتمہ کروں گا"...... رافگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے تانس نے کہا اور رافگر نے رسیور

کریڈل پر پٹخا اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"جن لوگوں کو روکنے کے لئے اتنا لمبا بکھیڑا پالا گیا وہ آخر کار اپنا کام کر ہی گئے"...... رافگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو رافگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رافگر نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"سر کوئی شخص علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو رافگر اس بری طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"عمران کا فون"...... رافگر کے منہ سے گھٹے گھٹے سے لہجے میں الفاظ نکلے۔

"بات کراؤں سر"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں کراؤ"...... رافگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور دوسرے لمحے اس کے کانوں میں عمران کی شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور رافگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات واضح طور پر ابھر آئے تھے۔

"میرا خیال ہے اب اس راڈگر سے بھی دو باتیں ہو ہی جائیں تو اچھا ہے"...... عمران نے سائیڈ میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے ۔ تم لیبارٹری کو تباہ کرو اور مسئلہ ختم"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں یہ ضروری ہے کہ ہم لیبارٹری کو تباہ کرنے سے پہلے راڈگر کو اطلاع کر دیں ۔ کیونکہ مجھے یقین ہے اب تک مارگریٹ اور اس کی ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کے اندر کی لاشیں بھی چیک ہو گئی ہوں گی ۔ ہو سکتا ہے کہ جزیرے پر کام کرنے والی عورتیں وہاں چیکنگ وغیرہ کر رہی ہوں اچانک لیبارٹری تباہ ہونے کی صورت میں وہ مفت میں ماری جائیں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

وہ اس وقت جزیرہ جاریز میں چیک کی اس پناہ گاہ میں موجود تھے جہاں سے وہ زیرآب ٹنل کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ پہنچے تھے ۔انہیں واپسی میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی اور وہ اطمینان سے زیرآب ٹنل کو کراس کر کے جاریز والے پوائنٹ پر پہنچے اور پھر اسی راستے سے جہاں سے وہ داخل ہوئے تھے بغیر کسی کی نظروں میں آئے چیک کے اڈے پر پہنچ گئے تھے ۔ گو چیک وہاں موجود نہ تھا لیکن اس کے اسسٹنٹ مارکونی نے ان کا استقبال کیا تھا۔ کیونکہ پہلے بھی جب وہ یہاں آئے تھے تو مارکونی نے چیک کے ساتھ ہی ان کا استقبال کیا تھا۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"راڈگر سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون علی عمران"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"سنو لڑکی اگر تم نے فوری طور پر راڈگر سے میری بات نہ کرائی تو پھر لیڈیز آئی لینڈ پر ہونے والے بے پناہ جانی نقصان کی تم ذمہ دار ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں باس سے بات کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی ۔

"باس سے بات کریں"...... اس لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی کلک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" ہیلو بلیک سٹار کے چیف جناب رالگر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم تم کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی۔

" جزیرہ سراما سے کیوں۔ کیا کوئی تحفہ وغیرہ بھجوانا ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ایسا کرو کہ تحفہ سراما کی بجائے پاکیشیا کے پتے پر بھجوا دو ورنہ تمہارا تحفہ پہنچنے تک میں پاکیشیا پہنچ بھی چکا ہوں گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جو تحفے میں نے تمہیں دینے کے لئے لیڈیز آئی لینڈ پر چھوڑے تھے۔ ان کے بارے میں اطلاع تو تم تک پہنچ ہی چکی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے وہاں بے پناہ قتل وغارت کی ہے اور تمہیں اس کے لئے بھگتنا پڑے گا۔ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جاؤ تم سے اس کا بھیانک انتقام لیا جائے گا"...... یکلخت رالگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" ارے تم اسے بے پناہ قتل وغارت کہہ رہے ہو۔ صرف چند لاشوں کو اور تم لوگ اس لیبارٹری میں جو کچھ تیار کر رہے تھے اس سے پوری دنیا کے اربوں بے گناہ افراد کے گلے میں تم نے پھولوں کے ہار ڈالنے تھے۔ ویسے تمہارا قصور نہیں ہے تم بلیک سٹار کے چیف ہو اور جو سٹار ہی بلیک ہو چکا ہو اس کے چیف کے ذہن میں روشنی کہاں

سے آسکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم لیڈیز آئی لینڈ سے تو بچ کر جا سکتے ہو لیکن ایکریمین حکومت کی ایجنسیوں سے نہیں بچ سکتے۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ جلد یا بدیر تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اب تمہاری زندگی کا ایک ایک لمحہ ہم پر قرض ہے اور ہم اس قرض کی ادائیگی بہت جلد کر دیں گے"...... رالگر نے اسی لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" چلو کوئی ایک تو شخص ایسا بھی اس دنیا میں موجود ہے جو میرا مقروض ہے۔ ورنہ آج تک تو میں یہی سمجھتا تھا کہ میں ہی سب کا مقروض ہوں۔ بہرحال رالگر صاحب تمہارے جو جی میں آئے کرتے رہنا۔ اگر ہم اس لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہو کر جسے تم نے ہمارے لئے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا۔ تمہاری لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں تو ایکریمیا میں موجود بلیک سٹار اور اس کے چیف رالگر کو بھی تلاش کیا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے پھر بلیک سٹار واقعی بلیک ہو جانے پر بھی مجبور کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں تمہاری لیبارٹری میں موجود انتہائی طاقتور وائرلیس بموں کو فائر کرنے والا ہوں اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری میں ایسا میٹریل موجود ہے کہ بم بلاسٹ ہونے کے بعد وہ بلاسٹ ہو گا اور اس کے بلاسٹ ہونے کے بعد یہ لیبارٹری تو کیا بلکہ شاید اس پورے جزیرے کو ہی صفحہ ہستی سے ناپید کر دے۔ اس لئے اگر تم اس جزیرے پر موجود ہزاروں عورتوں کو موت کے گھاٹ اترنے سے بچانا

چاہتے ہو تو انہیں کہہ دو کہ وہ سب دو منٹ کے اندر اندر سمندر میں چھلانگیں لگا دیں اور ہاں جو اس دھماکے میں ہلاک ہو جائیں انہیں بھی اس بے پناہ قتل وغارت کے زمرے میں شامل کر لینا تاکہ تم پر میرا قرض کچھ اور بڑھ جائے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ اوہ۔ کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا وہاں ایسا میٹریل موجود ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ سنو سنو پلیز اس جزیرے کو اس طرح تباہ مت کرو۔ وہاں سینکڑوں عورتیں موجود ہیں وہ بے گناہ ہیں۔ وہ سب ماری جائیں گی۔ سنو پلیز۔ تم نے لیبارٹری کی مشینری تباہ کر دی ہے۔ سائنس دانوں کو قتل کر دیا ہے۔ اب اس جزیرے کو تباہ مت کرو۔ میں حکومت ایکریمیا کی طرف سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اس پر خاموش رہیں گے پلیز"...... رافگر نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑفوں سوڈے کی جھاگ کی طرح عمران کی ایک ہی دھمکی سے بیٹھ گئی تھی۔

"ابھی تو تم دعویٰ کر رہے تھے کہ ایکریمین ایجنسیاں مجھے پاگل کتوں کی طرح تلاش کریں گی اور ابھی تم منتوں پر اتر آئے ہو۔ پھر میری بات سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ نہ ہی حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل کے پاس وسائل کی کمی ہے اور نہ مشینری کی۔ البتہ مجھے معلوم ہے کہ تم ہوا کا دباؤ کم کرنے والے جس فارمولے پر اس لیبارٹری میں کام کر رہے تھے اس کا اصل فارمولا تم نے جزیرہ جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر کے مخصوص ریکارڈ روم میں حفظ ماتقدم کے طور پر

رکھوایا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر یہ فارمولا جاریز سے فوراً لیبارٹری میں منگوایا بھی جا سکے اور اگر لیبارٹری پر حملہ ہو تو یہ فارمولا ضائع ہونے سے ہی بچ جائے۔ اگر تم لیبارٹری اور اس لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ ہونے اور وہاں موجود ہزاروں عورتوں اور مردوں کو ہلاک ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو بات کرو ورنہ ڈی چارجر کے بٹن پر میرا انگوٹھا موجود ہے۔ میں نے صرف اس بٹن کو پریس کرنا ہے اور اس کے بعد جو ہوگا تمہیں معلوم ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں تمہیں اس کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا ہے"۔ رافگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ ایسی معلومات حاصل کرنا ہمارا کام ہے۔ ہم کسی مشن کو ادھورا نہیں چھوڑا کرتے۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر یہ فارمولا تمہارے پاس رہا تو تم نئی مشینری بھی لیبارٹری میں بھجوا دو گے اور دوسرے سائنس دان بھی اس طرح ایک دو ہفتوں کے تعطل کے بعد اس پر ریسرچ دوبارہ شروع ہو جائے گی اور ہمارا سارا کیا دھرا ختم ہو جائے گا اس لئے میں اس پورے جزیرے کو تباہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کے ساتھ ساتھ جاریز جزیرہ بھی اس کی وجہ سے تباہ ہو جائے لیکن اگر تم اصل فارمولا ہمارے حوالے کر دو تو ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا کیونکہ اس اصل فارمولے کے بغیر تم اس آلے کو تیار نہ کر سکو گے۔ اس کے بعد ہم لیبارٹری اور لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کئے بغیر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ بولو۔ ہاں یا ناں میں جواب دو"...... عمران

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سنو سنو میں یہ فیصلہ خود نہیں کر سکتا۔ مجھے اعلیٰ ترین حکام سے اجازت لینی پڑے گی۔ تم ایسا کرو دو روز کی مہلت دو تاکہ میں فیصلہ لے کر یہ کام کرا دوں"...... راگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں صرف دس سیکنڈ دے سکتا ہوں۔ ہاں یا ناں میں جواب دو، ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ مت تباہ کرو جزیرے کو۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے میں ابھی جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر کے کمانڈر رالف کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ فارمولے کی فائل سراما لے جا کر تمہارے حوالے کر دے"...... دوسری طرف سے راگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف رالف کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ فائل اس تک پہنچنے والے میرے ایک نمائندے مار کونی کے حوالے کر دے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس فائل کا کوڈ نمبر اے پی سی ہے اور سن لو میرا آدمی نیول ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے وہ جاریز کا ہی رہنے والا ہے۔ اگر تم نے پانچ منٹ کے اندر فون نہ کیا اور فائل مار کونی کے حوالے نہ کی گئی تو پھر میں بغیر کوئی مزید وقت دیئے لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کر دوں گا اور اگر تم نے اسے فون کر دیا اور فائل میرے آدمی کے حوالے کر دی گئی تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ آخری بات ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھوں میں ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا واقعی مار کونی کو آپ نے نیول ہیڈ کوارٹر بھجوایا ہوا ہے"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ وہیں گیا ہوا ہے اور اس وقت کمانڈر رالف کے دفتر میں ہی موجود ہو گا۔ اس کے رالف سے بہت گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ اصل فارمولا جاریز کے نیول ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر فریگ تو اچانک مارا گیا تھا اور باقی سائنس دانوں کو بھی اچانک ختم کر دیا گیا تھا"...... اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر فریگ کے آفس کی تلاشی لی تھی۔ وہاں ایک فائل میں کوڈ الفاظ میں یہ بات درج تھی۔ یہ واقعی ایسا سیٹ اپ ہے کہ کسی کا اس کی طرف خیال ہی نہیں جا سکتا اور ہم مطمئن ہو کر واپس چلے جاتے اور یہاں دوبارہ اس فارمولے پر کام شروع ہو جاتا۔ اس طرح ہماری ساری جدوجہد نہ صرف بے کار چلی جاتی بلکہ ہم تو مطمئن رہتے کہ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ اس لئے اس طرف ہمارا دوبارہ خیال تک نہ جاتا اور ایکریمیا اور اسرائیل ظاہر ہے اس آلے کو تیار کر کے سب سے پہلے پاکیشیا پر ہی اس کا تجربہ کرتے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم واقعی اس گہرائی تک سوچتے ہو جس گہرائی تک ہمارا خیال تک نہیں جاتا"...... اس بار تنویر نے بڑے کھلے لہجے میں تعریف

کرتے ہوئے کہا۔

"دماغ میں گہرائی ہونا شرط ہے اور گہرائی کا مطلب عقل ہوتا ہے۔ ورنہ اگر دماغ میں عقل کی جگہ بھس بھرا ہوا ہو تو گہرائی کہاں سے آ سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ہنسی کی آوازوں سے بھر گیا۔

"تمہیں شاید تعریف راس نہیں آتی"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھی عمران کی اس گہری بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران نے بالواسطہ طور پر اس کے ذہن پر طنز کی ہے۔

"ارے ارے تم کیوں ناراض ہو رہے ہو۔ تمہارے ذہن میں تو اس قدر گہرائی ہے کہ بے چاری عقل ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈوب چکی ہے"...... عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مارکونی بول رہا ہوں کام ہو گیا ہے میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارکونی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور مارکونی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے کور والی فائل موجود تھی جس پر اے پی سی کے الفاظ لکھے

ہوئے دور سے پڑھے جا سکتے تھے۔

"یہ لیجئے جناب فائل"...... مارکونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔

"بیٹھو کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں پرابلم کیا پیش آنا تھا۔ میں رالف کے دفتر میں موجود تھا کہ کسی بلیک سٹار کے چیف رانگر کا فون آیا اور رالف نے یس سر کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کسی کو بلوا کر اس نے فائل منگوائی اور میرے حوالے کر دی۔ البتہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں اسے کہاں پہنچاؤں گا تو میں نے اسے کہہ دیا کہ سراما بھجوا دوں گا اور چلا آیا"...... مارکونی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ فائل کھول کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم سگریٹ پیتے ہو تمہارے پاس لائٹر تو ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کرتے ہوئے مارکونی سے کہا۔

"جی ہاں"...... مارکونی نے جواب دیا اور کوٹ کی جیب سے گیس لائٹر نکال کر اس نے عمران کے حوالے کر دیا۔

"مس صالحہ یہ چونکہ تمہارا پہلا مشن ہے اور جولیا نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے جس انداز میں مارگریٹ کے مقابلے میں جدوجہد کی ہے اس کی وجہ سے دراصل یہ مشن کامیاب بھی تمہاری اس جدوجہد کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اس مشن کی تکمیل بھی تمہارے ہاتھوں ہی ہونی

چاہئے یہ لائٹر لو اور اس فائل کو آگ لگا دو تا کہ یہ باب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے"...... عمران نے فائل اور لائٹر صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صالحہ کا چہرہ مسرت کی شدت سے دمکنے لگا۔

"شکریہ یہ میری انتہائی عزت افزائی ہے"...... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لائٹر جلایا اور لائٹر کے شعلے کو فائل کے کونے کے قریب لے گئی چند لمحوں بعد فائل دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئی پھر جب اس میں شعلے بھڑک اٹھے تو صالحہ نے جلتی ہوئی فائل کو فرش پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب اس فائل کی کاپی بھی تو نیول ہیڈ کوارٹر میں ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"شعلوں میں جامنی رنگ دیکھ رہے ہو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ اس فائل میں ایسا کاغذ استعمال کیا گیا ہے جس کی کاپی کسی صورت بھی نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں راڈگر سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو راڈگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد راڈگر کی آواز سنائی

دی۔

"عمران بول رہا ہوں تم نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے اور فائل میرے آدمی کو مل گئی ہے جس نے ہدایت کے مطابق وہیں اسے جلا کر راکھ کر دیا ہے اس لئے اب میں نے لیڈیز آئی لینڈ کو تباہ کرنے کا منصوبہ ختم کر دیا ہے لیبارٹری کے روم نمبر تھری کی دائیں دیوار کے پیچھے وائرلیس بم موجود ہے تم اسے اٹھوا لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شش شکریہ"...... دوسری طرف سے راڈگر کی آواز سنائی دی۔

"ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم اپنی تنظیم کا نام بدل لو بلیک سٹار کی بجائے لیڈیز سٹار رکھ لو کیونکہ تم نے جس طرح فائل دے کر لیڈیز آئی لینڈ اور وہاں موجود ہزاروں عورتوں کی جانیں بچائی ہیں تمہیں عورتوں کی کسی عالمی تنظیم کی طرف سے لیڈیز سٹار کا ایوارڈ ملنا چاہئے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں کی ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے جو مردوں کو ایوارڈ دے اس لئے تم اس ایوارڈ کا انتظار کے بغیر خود ہی لیڈیز سٹار بن جاؤ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا فائل اس دوران جل کر راکھ ہو چکی تھی"...... عمران صاحب کیا واقعی لیبارٹری میں ایسا میٹریل موجود ہے وہ بلاسٹ ہوا تو نہ صرف پورا لیڈیز آئی لینڈ ہی تباہ ہو جائے گا بلکہ جاریز آئی لینڈ بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گا میں نے تو وہاں ایسا کوئی میٹریل نہیں دیکھا"...... صالحہ نے اچانک کہا۔

"تم اس شیطان کو ابھی پوری طرح جانتی نہیں ہو یہ ایسے ڈاج دیتا

رہتا ہے ورنہ مجھے بھی معلوم ہے کہ اس لیباٹری میں ایسا کوئی میٹریل موجود نہیں ہے لیکن تم نے دیکھا کہ اس نے راگفر کو ڈاج دے کر فائل حاصل کر لی ہے"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" نہیں جولیا وہاں واقعی ایسا میٹریل موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کہاں ہے میں نے تو نہیں دیکھا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" اس جزیرے کا تو نام ہی تباہ کن میٹریل کی نشاندہی کرتا ہے لیڈیز آئی لینڈ اور صرف نام ہی نہیں بلکہ وہاں واقعی ہزاروں لیڈیز بھی موجود ہیں البتہ یہ بات دوسری ہے کہ وہاں کی ہزاروں بھی مل کر یہاں کی دو کا مقابلہ نہیں کر سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے چند لمحے تو خاموشی طاری رہی جیسے سب عمران کی بات کا مطلب سمجھ رہے ہوں اور پھر کمرہ بھرپور اور گونجدار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ان قہقہوں میں جولیا اور صالحہ دونوں کی مترنم ہنسی بھی شامل تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں سنیک کلرز کا ایک انتہائی دلچسپ کارنامہ

مکمل ناول

بلیک ماسک

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

بلیک ماسک اسلحہ سمگل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس کا سیٹ اپ پاکیشیا میں بھی تھا۔

سنیک کلرز جس نے پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک علاقے میں غنڈوں اور بدمعاشوں کے اڈوں کے خاتمے کا مشن ہاتھ میں لیا اور پھر معاملہ بلیک ماسک تک پہنچ گیا۔

بلیک ماسک جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا اور پھر ان دونوں پر خوفناک قاتلانہ حملے شروع ہو گئے۔ کیا وہ بچ سکے ——— یا ——— ؟

استاد کالو ٹاگورا کے علاقے کا سب سے بڑا بدمعاش جو بلیک ماسک کا پاکیشیا میں سیٹ اپ کا انچارج تھا اور جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کے لئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی پوری فوج مقابلے پر اتار دی۔ پھر کیا ہوا ——— ؟

وہ لمحہ جب جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران بھی استاد کالو کے شکنجے میں پھنس گیا۔ کیسے ——— اور ان کا انجام کیا ہوا ——— ؟

کیا سنیک کلرز اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ واقعات، تیز اور ہولناک ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور
انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول

گنجا بھکاری

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- بھکاریوں کی دنیا جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔

گنجا بھکاری جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا۔

- کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر بھکاریوں کے روپ میں۔
- عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔

قہقہے ہی قہقہے

- وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا، مجرم تھا یا صرف بھکاری؟

ایک حیرت انگیز، سنسنی خیز اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

"سلور گرل" کے بعد عمران سیریز میں ایک اور خصوصی پیشکش

شلماک

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شلماک جسے پوری دنیا میں سب سے زیادہ خوفناک اور ناقابل تسخیر مجرم سمجھا جاتا تھا۔

شلماک جو حکومت اور انٹیلی جنس کے سامنے کھلے عام دندناتا پھرتا تھا مگر کسی میں اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ تھی۔

شلماک جو بات کرنے سے پہلے گولی چلانے اور انگلی اٹھنے سے پہلے ہاتھ کاٹ دیتا تھا۔

شلماک وہ خوفناک مجرم جس نے علی عمران اور کرنل فریدی جیسے دو عظیم جاسوسوں کو اپنے منہ نوچنے پر مجبور کر دیا۔

شلماک جو عمران اور کرنل فریدی کی ذہانت اور وقار کے لئے کھلا چیلنج بن گیا۔

شلماک جس نے کرنل فریدی کو شکست دینے کے لئے قاسم کو اپنا آلہ کار بنایا اور قاسم شلماک کی شہ پر فریدی سے ٹکرا گیا۔

کیا واقعی شلماک کے مقابلے میں کرنل فریدی اور علی عمران نے شکست تسلیم کر لی؟

- شلماک، علی عمران، گرانڈیل قاسم، کرنل فریدی، کیپٹن حمید، زیرو سروس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خوفناک اور لرزہ بہ اندام ٹکراؤ

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان